

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلم

چہارم

مؤلفہ

مرولوی عبدالستار خان ریس علیہ

مکتبہ الرشیدی
کراچی - پاکستان



عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلم

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خان

حصہ چہارم



کتاب کا نام : **عربی کا معلم** (حصہ چہارم)

مؤلف : **مولوی عبدالستار خان**

تعداد صفحات : ۲۹۰

قیمت برائے قارئین : =/۶۵ روپے

سن اشاعت : ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء

ناشر : **مکتبۃ البشری**

چوہدری محمد علی چیرٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوور سیزنگ لوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk

www.maktaba-tul-bushra.com.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : **مکتبۃ البشری**، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ 7223210، +92-42-7124656

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ 5557926، +92-51-5773341

دارالخلاص، نزد قصبہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلم حصہ چہارم جدید

تینتالیس سبق پچھلے تین حصوں میں لکھے جا چکے۔ چوتھا حصہ چوالیسویں سبق سے شروع ہوتا ہے۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	الدَّرْسُ السَّادُسُ وَالْأَرْبَعُونَ	۱۰	مقدمہ
۳۳	الْعَدَدُ التَّرْتِيبِيُّ (أَوِ الْوَصْفِيُّ)	۱۵	اشارات
۳۵	عدو کے کسور	۱۶	عربی کا معلم حصہ چہارم
۳۸	سلسلہ الفاظ نمبر ۴۳		الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ
۳۸	مشق نمبر ۷	۱۷	أَسْمَاءُ الْعَدَدِ
۴۰	مشق نمبر ۷: مِنَ الْقُرْآنِ	۲۲	مشق نمبر ۲۴
۴۰	مشق نمبر ۷: اردو سے عربی بناؤ	۲۳	مشق نمبر ۲۵
	الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ	۲۳	مشق نمبر ۲۶
۴۲	تاریخ، مہینہ اور ست بتلانے کا طریقہ		الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ
۴۲	أَيَّامُ الْأُسْبُوعِ	۲۴	گذشتہ سبق کے مسائل کا اعادہ اور تشریح
۴۲	شہور السَّنةِ الْإِسْلَامِيَّةِ أَوِ الْقَمَرِيَّةِ	۲۴	اسمائے عدو کے چار گروہ
۴۳	شہور السَّنةِ الْعِيسَوِيَّةِ أَوِ الشَّمْسِيَّةِ	۲۴	اسمائے عدد کی تذکیر و تانیث
۴۵	متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا طریقہ	۲۵	اسمائے عدد میں معرب اور مبنی
۴۶	سلسلہ الفاظ نمبر ۴۴	۲۵	ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع
۴۸	مشق نمبر ۷	۲۷	بَضْعٌ أَوْ نَيْفٌ يَأْتِي
۵۰	ضَوْرةٌ دَعْوَةٌ لِعَقْدِ الزَّوْاجِ	۲۸	سلسلہ الفاظ نمبر ۴۵
۵۰	مشق نمبر ۷: اردو سے عربی بناؤ	۲۹	مشق نمبر ۲۷
۵۱	شادی کا دعوت نامہ	۳۰	مشق نمبر ۲۸: مِنَ الْقُرْآنِ
	مکتوب من اب الى ابن له يوبخه على	۳۱	مشق نمبر ۲۹: اردو سے عربی
۵۲	نقصان ذرجات السلوك	۳۲	مشق نمبر ۳۰: جملہ کی تحلیل

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۶	حروف الاستفہام		الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونَ
۷۶	حروف الایجاب	۵۴	گہری کا وقت بتانے کا طریقہ
۷۷	حروف نفی	۵۴	أَخْبِرْنِي مِنْ فَضْلِكَ كَيْمَ السَّاعَةِ الْآنَ؟
۷۸	حروف المصدرية	۵۵	دن، رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ
۷۹	حروف التخصیص	۵۶	عمر بتانے کا طریقہ
۷۹	حروف الشرط	۵۶	سلسلہ الفاظ نمبر ۴۵
۸۰	حرف الردع	۵۷	مشق نمبر ۷۶
۸۱	حروف التقریب	۵۹	مشق نمبر ۷۷
۸۱	حروف التوکید	۶۰	مشق نمبر ۷۸: اردو سے عربی بناؤ
۸۱	حروف تنبیہ	۶۲	مکتوبٌ مِنْ ابْنِ ابْنِ أَبِيهِ فِي الْإِسْتِعْذَارِ
۸۱	حرفی التفسیر		الدَّرْسُ الثَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُونَ
۸۲	حروف الزیادۃ	۶۳	الحروف
	الدَّرْسُ الْحَادِي وَالْخَمْسُونَ	۶۳	الحرف العاملة (حروف الجر)
۸۵	سبق ۵۰ کا تمہ	۶۶	الحروف الْمُشْبِهَةُ بِالْفِعْلِ
	الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْخَمْسُونَ	۶۸	ایک معمہ اُنَّ زَيْدٌ كَرِيمٌ اور اس کا حل
۹۱	بقیہ چند حروف، ال کی چار قسمیں	۷۰	حروف النفی
۹۳	همزة الوصل و همزة القطع	۷۱	لَا تَنْفِي الْجِنْسَ
۹۴	التاء المبسوطة والمربوطة	۷۱	حروف البداء
۹۵	مشق نمبر ۷۹	۷۲	الحروف النَّاصِبَةُ الْمُضَارِعِ
۹۶	سوالات نمبر ۱۸ (الف)	۷۳	الحروف الْجَارِمَةُ الْمُضَارِعِ
	الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُونَ		الدَّرْسُ الْخَمْسُونَ
۹۷	الْجُمْلُ وَأَقْسَامُهَا	۷۴	الحروف الْغَيْرُ الْعَامِلَةُ
۹۷	إِسْنَادٌ، مُسْنَدٌ وَ مُسْنَدٌ إِلَيْهِ	۷۴	حروف العطف

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲۲	اسماء مبنیہ	۹۸	اَقْسَامُ الْجُمْلِ
۱۲۳	اَلْمُعْرَبُ الْغَيْرُ الْمُنْصَرَفُ	۹۹	مشق نمبر ۸۰
۱۲۸	أمثلة للأسماء الغير المنصرفة	۱۰۱	مشق نمبر ۸۱: مکتوب فی تہنئة العید
۱۲۸	سلسلہ الفاظ نمبر ۳۸		الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ
۱۲۹	مشق نمبر ۸۷	۱۰۳	الإعراب
۱۳۰	من القرآن	۱۰۵	اعراب لفظی اور تقدیری یا محلی
۱۳۰	مکتوب من الموالد إلى ولده النجيب	۱۰۶	سوالات نمبر ۱۸ (ب)
	الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُونَ		الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُونَ
۱۳۲	إعراب الاسم (المرفوعات)	۱۰۸	إِعْرَابُ الْفِعْلِ
۱۳۲	مواضع رفع الاسم	۱۰۸	مواضع نصب الفعل
۱۳۲	مواضع نصب الاسم	۱۱۱	سلسلہ الفاظ نمبر ۳۶
۱۳۳	مواضع جر الاسم	۱۱۱	مشق نمبر ۸۲
۱۳۳	۱. الفاعل ۲. نائب الفاعل	۱۱۲	مِنَ الْقُرْآنِ
	فاعل کو کہاں مقدم کرنا واجب ہے اور کہاں	۱۱۳	مشق نمبر ۸۳: عربی میں ترجمہ کرو
۱۳۵	مؤخر کرنا؟		الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُونَ
۱۳۷	سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹	۱۱۵	مواضع جزم الفعل
۱۳۸	مشق نمبر ۸۸	۱۱۸	مشق نمبر ۸۴: جملوں کی تحلیل کرو
۱۳۹	مشق نمبر ۸۹: من القرآن	۱۱۹	سلسلہ الفاظ نمبر ۴۷
۱۴۰	مشق نمبر ۹۰: اردو سے عربی بناؤ	۱۲۰	مشق نمبر ۸۵
۱۴۱	سوالات نمبر ۱۹	۱۲۱	اشعار
	الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُونَ	۱۲۱	مشق نمبر ۸۶: من القرآن
۱۴۲	۳. المبتدأ ۴. الخبر (المرفوعات)		الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ
۱۴۳	کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے؟	۱۲۲	إعراب الاسم (الف)

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	مکتوب من تلمیذ إلى أخته الكبيرة	۱۳۵	مشق نمبر ۹۱
۱۶۵	ذات الثروة يطلب منها بعض ما يلزمه	۱۳۵	سلسلہ الفاظ نمبر ۵۰
۱۶۵	سوالات نمبر ۲۱	۱۳۶	مشق نمبر ۹۲
	الدَّرْسُ الثَّانِي وَالسُّتُونُ	۱۳۷	اشعار
۱۶۷	۴. المفعول فيه (المنصوبات)	۱۳۸	سوالات نمبر ۲۰
۱۷۳	۵. المفعول معه		الدَّرْسُ السُّتُونُ
۱۷۴	سلسلہ الفاظ نمبر ۵۳	۱۵۰	۱. المفعول به (المنصوبات)
۱۷۵	مشق نمبر ۱۰۰	۱۵۱	تَحْدِثُ
۱۷۶	اشعار	۱۵۲	إِعْرَاءُ
۱۷۷	مشق نمبر ۱۰۱: من القرآن	۱۵۲	إِحْتِصَاصُ
۱۷۷	مشق نمبر ۱۰۲: عربی میں ترجمہ کرو	۱۵۳	اِسْتِغَالُ الْفِعْلِ
۱۷۸	الجواب من أخت إلى أخيها	۱۵۴	مشق نمبر ۹۳
۱۷۹	سوالات نمبر ۲۲	۱۵۵	سلسلہ الفاظ نمبر ۵۱
	الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسُّتُونُ	۱۵۶	مشق نمبر ۹۴
۱۸۱	۶. الحال (المنصوبات)	۱۵۶	مشق نمبر ۹۵
۱۸۳	مشق نمبر ۱۰۳	۱۵۷	مشق نمبر ۹۶
۱۸۴	سلسلہ الفاظ نمبر ۵۴	۱۵۸	مشق نمبر ۹۷
۱۸۴	مشق نمبر ۱۰۴		الدَّرْسُ الْحَادِي السُّتُونُ
۱۸۵	اشعار	۱۵۹	۲. المفعول المطلق (المنصوبات)
۱۸۵	مشق نمبر ۱۰۵: من القرآن	۱۶۱	۳. المفعول له لِأَجْلِهِ
۱۸۶	مشق نمبر ۱۰۶: عربی میں ترجمہ کرو	۱۶۲	سلسلہ الفاظ نمبر ۵۲
	الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسُّتُونُ	۱۶۳	مشق نمبر ۹۸
۱۸۷	۷. التَّمْيِيزُ (المنصوبات)	۱۶۴	مشق نمبر ۹۹: من القرآن

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۰۷	تدبیر	۱۸۹	کتابیات العدید
۲۰۷	توابع المنادی	۱۹۰	مشق ۱۰۷
۲۰۸	سلسلہ الفاظ نمبر ۵۶	۱۹۱	مشق نمبر ۱۰۸: من القرآن
۲۰۹	مشق نمبر ۱۲۲	۱۹۲	مشق نمبر ۱۰۹: عربی میں ترجمہ کرو
۲۱۰	اشعار	۱۹۳	مشق نمبر ۱۱۰
۲۱۱	مشق نمبر ۱۲۳: من القرآن	۱۹۴	مشق نمبر ۱۱۱
۲۱۲	مشق نمبر ۱۲۴: اردو سے عربی	۱۹۴	مشق نمبر ۱۱۲
	الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالسِّتُونَ	۱۹۵	مشق نمبر ۱۱۳
	۱. المجرور بالحروف ۲. المجرور	۱۹۵	مشق نمبر ۱۱۴
۲۱۳	بالإضافة (المجورات)	۱۹۶	مشق نمبر ۱۱۵
۲۱۳	اقسام اضافت		الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالسِّتُونَ
۲۱۵	سلسلہ الفاظ نمبر ۵۷	۱۹۷	۸. المستثنى بـ إِلَّا (المنصوبات)
۲۱۷	مشق نمبر ۱۲۵: من القرآن	۱۹۹	سلسلہ الفاظ نمبر ۵۵
۲۱۸	مشق نمبر ۱۲۶	۲۰۰	مشق نمبر ۱۱۶
۲۱۸	مشق نمبر ۱۲۷: اشعار	۲۰۱	اشعار
	مشق نمبر ۱۲۸: من ابنة إلى أمها بعد	۲۰۱	مشق نمبر ۱۱۷: من القرآن
۲۱۹	وصولها إلى المدرسة	۲۰۲	مشق نمبر ۱۱۸: اردو سے عربی بناؤ
۲۲۰	مشق نمبر ۱۲۹: الجواب	۲۰۲	مشق نمبر ۱۱۹
	الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالسِّتُونَ	۲۰۴	مشق نمبر ۱۲۰
۲۲۱	التَّوَابِعُ	۲۰۴	مشق نمبر ۱۲۱
۲۲۱	النعت (الصفة)		الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالسِّتُونَ
۲۲۲	منعوت واحد	۲۰۵	۹. المُنَادَى (المنصوبات)
۲۲۲	منعوت مشبہ	۲۰۷	ترخیم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۶	من القرآن	۲۲۳	منوعات جمع
۲۲۶	مشق نمبر ۱۴۶	۲۲۶	سلسلہ الفاظ نمبر ۵۸
۲۲۷	مشق نمبر ۱۴۷	۲۲۷	مشق نمبر ۱۳۰
۲۲۸	مشق نمبر ۱۴۸	۲۲۸	مشق نمبر ۱۳۱
۲۲۸	مشق نمبر ۱۴۹	۲۲۸	مشق نمبر ۱۳۲
	الدَّرْسُ الْحَادِي وَالسَّنْعُون	۲۲۹	مشق نمبر ۱۳۳
۲۲۹	المعطوف	۲۲۹	مشق نمبر ۱۳۴
۲۵۱	مشق نمبر ۱۵۰	۲۲۹	مشق نمبر ۱۳۵
۲۵۲	مشق نمبر ۱۵۱	۲۳۰	مشق نمبر ۱۳۶
۲۵۲	مشق نمبر ۱۵۲	۲۳۱	مشق نمبر ۱۳۷
۲۵۳	مشق نمبر ۱۵۳	۲۳۲	مشق نمبر ۱۳۸: میرا کمرہ
۲۵۴	مشق نمبر ۱۵۴		الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالسَّنْعُون
	الدَّرْسُ الثَّانِي وَالسَّنْعُون	۲۳۲	التَّوَكُّدُ يَ التَّأَكُّدُ
۲۵۴	المُضَدُّ وَأَوَزَانُهُ وَعَمَلُهُ	۲۳۶	مشق نمبر ۱۳۹
۲۵۶	المُضَدُّ الْبَيْيُ	۲۳۷	من القرآن
۲۵۷	مُضَادُّ غَيْرِ الثَّلَاثِي الْمُجَرَّد	۲۳۸	مشق نمبر ۱۴۰
۲۵۸	المصدر المعروف والمجهول	۲۳۹	مشق نمبر ۱۴۱
۲۵۸	عَمَلُ الْمُضَدِّ	۲۴۰	مشق نمبر ۱۴۲
۲۵۹	سلسلہ الفاظ نمبر ۵۹	۲۴۰	مشق نمبر ۱۴۳
۲۵۹	مشق نمبر ۱۵۵	۲۴۱	مشق نمبر ۱۴۴
۲۶۱	مشق نمبر ۱۵۶: من القرآن		الدَّرْسُ السَّنْعُون
	الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسَّنْعُون	۲۴۳	الْبَدَلُ
۲۶۲	أَسْمَاءُ الصِّفَةِ (أَوْرَانُ كَاغُل)	۲۴۵	مشق نمبر ۱۴۵

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۷۵	الجمع المكسر	۲۶۲	۱۔ اسم فاعل
۲۷۷	اسم تصغیر	۲۶۳	۲۔ اسم مفعول
۲۷۸	سلسلہ الفاظ نمبر ۶۱	۲۶۴	۳۔ صفت مشبہ
۲۷۹	مشق نمبر ۱۵۸: جمع کی مثالیں	۲۶۵	۴۔ صیغہ مبالغہ
۲۸۰	مشق نمبر ۱۵۹: اشعار	۲۶۷	۵۔ فعل تفضیل
۲۸۰	اسم تصغیر کی مثالیں	۲۶۷	۶۔ اسم نسبت یا اسم منسوب
	الدرس الخامس والسبعون	۲۶۹	سلسلہ الفاظ نمبر ۶۰
۲۸۱	أسماء الأفعال	۲۷۰	مشق نمبر ۱۵۷
۲۸۳	بعض افعال کی خصوصیات	۲۷۱	اشعار
۲۸۵	سلسلہ الفاظ نمبر ۶۲		الدرس الرابع والسبعون
۲۸۶	مشق نمبر ۱۶۰	۲۷۳	الْمُثَنَّى وَالْمَجْمُوعُ وَالتَّصْغِيرُ
۲۸۷	اسماء افعال کے متعلق ایک مشقی دکایت	۲۷۳	الْمَجْمُوعُ (الْجَمْعُ)
۲۸۷	اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں	۲۷۴	الْجَمْعُ السَّالِمُ الْمَذْكُورُ
		۲۷۴	الْجَمْعُ السَّالِمُ الْمَوْثُوتُ

مقدمہ

الحمد لله الذي ركب الإنسان ثم أفرده بالبيان، وفضله
على الملائكة بتعليمه الأسماء كلها يوم الامتحان، ولقنه
كلمات رفعه بها بعد ما انخفض بالخطأ والنسيان،
والصلاة والسلام على أفضل الرسل سيدنا محمد
المنعوت بأحسن الصفات وعلى اله وصحبه وتابعيه في
الحركات والسكنات.

۱۔ اما بعد! میں اس خدائے قدوس کا شکر کیوں کر ادا کروں اور کیوں نہ ادا کروں جس نے
اپنے لطف و کرم سے اس کتاب کے چاروں حصے مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بس
اُس نے چاہا اور ہو گیا، ورنہ اس بندۂ عاجز کے حالات تو ایسے نہ تھے کہ ایک ایسی کتاب
لکھ سکتا جس کے ذریعے قرآن حکیم تک پہنچنے اور زبانِ عربی اور اس کے قواعد سمجھنے کی
طویل خاردار اور کٹھن منزل اتنی مختصر اور آسان ہو جائے کہ معامین اور متعلمین دونوں کو
مسرت آمیز حیرت میں ڈال دے، جو قواعد صرف و نحو کی خشک اور عقیم تعلیم کو دلچسپ اور
نتیجہ خیز بنادے، جو طالبینِ عربی کے دل سے وہ خوف و ہراس نکال دے جو مروجہ کتابوں
اور طرزِ تعلیم نے پیدا کر دیا ہے۔ ایک ایسی کتاب جس نے گلستانِ ادبِ عربی کی کبھی طلبہ کو
تھما دی بلکہ دروازہ بھی کھول دیا کہ داخل ہو جاؤ اور اپنی بساط کے مطابق اس خوشنما باغ
کی سیر سے، پھولوں سے اور پھلوں سے متمتع ہونے کی کوشش کرو۔

الحاصل ایک ایسی کتاب جس نے اللہ تعالیٰ **عَلَّمَ** کے فرمان واجب الاذعان وَلَقَدْ
يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ ۝ (القرآن: ۱۷) کا نظارہ آنکھوں کے سامنے کھڑا

کردیا۔ یہ محض اس کی توفیق اور اس کا فضل ہے۔

وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

وهذا تأويل رؤيائي من قبل قد جعلها ربي حقاً، فله الحمد.

۲۔ اس کتاب کے اس قدر مفید اور دلچسپ ہونے کی مخصوص وجہ یہ ہے کہ اس میں محض صرف ونحو کے خشک قواعد ہی نہیں بلکہ سیکڑوں عربی الفاظ، عام امثلہ، قرآنی جملے، اشعار، مکالمات، مکتوبات اور اردو سے عربی بنانے کی مشقیں، یہ تمام مضامین اکٹھا کر دیے گئے ہیں جن سے یہ کتاب ایک مزہ دار معجون مرکب اور قواعد و ادب کا نہایت دلچسپ مجموعہ بن گئی ہے۔ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے وہ تکان محسوس نہیں ہوتی جو محض گردانوں کے رٹنے اور قواعد کے یاد کرنے سے ہوا کرتی ہے۔ پھر بیک وقت قواعد دانی اور زبان دانی پر عبور ہوتا جاتا ہے۔ یعنی محنت کم نفع زیادہ۔

۳۔ ان تمام عزیز طالبین و شائقین عربی سے معذرت چاہتا ہوں جنہیں اس چوتھے حصے کی غیر متوقع تاخیر سے انتظار کی سخت تکلیف اٹھانی پڑی اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس تکلیف اور نقصان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

۴۔ تاخیر کا سبب بندے کی پیرانہ سالی اور طویل علالت تو معقول ہے۔ اس کے علاوہ تاخیر کا بڑا باعث میرے عزیز آپ کی تعلیمی آسانی کی شدید حرص اور زیادہ سے زیادہ نفع بخش تعلیم کی بے انتہا طلب ہے۔ اس حرص میں ہوتا یہ رہا کہ آج ایک نقش بنایا اور کل بگاڑ دیا تاکہ اس سے بہتر کوئی نقش بنایا جائے۔ اس دھن میں اس فقیر نے اپنے ذاتی خسارے کی بھی پروا نہ کی۔ پروا ہوتی تو سابق ایڈیشن کے دو حصوں کو جو بہت ہی مقبول اور مفید ثابت ہو چکے تھے، تین ہی مہینے میں رسمی طور پر چار حصوں میں تقسیم کر کے شائع کر دیتا اور

آج تک ہزاروں کی تعداد میں نکل چکے ہوتے اور شاید وہی اچھا ہوتا، لیکن چوں کہ دماغ میں اس سے بہتر اور مفید تر تصویریں پھر رہی تھیں اس لیے دل یہی چاہتا رہا کہ دیر کتنی ہی ہو، نقصان کتنا ہی ہو مگر کام ہو تو اتنا اچھا اور مفید جتنا اپنے امکان میں ہے۔ میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ میری یہ روش صحیح تھی یا غلط، مگر اپنی طبیعت کی افتاد سے مجبور تھا۔ اب بھی دل کی آرزو پوری نہیں ہوئی، لیکن حالات کی نامساعدت میں کام کرنے سے ناتواں دماغ تھک گیا۔ چنانچہ آخری اسباق میں تکان کی علامات نمایاں ہو رہی ہیں اس کے علاوہ تقاضے بھی حد سے بڑھ گئے، حجم بھی زیادہ ہو گیا۔ لہذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ ہوا ہے اسی پر قناعت کر کے شائع کر دیا جائے۔ چوتھے حصے کے آخر میں مبادی علم عروض اور علم بیان کے متعلق چند اسباق لکھنے کا جو خیال تھا وہ بھی ملتوی کر دینا پڑا، اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی تو بقیہ مضامین پانچویں حصے کی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کر لوں گا۔ وهو الموفق والمستعان۔

۵۔ بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ یہ کتاب (چاروں حصے مل کر) اب اس قابل ہو گئی ہے کہ اگر اسے ہائی اسکولوں کی جماعت چہارم سے میٹرک تک داخل نصاب کر لیں اور معلم صاحبان عملی طور پر عربی زبان سے واقف ہوں تو یقین ہے کہ طلبہ میٹرک تک پہنچتے پہنچتے بہ آسانی قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور عربی کی آسان کتابیں سمجھنے کے لائق ہو جائیں گے۔ نیز ترجمتین، بول چال اور معمولی خطوط نویسی کی بھی کچھ استعداد پیدا کر لیں گے اور یہ اتنا بیش بہا خزانہ ہے جس کی جتنی ہی قدر کی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ کار حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ عربی گرامر سمجھنے سے ان طلبہ کی انگریزی میں ایک خاص قوت پیدا ہو جائے گی اور قرآن مجید سمجھنے سے ان کی ذہنی قابلیت بہت وسیع ہو جائے گی۔ قوم کی صحیح خدمت ایسے ہی طلبہ کر سکتے ہیں۔ قوم کو ایسے ہی طلبہ کی پیداوار کی

نخت ضرورت ہے۔

۶۔ اس کتاب سے ہمارے مدارس عربیہ کی تعلیم میں بھی اصلاح کی روح پھونکی جاسکتی ہے اور تعلیم کو آسان، دلچسپ اور نتیجہ خیز بنایا جاسکتا ہے۔ غنیمت ہے کہ اب ایسی اصلاح کی ضرورت مدارس کے اصحاب حل و عقد بھی محسوس کرنے لگے ہیں، عجب نہیں کہ یہ حضرات جس لعل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اسی گدڑی میں مل جائے۔

۷۔ لڑکیوں میں بھی اس کتاب کے ذریعے قرآن فہمی اور عربی دانی کا ملکہ عام کیا جاسکتا ہے چنانچہ جالندھر کے مشہور مدرسۃ البنات میں (جواب لاہور میں پناہ گزین ہے) اس کتاب کا سابق ایڈیشن عرصہ دراز سے پڑھایا جاتا ہے اور اب نیا ایڈیشن داخل درس کیا گیا ہے۔

۸۔ الغرض اس کتاب سے ہندوستان و پاکستان کے اندر عربی کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے بشرطیکہ مدارس کے مہتممین، ٹیکسٹ بک کمیٹیوں کے اراکین، محکمہ تعلیمات اور خود وزارت تعلیمات اپنا فرض ادا کریں اور ہر طالب عربی کے ہاتھ میں سب سے پہلے یہ کتاب پہنچادیں۔

۹۔ اللہ کا شکر ہے کہ صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیمات نے اس کتاب کو داخل نصاب فرما کر اپنی علمی قدر شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور دارالعلوم ڈابھیل (سورت) میں حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے مطابق اس کتاب کو داخل نصاب کر لیا گیا ہے۔ بہار، پنجاب، یوپی، دہلی وغیرہ مقامات میں بھی یہ کتاب بہت مقبول ہو چکی ہے۔ فللہ الحمد۔

۱۰۔ عزیز طالبین اس چوتھے حصے کی ضخامت دیکھ کر گھبراکیں نہیں، کیوں کہ اس میں زیادہ تر وہی قواعد ملیں گے جنہیں تم کچھ نہ کچھ سمجھ چکے ہو البتہ ادبیات (زبان دانی) پر خاص

زور دیا گیا ہے جو تمہارا اصلی اور خوش گوار مقصد ہے۔

۱۱۔ اس کتاب میں فہمائش کا طریقہ ایسا سلیس اختیار کیا گیا ہے کہ جو مسائل دیگر کتب متداولہ میں عقدہ لانیل سے معلوم ہوتے ہیں اس کتاب میں اتنے معمولی نظر آنے لگتے ہیں کہ ہر سمجھ دار شائق عربی (جو کم از کم اردو قواعد صرف و نحو سے واقف ہو چکا ہو) بلا امداد استاد سمجھ سکتا ہے۔ بہ طور خود گھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لیے چاروں حصص کی کلیدیں بھی لکھی گئی ہیں۔

۱۲۔ ہم کالج اور ہائی اسکولز کے طلباء و طالبات کو مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی تعطیلات کے زمانے میں اس کتاب کو باقاعدہ زیر مطالعہ رکھیں۔ عجب نہیں کہ ایک ہی سال میں تم قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے لگو اور تمہارے دماغ میں ایک بیش قیمت علمی جوہر کا اضافہ ہو جائے۔

۱۳۔ ان علمائے کرام، مبصرین عظام اور شائقین و قدر شناسانِ خیر اللسان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی غائبانہ و مخلصانہ مساعی جلیلہ سے یہ کتاب بغیر کسی اشتہار کے ہندوستان اور پاکستان کے گوشے گوشے میں مشہور ہو چکی ہے۔ فجزاہم اللہ خیر الجزاء امید ہے کہ بزرگانِ کرام مجھے مشوروں سے مستفید اور لغزشوں سے مطلع فرمایا کریں گے تاکہ آئندہ ان کا خیال رکھا جاسکے۔ فقط

ناچیز خادمِ افضل اللسان

عبد الستار خان

۱۵ شعبان المعظم ۱۳۶۲ھ

اشارات

- ۱۔ سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لیے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔
 - ۲۔ افعال ثلاثی مجرد کے ابواب ستہ کی طرف ن، ض، س، ف، ک، اور ح سے اشارہ کیا گیا ہے۔ ثلاثی مزید کے دس ابواب کی طرف ہندسوں سے اشارہ کیا گیا ہے۔ معتل واوی کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے۔
 - ۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، مِنْ، عَنْ، بِ، اِلٰی یا عَلٰی) لکھا گیا ہے، اس سے مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے معنی وہ ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔
 - ۴۔ مثلاً کے لیے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور ”یعنی“ یا ”برابر“ کے لیے یہ نشان (=)۔
- ہدایات اور اشارات حصہ اول اور حصہ سوم میں بھی لکھ دیے گئے ہیں۔ اس لیے عربی کا معلم حصہ اول و حصہ سوم کے دیباچوں میں ہدایات ضرور دیکھ لیں۔ اس حصہ چہارم میں ہدایات نہیں لکھی گئیں صرف اشارات کا اعادہ کر دیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عربی کا معلم حصہ چہارم

سابق کے تین حصوں میں بیشتر ضروری قواعد صرف و نحو تم نے سمجھ لیے ہیں۔ اس حصے میں چند نئے مسائل کے علاوہ انہی مذکورہ مسائل کی تکرار اور تشریح ہوگی۔

اس حصے کے ابتدائی اسباق میں اسمائے عدد (گنتی) کا بیان خاص تفصیل سے لکھا گیا ہے، کیوں کہ استعمال میں ان کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے، حالاں کہ تمام کتب متداولہ ان کی تفصیل سے خالی پڑی ہیں۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ رقم کی موجودہ شکلیں جو عربی میں رائج ہیں انہیں ارقام ہندیہ کہتے ہیں:

۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، اور صفر (۰)۔

تم یہ سن کر تعجب کرو گے کہ رقم عربی کی اصلی شکلیں تو وہ ہیں جو یورپ میں رائج ہیں:

1, 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9 اور 0۔

اہل یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے یہ شکلیں حاصل کیں اور وہ انہیں ارقام عربیہ کہتے ہیں، مغرب کے عربوں میں اب بھی ان کا رواج باقی ہے۔

۴۳ سبق پہلے لکھے جا چکے۔ اب چوتھا حصہ چوالیسویں (۴۴) سے شروع ہوتا ہے۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

أَسْمَاءُ الْعَدَدِ

۱۔ اسمائے عدد حسب ذیل ہیں:

الف: ایک سے دس تک: (پہلے صرف اعداد یاد کرو پھر مثالیں)

تنبیہ: بولتے وقت مفرد الفاظ کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو۔ وَاحِدٌ کو وَاحِدٌ کہنا چاہیے۔ مرکب میں آخری لفظ پر وقف کرو: قَلَمٌ وَاحِدٌ۔ (دیکھو حصہ اول، درس ۲، تنبیہ ۵)

۱. وَاحِدٌ: قَلَمٌ وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ: وَرَقَةٌ وَاحِدَةٌ
۲. اِثْنَانِ (یا اِثْنَيْنِ): قَلَمَانِ اِثْنَانِ	اِثْنَانِ ^۱ (یا اِثْنَيْنِ): وَرَقَتَانِ اِثْنَانِ
۳. ثَلَاثَةٌ: ثَلَاثَةُ أَقْلَامٍ	ثَلَاثٌ: ثَلَاثُ وَرَقَاتٍ
۴. أَرْبَعَةٌ: أَرْبَعَةُ أَقْلَامٍ	أَرْبَعٌ: أَرْبَعُ وَرَقَاتٍ
۵. خَمْسَةٌ: خَمْسَةُ أَشْهُرٍ	خَمْسٌ: خَمْسُ سَنَوَاتٍ
۶. سِتَّةٌ: سِتَّةُ أَوْلَادٍ	سِتٌّ: سِتُّ بَنَاتٍ
۷. سَبْعَةٌ: سَبْعَةُ رِجَالٍ	سَبْعٌ: سَبْعُ نِسْوَةٍ
۸. ثَمَانِيَةٌ: ثَمَانِيَةُ جَمَالٍ	ثَمَانٍ: ثَمَانِي ^۲ نَاقَاتٍ
۹. تِسْعَةٌ: تِسْعَةُ مُعَلِّمِينَ	تِسْعٌ: تِسْعُ مُعَلِّمَاتٍ
۱۰. عَشْرَةٌ (عَشْرَةٌ بھی): عَشْرَةُ تَلَامِيذَةٍ	عَشْرٌ (عَشْرٌ بھی): عَشْرُ تَلْمِيذَاتٍ

تنبیہ ۲: اِثْنَانِ اور اِثْنَيْنِ میں الف ہمزہ وصل ہے۔ (دیکھو اصطلاح ۲۸)

۱۔ اِثْنَانِ یا اِثْنَيْنِ بھی کہتے ہیں۔ ۲۔ ثَمَانٍ یا ثَمَانِي نَاقَاتٍ بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ ۳: دیکھو ثلاثۃ سے عشرۃ تک مذکر کیلئے مؤنث اور مؤنث کیلئے مذکر ہیں۔ مثالوں میں اسم عدد کو مضاف کی مانند بغیر تنوین کے پڑھا گیا ہے اور معدود جمع اور مجرور ہے۔

ب: گیارہ سے انیس تک:

تنبیہ ۴: عدد مرکب میں واحد کی جگہ اُحد اور واحدۃ کی جگہ اِحدی بولا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ گیارہ سے ننانوے تک معدود مفرد اور منصوب ہوگا۔

۱۱. أَحَدَ عَشَرَ كَوَكْبًا	اِحدی عشرۃ طیارۃ
۱۲. اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	اِثْنَا عَشَرَ سَنَةً
۱۳. ثَلَاثَةَ عَشَرَ حَرْفًا	ثَلَاثَ عَشَرَ كَلِمَةً
۱۴. أَرْبَعَةَ عَشَرَ دِيكًا	أَرْبَعَ عَشَرَ دَجَاجَةً
۱۵. خَمْسَةَ عَشَرَ غُصْنًا	خَمْسَ عَشَرَ شَجَرَةً
۱۶. سِتَّةَ عَشَرَ يَوْمًا	سِتَّ عَشَرَ لَيْلَةً
۱۷. سَبْعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	سَبْعَ عَشَرَ دَوَاةً
۱۸. ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مَكْتُوبًا	ثَمَانِي عَشَرَ رُقْعَةً
۱۹. تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا	تِسْعَ عَشَرَ امْرَأَةً

تنبیہ ۵: مذکورہ اعداد کو مرکب کہتے ہیں۔ بقیہ تمام اعداد معرب ہیں صرف یہی اعداد مرکب بنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو کے آخر میں ہمیشہ فتح پڑھا جائے گا مگر ان میں بھی لفظ اِثْنَا اور اِثْنَا معرب ہیں۔ حالت رُفعی میں اِثْنَا عَشَرَ، اِثْنَا عَشَرَ اور حالت نَصبی و جری

۱۔ اس کو اِثْنَا عَشَرَ بھی کہتے ہیں۔ ۲۔ دِيكُ (ج ذِيوُكُ) مرغا۔

۳۔ دَجَاجَةٌ (ج دُجَجٌ) مرغ۔ ۴۔ دَوَاةٌ کی جمع دَوَاۓ اور دَوَاۓات۔

میں اِثْنِي عَشَرَ اور اِثْنَتِي عَشْرَةَ کہا جائے گا: جَاءَ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، رَأَيْتُ اِثْنِي عَشَرَ رَجُلًا، سَافَرْتُ لِاِثْنِي عَشَرَ يَوْمًا۔ ان مثالوں میں صرف پہلا جزو معرب ہے دوسرا بدستور مبنی ہے۔

ج: بیس سے ننانوے تک:

تنبیہ ۶: عِشْرُونَ سے تِسْعُونَ تک دہائیوں کو عقود کہتے ہیں۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے یکساں بولے جاتے ہیں۔ ان کا اعراب جمع سالم مذکر کی مانند ہوگا یعنی حالت رفعی میں عِشْرُونَ اور حالت نصبی و جری میں عِشْرَيْنَ، ثَلَاثِينَ وغیرہ پڑھیں گے۔ ان کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ (دیکھو حصہ اول)

عِشْرُونَ رَجُلًا يَا مَرْأَةَ	(معدود واحد اور منصوب ہے)
۲۱. أَحَدٌ وَعِشْرُونَ قَلَمًا	إِحْدَى وَعِشْرُونَ مِقْلَمَةً ^۱
۲۲. اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ وَلَدًا	اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ بِنْتًا
۲۳. ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ كُرْسِيًّا	ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ طَاوِلَةً
۲۴. أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ بَيْتًا	أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ دَارًا
۲۵. خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ سَارِقًا	خَمْسٌ وَعِشْرُونَ سَارِقَةً
۲۶. سِتَّةٌ وَعِشْرُونَ بَلَدًا	سِتٌّ وَعِشْرُونَ قَرْيَةً ^۲
۲۷. سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ بُسْتَانًا	سَبْعٌ وَعِشْرُونَ حَدِيقَةً
۲۸. ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ شَهْرًا	ثَمَانٍ ^۳ وَعِشْرُونَ سَنَةً

۱۔ مِقْلَمَةً: قلمدان اور قلم تراش کو بھی کہتے ہیں، جمع، مِقَالِمٌ۔ ۲۔ قَرْيَةً (جغرفی) گاؤں

۳۔ ثَمَانٍ اسم منقوص ہے، اس کا اعراب فاضل کے جیسا ہوگا۔ (دیکھو درس ۱۰-۹)

۲۹. تِسْعَةُ وَعِشْرُونَ رَغِيفًا ^۱	تِسْعٌ وَعِشْرُونَ تَفَاحَةً ^۲
۳۰. ثَلَاثُونَ (مذکورہ نمونہ دونوں کے لیے)	ثَلَاثُونَ يَوْمًا وَلَيْلَةً
۴۰. أَرْبَعُونَ	أَرْبَعُونَ وَلَدًا وَبِنْتًا
۵۰. خَمْسُونَ	خَمْسُونَ وَلَدًا وَبِنْتًا
۶۰. سِتُونَ	سِتُونَ كَلْبًا أَوْ كَلْبَةً
۷۰. سَبْعُونَ	سَبْعُونَ مَسْجِدًا أَوْ مَدْرَسَةً
۸۰. ثَمَانُونَ	ثَمَانُونَ بَابًا أَوْ نَافِذَةً ^۳
۹۰. تِسْعُونَ	تِسْعُونَ كِتَابًا أَوْ رِسَالَةً

۱: ایک سو سے ایک کروڑ تک:

تنبیہ: مِائَةٌ اور أَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کا معدودہ واحد اور مجرور ہوگا۔ تذکیر و تانیث سے ان میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ ان دونوں لفظوں کو مضاف کی طرح بغیر تنوین کے استعمال کرتے ہیں اور ان کے تثنیہ سے نون گرا دیا جاتا ہے۔

۱۰۰ مِئَةٌ (مِائَةٌ بھی لکھا جاتا ہے): مِئَةٌ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۲۰۰ مِئَتَانِ (مِائَتَانِ بھی لکھا جاتا ہے): مِئَتَانِ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۳۰۰ ثَلَاثُ مِئَةٍ (ثَلَاثُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): ثَلَاثُمِائَةٍ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۴۰۰ أَرْبَعُ مِئَةٍ (أَرْبَعُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): أَرْبَعُ مِئَةٍ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۵۰۰ خَمْسُ مِئَةٍ (خَمْسُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): خَمْسُمِائَةٍ قِرْشٍ أَوْ رُبِيَّةٍ.

۱: رَغِيفٌ (جدا رَغِفَةٌ) روٹی۔ ۲: سیب۔

۳: نَافِذَةٌ (جدا نَوَافِذُ) کھڑکی۔

۸۰۰ ثَمَانِي مِئَةٍ يَا ثَمَانِ مِئَةٍ اِسى طَرَحِ تِسْعِمِئَةٍ (۹۰۰) تک۔

۱,۰۰۰ اَلْفٌ: اَلْفٌ وَلَدٌ اَوْ بِنْتٌ.

۲,۰۰۰ اَلْفَانِ (حالتِ نصبی وجرى میں اَلْفَيْنِ): اَلْفَا رَجُلٌ اَوْ مَرَاةٌ.

۳,۰۰۰ ثَلَاثَةُ اَلَاْفٍ (اَلْفٌ کی جمع اَلَاَفٌ): ثَلَاثَةُ اَلَاْفٍ رَجُلٍ اَوْ مَرَاةٌ.

۴,۰۰۰ اَرْبَعَةُ اَلَاْفٍ اِسى طَرَحِ عَشْرَةُ اَلَاْفٍ (۱۰,۰۰۰) تک۔

۱۱,۰۰۰ اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا: اَحَدَ عَشَرَ اَلْفٍ رَجُلٍ اَوْ مَرَاةٌ.

۱۲,۰۰۰ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا: اِثْنَا عَشَرَ اَلْفٍ رَجُلٍ اَوْ مَرَاةٌ.

۱۳,۰۰۰ ثَلَاثَةُ عَشَرَ اَلْفًا اِسى طَرَحِ تِسْعَةُ وَتِسْعُونَ اَلْفًا (۹۹,۰۰۰) تک۔

۱,۰۰,۰۰۰ (ایک لاکھ) مِئَةُ اَلْفٍ: مِئَةُ اَلْفٍ رَجُلٍ اَوْ مَرَاةٌ.

۱۰,۰۰,۰۰۰ (دس لاکھ) اَلْفُ اَلْفٍ يَا مَلِیُّوْنُ: اَلْفُ اَلْفٍ رَجُلٍ اَوْ مَرَاةٌ يَا مَلِیُّوْنُ

رَجُلٍ اَوْ مَرَاةٌ (مَلِیُّوْنُ کی جمع مَلَاِیْنُ).

۱,۰۰,۰۰,۰۰۰ (ایک کروڑ) عَشْرَةُ اَلَاْفٍ اَلْفٍ يَا عَشْرَةُ مَلَاِیْنِ رَجُلٍ اَوْ مَرَاةٌ.

تنبیہ ۸: آج کل کروڑ کو کڑ بھی کہتے ہیں: کَرُّ رَجُلٍ اَوْ مَرَاةٌ.

تنبیہ ۹: تم نے دیکھا کہ مِئَةُ، اَلْفُ اور مَلِیُّوْنُ اپنے محدود کے ساتھ مضاف کی طرح

مستعمل ہوتے ہیں اسی لیے ان کے واحد سے تین اور تثنیہ سے نون اعرابی حذف کر دیا

گیا ہے۔ (دیکھو درس ۷ اور ۱۱)

تنبیہ ۱۰: یاد رکھو کہ محدود کو عدد کی تمیز یا اس کا مُمَیِّز بھی کہتے ہیں۔ تمام اعداد کی

مثالیں دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ مُمَیِّز ہمیشہ نکرہ ہی ہوتا ہے البتہ مُمَیِّز اس وقت معرف باللام

ہوگا جب کہ وہ جمع یا اسم جمع ہو اور اس میں مِنْ لگا کر استعمال کیا جائے: عَشْرُونَ رَجُلًا کی جگہ عَشْرُونَ مِنَ الرِّجَالِ کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح اِحْدَى وَعَشْرُونَ مِنَ النِّسَاءِ، مِئَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَالْفُ مِنْ الْغَنَمِ۔ (سوانٹ اور ہزار بھیر بکریاں)

مشق نمبر ۶۴

ذیل کے اعداد کے ساتھ کوئی بھی مناسب معدود لکھو:

- | | |
|---------------------------------|--|
| ۱. خَمْسَةٌ | ۲. ثَلَاثٌ |
| ۳. عَشْرَةٌ | ۴. عَشْرٌ |
| ۵. اِثْنَا عَشَرَ | ۶. اِثْنَا عَشْرَةَ |
| ۷. أَحَدَ عَشَرَ | ۸. ثَلَاثَ عَشْرَةَ |
| ۹. خَمْسَةَ عَشَرَ | ۱۰. عِشْرُونَ |
| ۱۱. اِحْدَى وَثَلَاثُونَ | ۱۲. ثَمَانٍ وَأَرْبَعُونَ |
| ۱۳. ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ | ۱۴. تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ |
| ۱۵. مِائَةٌ | ۱۶. مِئَتَانِ |
| ۱۷. مِائَةٌ وَسِتُونَ | ۱۸. ثَلَاثُمِائَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةَ |
| ۱۹. أَلْفٌ | ۲۰. أَلْفَانِ |
| ۲۱. ثَمَانِمِئَةٍ | ۲۲. خَمْسَةُ أَلْفٍ |
| ۲۳. مِئَةُ أَلْفٍ | ۲۴. أَلْفُ أَلْفٍ |
| ۲۵. مِلْيُونٌ | |

۱۔ اسم جمع بظاہر واحد ہے مگر کسی چیز کے تمام افراد پر بولا جاتا ہے، ایک پر نہیں بولا جاتا۔

مشق نمبر ۶۵

اردو سے عربی بناؤ:

۱۔ ایک لڑکا	۲۔ دو لڑکے	۳۔ دو لڑکیاں
۴۔ تین لڑکے	۵۔ چار لڑکیاں	۶۔ پانچ بیل ^۱
۷۔ نوگائیں	۸۔ دس عورتیں	۹۔ دس مرد
۱۰۔ بیس روپے	۱۱۔ پچیس گینیاں	۱۲۔ پینتالیس کتابیں
۱۳۔ پچاس مرغیاں	۱۴۔ بہتر مرغنہ	۱۵۔ سوکتے
۱۶۔ دوسو گھوڑے	۱۷۔ تین سواونٹیاں	۱۸۔ پانچ سواونٹ
۱۹۔ ایک ہزار طیارے	۲۰۔ ایک لاکھ سپاہی	

مشق نمبر ۶۶

ذیل کی رقمیں عربی الفاظ میں لکھو:

۷	۱۵	۱۸	۲۹	۷۵
۶۲	۴۳	۸۸	۱۰۰	۳۰۰
۸۰۰	۲,۰۰۰	۱,۰۰,۰۰۰	۱,۰۰۰	۱,۲۰۰
۱۰,۰۰,۰۰۰				

معدود کو مذکر فرض کر کے مذکورہ اعداد کی عربی بناؤ۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ

گذشتہ سبق کے مسائل کا اعادہ اور تشریح

۱۔ پچھلے سبق میں تمام اعداد اور اُن کی مثالوں کو پڑھ کر اور تنبیہات کو دیکھ کر ہمیں امید ہے کہ مندرجہ ذیل مسائل تم بخوبی سمجھ گئے ہوں گے۔

الف: اسمائے عدد کے چار گروہ ہیں:

۱۔ مفرد (اکیلا لفظ) اور وہ واحد سے عَشْرَةَ تک ہیں اور مِئۃ اور اَلْف بھی انہی میں شامل ہیں، اس طرح کل بارہ عدد مفرد ہیں۔

۲۔ مرکب، اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔

۳۔ عقود (دہائیاں) عِشْرُونَ سے تِسْعُونَ تک۔

۴۔ معطوف، جن کے درمیان حرفِ عطف (وَ) ہوتا ہے اور وہ اَحَدٌ وَعِشْرُونَ سے تِسْعَةً وَتِسْعُونَ تک ہیں۔

ب: اسمائے عدد کی تذکیر و تانیث:

۱۔ وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے موافق رہتے ہیں، خواہ وہ مفرد ہوں خواہ عددِ مرکب اور معطوف میں مستعمل ہوں۔

(دیکھو گذشتہ سبق میں ہر ایک کی مثالیں)

۲۔ ثَلَاثَةٌ سے تِسْعَةَ تک تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے برعکس ہوں گے، خواہ مفرد ہوں خواہ مرکب خواہ معطوف۔ (پچھلی مثالوں کو غور سے دیکھو)

۳۔ عَشْرٌ کا لفظ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا ورنہ مطابق: عَشْرَةُ رِجَالٍ،

عَشْرُ نِسَاءٍ، أَحَدُ عَشَرَ رَجُلًا اور إِحْدَى عَشْرَةَ مَرَّةً.

۴۔ عقود میں تذکیر و تانیث کا کوئی امتیاز نہیں۔ یہی حال مِئۃ اور اَلْف کا ہے۔

(دیکھو گذشتہ سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۶ اور ۷)

ج: اسمائے عدد میں معرب اور مبنی: (دیکھو حصہ اول سبق ۱۰ فقرہ ۱۰، اور حصہ چہارم سبق ۵)

اعداد مرکبہ کے سوا تمام اسمائے عدد معرب ہیں، اُن کا آخر حالتوں کے اختلاف سے قاعدے کے مطابق بدلتا رہے گا، صرف اعداد مرکبہ (أَحَدُ عَشَرَ سے تِسْعَةُ عَشَرَ تک) مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو پر ہمیشہ فتح ہی پڑھا جائے گا۔ مگر ان میں صرف اِثْنَا يَا اِثْنَتَا معرب ہے۔ (دیکھو سبق ۴۴ تنبیہ ۵)

د: ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع:

۱۔ تم جانتے ہو کہ اسم واحد ہو تو ایک پر دلالت کرتا ہے اور تثنیہ ہو تو دو پر: رَجُلٌ (ایک مرد) رَجُلَانِ (دو مرد) اس لیے ان کے لیے عدد لگانے کی ضرورت نہیں رہتی، البتہ کبھی صفت کے طور پر وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ استعمال کر لیتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد) رَجُلَانِ اِثْنَانِ (دو مرد) بِنْتُ وَاحِدَةٍ، بِنْتَانِ اِثْنَتَانِ یہ تو معلوم ہے کہ موصوف اور صفت اعراب و تذکیر میں باہم موافق ہوا کرتے ہیں۔

۲۔ ثَلَاثَةٌ سے عَشْرَةٌ کا معدود مجرور اور جمع ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۳) مگر معدود کی جگہ لفظ مِئۃ واقع ہو تو واحد ہی رہے گا: ثَلَاثُ مِئۃ، خَمْسُ مِئۃ.

(دیکھو پچھلے سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۷)

تنبیہ: یاد رکھو معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم (دیکھو سبق ۵-۳) کا استعمال نہیں ہوا کرتا۔ مثلاً ثَلَاثَةُ مُسْلِمِينَ نہیں کہیں گے، بلکہ ایسے موقع پر معدود کو معرف باللام کر کے مِنْ کے ساتھ استعمال کریں گے: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ کہا جائے گا۔

۳۔ اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةً وَتِسْعُونَ تک معدود واحد اور منصوب ہوگا، عقود بھی

اسی میں شامل ہیں۔ (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۱۴ اور ۶)

۴۔ مِائَةٌ اور اَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا۔ (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۷)

لفظ مِئَةٌ کی جمع اکثر سالم مؤنث ہوتی ہے: مِائَاتٌ، کبھی سالم مذکر بھی آتی ہے: مِئُونَ یا مِئِينَ اور اَلْفٌ کی جمع اَلْأَفْ پڑھ چکے ہو۔ اس کی ایک اور جمع اَلْأُفٌ بھی ہے جس کے معنی ہیں ”ہزاروں“ اس سے کوئی خاص عدد نہیں سمجھا جاتا: عِنْدِي اَلْأُفٌ مِنَ الْكُتُبِ (میرے پاس ہزاروں کتابیں ہیں)۔

تنبیہ ۲: اسم عدد کی تمیز یا میز کی یعنی معدود کی حالت سمجھنے کے لیے ذیل کی دو میتیں یاد کر لو:

میز از عدد بر سہ بہت دان ز سہ تا دہ بود مجموع و مجرور
ز دہ بر تر ہمہ منصوب و مفرد ز صدہم الف افراد است و مجرور

تنبیہ ۳: کبھی عام قاعدے کے خلاف بھی اعداد اور ان کی تمیز کا استعمال ہوتا ہے:

﴿وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا﴾^۱ اس جملے میں مِئَةٌ کا اضافت کے ساتھ استعمال نہیں ہوا ہے، پھر اس کی تمیز بجائے مفرد کے جمع لائی گئی ہے۔

تِسْعًا کا میز مذکور نہیں ہے، گویا دراصل وہ ایسا ہے ثَلَاثُمِائَةٍ وَتِسْعَ سِنِينَ۔ مذکورہ مثال کو عام قاعدے سے مستثنیٰ سمجھ لیا جائے۔

تنبیہ ۴: اسم عدد کی تخصیص یا تعریف کی ضرورت ہو تو اس پر اَلْ داخل کر سکتے ہیں: جاء الثلاثون رجلاً کُنَّا ننتظرهم (وہ تیس آدمی آگئے جن کا ہم انتظار کر رہے تھے)۔ عدد مفرد مضاف ہو تو مضاف الیہ پر اَلْ لگایا جائے: أُعْطِنِي خَمْسَةَ الْكُتُبِ، رایت

^۱ افراد مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے یعنی مفرد۔ ^۲ اور وہ بظہر ہے اپنے غار میں تین سو برس اور زیادہ کیا

انہوں نے نو (سال) یعنی تین سو نو سال بظہر ہے۔ (کہف: ۲۶)

سِتَّةَ اَلْفِ الْعَسْكَرِيِّ. ورنہ عدد پر: جَاءَ الْخَمْسَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. عدد مرکب کے پہلے جزو پر اور معطوف کے دونوں جزو پر: بَعُثَ الْخَمْسَةَ عَشَرَ كِتَابًا وَالْأَرْبَعَةَ وَالْأَرْبَعِينَ شَاةً.

۲۔ کئی اسمائے عدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑے گا: اَلْفٌ وَثَلَاثُمِئَةٌ وَأَرْبَعٌ وَسِتُّونَ سَنَةً. (ایک ہزار تین سو چونسٹھ برس) دیکھو لفظ سَنَةً پر آخری عدد سِتُّونَ کا اثر ہے اسی لیے واحد اور منصوب ہے۔

اس مثال میں پہلے بڑے درجے والا اسم عدد بولا گیا ہے پھر درجہ بہ درجہ تم اس کے برعکس بھی کہہ سکتے ہو: أَرْبَعٌ وَسِتُّونَ وَثَلَاثُمِئَةٌ وَأَلْفٌ سَنَةً. دیکھو اس مثال میں اَلْف کی وجہ سے سَنَةً مجرور ہے۔

تنبیہ ۵: قرینہ موجود ہو تو صرف عدد بولتے اور معدود کو حذف کر دیتے ہیں: اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِمِئَةٍ لِّعْنِي بِمِئَةِ رُبِيَّةٍ.

۳۔ بَضْعٌ اور نَيْفٌ یا نَيْفٌ.

الف: بَضْعٌ سے تین اور نو تک کا کوئی غیر معین عدد سمجھا جاتا ہے: بَضْعُ نِسْوَةٍ وَبَضْعَةُ رِجَالٍ (چند عورتیں اور چند مرد یعنی تین اور نو کے درمیان) نَيْفٌ سے دو دہائیوں کے درمیان کا کوئی عدد سمجھا جاتا ہے: عِنْدِي عَشْرُونَ دِرْهَمًا وَنَيْفٌ (میرے پاس بیس اور کچھ اوپر درہم ہیں یعنی تیس کے اندر) اسی طرح عَشْرُونَ جُنَيْهَةً وَنَيْفٌ.

ب: نَيْفٌ میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہے۔ بَضْعٌ میں فرق ہے یعنی مذکر کے لیے بَضْعَةٌ اور مؤنث کے لیے بَضْعٌ کہا جاتا ہے۔ (دیکھو اوپر کی مثالیں)

ج: نَيْف کسی دہائی یا سیکڑہ یا ہزار کے بعد ہی آتا ہے، مگر بَضْع تنہا بھی آ سکتا ہے:

عندي بضعة وسبعون درهما یا عندي بضعة دراهم.

د: نَيْف عدد کے بعد آتا ہے اور بَضْع عدد سے پہلے، مگر جب کہ اس کی تمیز الگ

ہو تو سابقہ عدد کے بعد بھی آئے گا: عندنا خمسون درهما و بضع جنيھات.

ه: نَيْف کا لفظ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۲

انْفَجَرَ (۶) پھٹ جانا، چشمہ نکل آنا	سَاوَى (۳) لفیف) برابری کرنا، مساوی ہونا
جَلَدَ (ض) کوڑے لگانا	إِعْلَانُ اشتہار
اِشْتَرَاكَ (۷) شریک ہونا، اخبار میں خریدار	بَارَةٌ مصر کا ایک سکہ ہے جو کہ ایک قرش میں چالیس ہوتا ہے۔
نَدَرَ (ک) نادر اور کمیاب ہونا	بَقْرٌ (اسم جمع) گائے، بیل
وَرَدَ (یرد) وارد ہونا، درآمد ہونا	بُسْتَانٌ (ج بَسَاتِينُ) باغ
آفَةٌ (ج اَنَافٌ ہندی سے لیا گیا ہے) آنہ	جَلْدَةٌ (ج جَلَدَاتٌ) کوڑے کی ضرب
اِحْتِفَالٌ (۷، مصدر ہے) جلسہ، جمع ہونا	جُنْيَةٌ یا جُنْيَهٌ گنی سے معرب ہے
سِعْرٌ (ج اَسْعَارٌ) نرخ	قِرْشٌ یا غُرْشٌ (ج قُرُوشٌ) مصر کا ایک سکہ ہے جو ایک گنی کا نوں ہوتا ہے۔
طَرُبُوشٌ ترکی ٹوپی	مَاشِيَةٌ (ج مَوَاشٍ) مویشی
عِدَّةٌ اور عَدَدٌ گنتی، تعداد	مَجَلَّةٌ (ج مَجَلَّاتٌ) ماہواری رسالہ

فَلُسْ (جہ فُلُوس) پیسہ	مَسَاحَةٌ بِیَاشْ زَمِینِ کی
قِیمَةُ الْاِشْتِرَاكِ اخبار کا چندہ	

مشق نمبر ۶۷

۱. هَلْ تَعْلَمُ كَمْ بَارَةٌ تُسَاوِي قِرْشًا؟	اُرْبَعُونَ بَارَةٌ تُسَاوِي قِرْشًا وَاحِدًا.
۲. كَمْ قِرْشًا يُسَاوِي جُنَيْهَةً وَاحِدَةً؟	جُنَيْهَةً وَاحِدَةً تُسَاوِي مِئَةَ قِرْشٍ.
۳. بِكُمْ اشْتَرَيْتَ كِتَابَ "سِيرَةِ النَّبِيِّ"؟	اشْتَرَيْتُ هَذَا الْكِتَابَ فِي ثَلَاثِ مُجَلَّدَاتٍ بِاِثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ رُبِيَّةً.
۴. وَاللَّهِ رَخِيسٌ مَا هُوَ بِغَالٍ فِي هَذَا الزَّمَانِ.	صَدَقْتَ يَا أَخِي! وَأَنَا اشْتَرَيْتُ كِتَابَ "زَادَ الْمُعَادِ" لِشَيْخِ الْإِسْلَامِ ابْنِ الْقَيِّمِ بِأَحَدِي عَشْرَةِ رُبِيَّةٍ.
۵. غَنِيْمَةٌ وَاللَّهِ، فَإِنَّ هَذَا الْكِتَابَ نَدْرَ وَجُودُهُ لَا يُوجَدُ بِأَيِّ قِيَمَةٍ وَمَنْ أُيْنِ اشْتَرَيْتَهُ؟	اشْتَرَيْتُهُ مِنَ الْمَكْتَبَةِ الْقِيَمَةِ فِي بَمْبَائِي وَهُنَاكَ تَبَاعُ الْكُتُبُ بِأَرْخَصِ قِيَمَةٍ نَسْبَةً إِلَى الْمَكَاتِبِ الْآخَرِ.
۶. بِكُمْ هَذَا الطَّرْبُوشُ يَا شَيْخُ؟	بِخَمْسَةِ وَثَلَاثِينَ قِرْشًا يَا سَيِّدِي.
۷. وَاللَّهِ إِنَّهُ لَغَالٍ جَدًّا، أَنَا أُعْطِي خَمْسَةَ وَعِشْرِينَ قِرْشًا لَا غَيْرُ.	يَا تُرَى، ^۱ هَلْ هُوَ غَالٍ بِهَذَا الثَّمَنِ؟ أَلَا تَرَى كَيْفَ عَالَتْ الْأَسْوَاقُ وَعَالَتْ الْأَشْيَاءُ وَكَمْ زَادَتْ الْأَجْرَةُ؟ (صرف)
۸. طَيِّبٌ يَا شَيْخُ! خُذِ الثَّلَاثِينَ وَالسَّلَامَ. (یعنی بس)	أَحْسَنْتَ! خُذِ الطَّرْبُوشَ وَهَاتِ الْفُلُوسَ، بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ.

۹. کم کان من الحَضَارِ فِي الْإِحْتِفَالِ السَّنَوِيِّ ^۱ لِلْأَنْجَمِينَ الْإِسْلَامِيِّ؟	يَكُونُ بَلَعٌ عَدَدُهُمْ نَحْوُ أَلْفَيْنِ وَثَمَانٍ مِئَةِ نَفَرٍ.
۱۰. هَلْ تَعْلَمُ مَا هِيَ أَجْرَةُ الْإِشْتِرَاكِ السَّنَوِيِّ فِي الْجَرِيدَةِ "الْفَتْح"؟	أَظُنُّ أَنَّ قِيَمَةَ الْإِشْتِرَاكِ فِيهَا لَا يَكُونُ فَوْقَ خَمْسِينَ قِرْشًا عَنْ سَنَةٍ.
۱۱. وَمَا هِيَ أَجْرَةُ الْإِعْلَانِ؟	عَنْ كُلِّ سَطْرِ قِرْشٍ.
۱۲. كَمْ أَتَيْتَ مِنَ الرِّيَّاتِ لِتِلْكَ الدَّارِ الْوَسِيعَةِ؟	يَا سَيِّدِي! أُعْطِيتُ صَاحِبِهَا مِنْ الرِّيَّاتِ خَمْسَةَ أَلْفٍ وَأَرْبَعِ مِئَةٍ وْخَمْسًا وَتِسْعِينَ (۵۴۹۵).
۱۳. وَمَا هِيَ مِسَاحَةُ تِلْكَ الدَّارِ؟	مِسَاحَتُهَا تَبْلُغُ عَشْرَةَ أَلْفٍ وَمِائَتِي ذِرَاعٍ وَنِيفًا مِنَ الْأَذْرُعِ الْمُرَبَّعَةِ.
۱۴. وَبِكَمْ بَعْتَ بُسْتَانَكَ؟	بِعْتُهُ بِأَتْنِي عَشَرَ أَلْفِ رُبِيَّةٍ.
۱۵. وَاللَّهِ لَقَدْ رِبَحْتُ تِجَارَتُكَ.	صَدَقْتَ، بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ يَا أَحِي الْعَزِيزَ.

مشق نمبر ۲۸ مِنَ الْقُرْآنِ

۱. إِنَّ إِلَهَكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ.
۲. إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ^۲ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا.

۳. فَأَنْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا.
۴. يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا.
۵. الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ.
۶. لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ.
۷. أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ.
۸. وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ.
۹. إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنَزَّلِينَ.
۱۰. مِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ.
۱۱. غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بَضْعِ سِنِينَ.

مشق نمبر ۶۹

اردو سے عربی

۱۔ تمہارے پاس کتنے مویشی ہیں؟	ہمارے پاس دو سو گائیں اور پچاس اور چند اونٹ اور پچیس بکریاں ہیں۔
۲۔ جناب یہ کتاب کتنے میں بیچتے ہیں؟	اس کی قیمت دس روپے ہے۔
۳۔ وہ ارزاں نہیں بلکہ گراں ہے۔ میں تو بھائی! وہ گراں نہیں ہے۔ اچھا، کتاب لے لیجیے اور پیسے دے دیجیے، مبارک ہو۔	نہروپے دوں گا زیادہ نہیں۔
۴۔ تم نے یہ کتاب کتنے میں خریدی؟	میں نے بارہ روپے آٹھ آنے میں خریدی۔

۵۔ رسالہ الفرقان کا چندہ کیا ہے؟	میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا چندہ سالانہ نو روپے سے زیادہ نہ ہوگا۔
۶۔ وہ مکان کتنے میں فروخت کیا جا رہا ہے؟	وہ مکان پندرہ ہزار چار سو پچاس روپے میں فروخت کیا جائے گا۔
۷۔ اس مکان کی پیمائش کیا ہے؟	اس کی پیمائش تقریباً پانسو مربع گز ہے۔
۸۔ تم جانتے ہو دنیا میں مسلمانوں کی گنتی کیا ہے؟	مسلمانوں کی گنتی تقریباً ستر کروڑ ہے۔ ان میں دس کروڑ ہندوستان میں ہیں۔
۹۔ تمہارے مدرسہ میں کتنے لڑکے ہیں؟	ہمارے مدرسہ میں کچھ اوپر چار سو طلبہ ہیں۔

مشق نمبر ۷۰

ذیل کے جملے کی تحلیل کرو:

اِشْتَرَيْتُ خُمْسَ تَفَاحَاتٍ بِاِثْنَيْ عَشَرَ قَرُشًا.

(اِشْتَرَيْتُ) فعل بافاعل یعنی (ت) ضمیر بارز واحد متکلم اس میں متصل ہے۔

(خُمْسَ) اسم عدد مفرد، مفعول ہے اس لیے منصوب ہے۔

(تَفَاحَاتٍ) تمیز ہے خُمْسَ کی، اس لیے مجرور ہے اور جمع ہے۔

(بِ) حرف جار (اِثْنَيْ عَشَرَ) عدد مرکب ہے۔ پہلا جز و معرب ہے مجرور ہے، اس کا

جرّ (ـِ) ی سے آیا ہے، دوسرا جز و فتحہ پر مبنی ہے، (قَرُشًا) عدد مرکب کی تمیز ہے اس

لیے منصوب اور واحد ہے، سب مل کر جملہ فعلیہ ہے۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْأَرْبَعُونَ

الْعَدَدُ التَّرْتِيبِيُّ (أَوِ الْوَصْفِيُّ)

۱۔ تم نے پچھلے سبق میں عدد اصلی پڑھ لیا۔ اب عدد ترتیبی (عدد وصفی) کو بھی ذہن نشین کرلو:

الف: ۱ سے ۱۰ تک:

۱. الدَّرْسُ الْأَوَّلُ پہلا سبق	الحِکَايَةُ الْأُولَى پہلی کہانی
۲. الدَّرْسُ الثَّانِي دوسرا سبق	الحِکَايَةُ الثَّانِيَّةُ دوسری کہانی
۳. الدَّرْسُ الثَّلَاثُ تیسرا سبق	الحِکَايَةُ الثَّلَاثَةُ تیسری کہانی
۴. الدَّرْسُ الرَّابِعُ چوتھا سبق	الحِکَايَةُ الرَّابِعَةُ چوتھی کہانی
۵. الدَّرْسُ الْخَامِسُ پانچواں سبق	الحِکَايَةُ الْخَامِسَةُ پانچویں کہانی
۶. الدَّرْسُ السَّادِسُ چھٹا سبق	الحِکَايَةُ السَّادِسَةُ چھٹی کہانی
۷. الدَّرْسُ السَّابِعُ ساتواں سبق	الحِکَايَةُ السَّابِعَةُ ساتویں کہانی
۸. الدَّرْسُ الثَّامِنُ آٹھواں سبق	الحِکَايَةُ الثَّامِنَةُ آٹھویں کہانی
۹. الدَّرْسُ التَّاسِعُ نوواں سبق	الحِکَايَةُ التَّاسِعَةُ نویں کہانی
۱۰. الدَّرْسُ الْعَاشِرُ دسواں سبق	الحِکَايَةُ الْعَاشِرَةُ دسویں کہانی

تنبیہ: مذکورہ اعداد سب معرب ہیں، مگر اُولٰی پر اعراب نہیں آسکتا کیوں کہ وہ مقصور ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰-۸)

تنبیہ: اعداد وصفی کی جمع ”سالم“ آتی ہے: الْأَوَّلُونَ، الثَّانُونَ، الثَّلَاثُونَ، الْعَاشِرُونَ تک۔

تنبیہ ۳: الأول کے مقابلے میں الآخر یا الآخر بھی آتا ہے: **هو الأول والآخر**۔^۱

تنبیہ ۴: کبھی الأول سے کسی چیز کا ابتدائی حصہ مراد لیا جاتا ہے اس وقت اس کی جمع ہوگی أوائل۔ اسی طرح الآخر کی جمع أوآخر، أوسط (درمیانی حصہ) کی جمع أواسط: أوائل رمضان (رمضان کے ابتدائی ایام) أولی (مؤنث) کی جمع أول اور أولیات۔

ب: ۱۱ سے ۱۹ تک:

۱۱. الدرس الحادي عشر	گیارہواں سبق	الحكاية الحادية عشرة	گیارہویں کہانی
۱۲. الدرس الثاني عشر	بارہواں سبق	الحكاية الثانية عشرة	بارہویں کہانی

اسی طرح التامع عشر اور التامعة عشرة تک۔

تنبیہ ۵: مذکورہ مثالوں میں دونوں عدد אחד عشر کی مانند فتح پر مبنی معلوم ہوتے ہیں، مگر بعض علمائے نحو کے نزدیک پہلا عدد معرب ہوتا ہے اور آج کل زیادہ تر اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لیے موصوف کا اعراب اس پر پڑھا جاتا ہے: الدرس الثالث عشر، في الليلة الرابعة عشرة، في خامس عشر رمضان۔

ج: عشرون سے تسعون اور مئة اور ألف تک:

مذکورہ بالا تمام عقود اپنی اصلی صورت میں عدد وصفی کیلئے بھی مستعمل ہوتے ہیں مگر عموماً اس وقت ان پر ال لگایا جاتا ہے: العشرون (بیسواں یا بیسویں) الحادي والعشرون (اکیسواں) الحادية والثلاثون (اکیسویں) المئة (سوواں یا سوویں)۔

۲۔ اعداد وصفی ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور موصوف کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں: الكتاب الأول، الدرس الحادي والعشرون۔

کبھی مضاف ہوتے ہیں: رَابِعُهُمْ (اُن کا چوتھا) خَامِسَةُ الْبَنَاتِ ۱۔

۳۔ عدد و صفی میں اَحَاد (اکائیاں) و عُشُور (دہائیاں) کے ساتھ جب مِئَة اور اَلْف آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بَعْد بھی بڑھا دیتے ہیں: فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَالْأَرْبَعِينَ وَثَلَاثِينَ بَعْدَ الْاَلْفِ. (ایک ہزار تین سو بیالیسویں سال میں) بعد الالف کی جگہ وَاَلْف بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۶: اس مثال میں چھوٹے درجے والے عدد کو پہلے لایا گیا ہے پھر درجہ درجہ۔ اس میں الٹ پلٹ نہیں کر سکتے۔

۴۔ عدد کے کسور (ٹکڑے، حصے) میں سے آدھے ($1/2$) کے لیے تو نِصْف آتا ہے اور باقی کسور کے لیے فُعْلُ یا فُعْلُ کے وزن پر اسم عدد سے بنایا جاتا ہے:

ثُلُثٌ یا ثُلُثٌ جمع اَثْلَاثٌ یعنی ($1/3$)۔

رُبْعٌ یا رُبْعٌ جمع اَرْبَاعٌ یعنی ($1/4$)۔

خُمْسٌ یا خُمْسٌ جمع اَخْمَاسٌ یعنی ($1/5$)۔

سُدُسٌ یا سُدُسٌ جمع اَسْدَاسٌ یعنی ($1/6$)۔

اسی طرح عَشْرٌ یا عَشْرٌ جمع اَعْشَارٌ تک۔

ثُلُثَانِ ($2/3$)، ثَلَاثَةُ اَرْبَاعٍ ($3/4$)، خَمْسَةُ اَثْمَانٍ ($5/8$)۔

تنبیہ ۷: ان کسور میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہے۔

اگر عشر کے اوپر کے اعداد کے کسور بنانے ہوں تو عدد اصلی سے اس طرح بنالو: اَرْبَعَةُ

مِنْ اَحَدٍ عَشَرَ ($4/11$)، اَحَدٌ عَشَرَ مِنْ عِشْرَيْنِ ($11/20$)۔

مِنْ کی جگہ عَلٰی بھی بولتے ہیں: اَحَدٌ عَشَرَ عَلٰی عِشْرَيْنِ ($11/20$)۔

۱۔ لڑکیوں کی پانچویں یعنی پانچویں لڑکی۔

اگر عدد صحیح اور کسور اکٹھا ہوں تو دونوں کے درمیان وَ بڑھانا چاہیے: اَرْبَعٌ وَثَلَاثَةٌ اُخْمَاسٍ (۴/۵)، خَمْسٌ وَخَمْسَةٌ عَشَرَ عَلَى اَرْبَعَيْنِ (۵/۴)۔

تنبیہ ۸: کبھی (۱/۴) کو -، (۱/۲) کو <، (۳/۴) کو ≤ کی شکل میں لکھتے ہیں: مثلاً (۲/۴) کو -، (۲/۲) کو <، (۲/۴) کو ≤ لکھیں گے۔

یہ نشانات رقم کی نسبت زیادہ باریک اور ذرا الگ لکھتے ہیں۔

۵۔ دودو، تین تین وغیرہ بنانے کے لیے مَفْعَلٌ اور فُعَالٌ کا وزن آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنً وَثَلَاثَ وَرُبَاعً. (سوار دودو، تین تین، چار چار ہو کر آئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ اِثْنَيْنِ اِثْنَيْنِ ثَلَاثَةً ثَلَاثَةً اَرْبَعَةً اَرْبَعَةً.

تنبیہ ۹: ”ایک ایک“ کے لیے وَاحِدٌ سے یہ وزن یعنی مَوْحَدٌ اور اُحَادٌ بہت کم بنایا جاتا ہے بلکہ اکثر اس مطلب کے لیے بولتے ہیں فَرَادٌ یا فَرَادًا یا فُرَادً: جَاءُوا فُرَادً یعنی وَاحِدًا وَاحِدًا.

۶۔ جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزا سے مرکب ہے تو فُعَالِيٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں۔

مؤنث	مذکر
ثُنَائِيَّةٌ	ثُنَائِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا دو ہوں)
ثَلَاثِيَّةٌ	ثَلَاثِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا تین ہوں)
رُبَاعِيَّةٌ	رُبَاعِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا چار ہوں)
خُمَاسِيَّةٌ	خُمَاسِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا پانچ ہوں)

لہ مَثْنً وَثَلَاثَ وغیرہ ترکیب میں حال واقع ہوئے ہیں اس لیے حالتِ نصبی میں ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۲)

اسی طرح عُشَارِیُّ تک بناو۔

اعدادِ مرکب و معطوف سے مذکور وزن نہیں بن سکتا اس لیے گیارہ اجزاء والے کو کہیں گے
ذُو أَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مذکر کے لیے) ذَاتُ أَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مؤنث کے
لیے) اسی طرح آگے جو چاہو بناو۔

۷۔ ”پہلی بار، دوسری بار“ وغیرہ بتانے کے لیے لفظ مَرَّةً (بار) کو موصوف اور عدد و وصفی
کو صفت بناؤ: مَرَّةً أُولَى یا الْمَرَّةُ الْأُولَى: قرأت القرآن المرأة الأولى، زُرْتُكَ
مَرَّةً ثَانِيَةً (میں نے دوسری دفعہ آپ سے ملاقات کی) اسی طرح المَرَّةُ الْعَاشِرَةُ،
المَرَّةُ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ، المَرَّةُ الْمِئَةَ.

عدد و وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھنے سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے: أَوَّلًا، ثَانِيًا وغیرہ، مگر
عَاشِرًا کے بعد وہی اوپر کی ترکیب استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ: ۱۔ مَرَّةً أُولَى کو أَوَّلَ مَرَّةً اور مَرَّةً ثَانِيَةً کو مَرَّةً أُخْرَى اور تَارَةً أُخْرَى بھی
کہتے ہیں۔

۸۔ ”ایک بار، دوبار“ کے معنی ادا کرنے کیلئے لفظ مَرَّةً کو حالتِ نصبی میں استعمال کرتے
ہیں: مَرَّةً یا مَرَّةً وَاحِدَةً (ایک بار) مَرَّتَيْنِ (دوبار) اور زیادہ کے لیے وہی لفظ اسم
عدد کے ساتھ لگا دیتے ہیں: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، أَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً وغیرہ۔

۹۔ ”کئی بار“ یا ”بار بار“ کے لیے مَرَّةً کی جمع مَرَارًا حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں:
رَأَيْتُهُ مَرَارًا (میں نے اسے بار بار دیکھا) اس معنی کے لیے كَمْ خَبَرِيَّة (دیکھو سبق ۱۳-۷)
بھی استعمال کر سکتے ہیں: كَمْ مَرَّةً يَا كَمْ مِنَ الْمَرَّاتِ رَأَيْتُهُ.

۱۰۔ ”کئی“ یا ”بہتیرے“ بتلانے کو بھی كَمْ خَبَرِيَّة استعمال کرتے ہیں: كَمْ غَلَامٍ يَا
كَمْ مِنَ الْغُلَّامَانِ يَلْعَبُونَ فِي الْبُسْتَانِ (کئی لڑکے باغ میں کھیل رہے ہیں)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۳

وَسْطَى (مَوْنَتْ بے اُوسْطَ کا) درمیانی	قِطَارُ (جہ فُطْر) ریل، ٹرین، اونٹ کی قطار
بِلَادُ الرَّاسِ کیپ کالونی (افریقہ میں ہے)	قَارَةُ (جہ قَارَات) براعظم
قُلَّةُ آدمیوں کی بڑی جماعت	قَلْعَةُ (جہ قَلَاع) قلعہ
تَسْلَقُ (۴) دیوار پر چڑھنا	مَائِدَةُ دسترخوان، کھانے کی میز
جِدَارُ (جہ جُدْرَان) دیوار	مُضِيٌّ گزرنا (مصدر)
حِطُّ (جہ حُطُوْط) حصہ	شَرَفُ (۲) شرف بخشا (۴) شرف حاصل کرنا
زَوْجُ (جہ اَزْوَاج) جوڑا، مرد یا عورت	طَابَ (ض، ی) پسند آنا، عمدہ ہونا
سِكَّةُ حَدِيدِيَّةٌ ریلوے، لوہے کی سڑک	عَزَزَ غلبہ دینا، عزت دینا، مدد دینا
سَارَ (ض، ی) سیر کرنا	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا
عَاصِمَةٌ (جہ عَوَاصِمُ) پائے تخت	كَهْفُ غار

مشق نمبر ۱

۱. إِنَّ السُّورَةَ الْأُولَى مِنَ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ تُسَمَّى بِسُورَةِ الْفَاتِحَةِ.
۲. تَعْلِيْمُ أَسْمَاءِ الْعَدَدِ يُوجَدُ فِي الدَّرْسِ الرَّابِعِ وَالْأَرْبَعِينَ وَالْخَامِسِ وَالْأَرْبَعِينَ وَالسَّادِسِ وَالْأَرْبَعِينَ.
۳. فِي أَيِّ سَاعَةٍ تُشْرِفُنَا بِالْمَجِيءِ عِنْدَنَا؟
۴. أَتَشْرِفُ بِالْمَجِيءِ عِنْدَكُمْ فِي السَّاعَةِ الثَّامِنَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.
۵. كُنْتُ فِي مَنَزَلِكِ السَّاعَةِ التَّاسِعَةِ وَرُبْعٍ وَبَقِيْتُ فِي انْتِظَارِكَ نِصْفَ سَاعَةٍ، وَالسَّاعَةُ التَّاسِعَةُ وَثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ.

۶. بَلَدَةُ قُونَا (بونا) تَبْعُدُ عَنَّا نَحْوَ **خَمْسِ** سَاعَاتٍ مِنَ السَّكَّةِ الْحَدِيدِيَّةِ.
۷. رَكِبْنَا الْقِطَارَ وَبَلَّغْنَا هُنَاكَ بَعْدَ مُضِيِّ **أَرْبَعِ** سَاعَاتٍ.
۸. تَقَسَّمُ إِفْرِيقِيَّةُ إِلَى سَبْعَةِ أَقْسَامٍ: **الْأَوَّلُ** يَشْتَمِلُ عَلَى بِلَادٍ يَرُويهَا النَّيْلُ،
وَفِيهِ مِصْرُ وَالسُّودَانُ، وَالثَّانِي بِلَادُ الْمَغْرِبِ وَفِيهِ الْجَزَائِرُ وَمَرَاكُشُ،
وَالثَّلَاثُ إِفْرِيقِيَّةُ الشَّرْقِيَّةُ وَفِيهَا رَنْجِبَارُ، وَالرَّابِعُ إِفْرِيقِيَّةُ الْوُسْطَى،
وَالْخَامِسُ إِفْرِيقِيَّةُ الْغَرْبِيَّةُ، وَالسَّادِسُ إِفْرِيقِيَّةُ الْجَنُوبِيَّةُ وَفِيهَا بِلَادُ
الرَّاسِ، وَالسَّابِعُ الْجَزَائِرُ التَّابِعَةُ لِهَذِهِ الْقَارَّةِ.
۹. خُذِ الثَّلَاثِينَ مِنْ هَذَا الْبَطِيخِ وَأَنَا أَخُذُ الثَّلَاثَ الْآخِرَ.
۱۰. قُسِّمَ مَا تَرَكَ أَبِي مِنَ الْمَالِ فَوَجَدْتُ أُمِّي مِنْهُ **الثُّمْنُ** ($\frac{1}{8}$) وَمِنَ الْبَاقِي
وَجَدْتُ **خُمُسَيْنِ**، وَخُمُسًا وَاحِدًا وَجَدْتُ أُخْتِي، وَالْخُمُسَيْنِ
الْبَاقِيَيْنِ ($\frac{2}{5}$) وَجَدْتُ أُخِي.
۱۱. يَمْشِي الْعَسْكَرِيُّونَ صَبَاحًا **ثَلَاثَ وَرَبَاعَ**، وَنَخْرُجُ مَسَاءً مِنَ الْمَدْرَسَةِ
مَشًى وَثَلَاثَ.
۱۲. الْبَنَاتُ دَخَلْنَ الْمَدْرَسَةَ **فَرَادَى**.
۱۳. قَرَأْتُ الْقُرْآنَ مَرَارًا وَفِي كُلِّ مَرَّةٍ أَحْسَسْتُ كَأَنِّي أَقْرُؤُهُ **الْمَرَّةَ الْأُولَى**.
۱۴. وَرَدْتُ الْيَوْمَ فِي الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ **الْمَرَّةَ الثَّامَةَ** وَأَقَمْتُ هُنَاكَ شَهْرًا
وَبَضْعَةَ أَيَّامٍ فِي كُلِّ مَرَّةٍ.
۱۵. زَرْتُ الشَّامَ **الْمَرَّةَ الْأُولَى** وَأَعُودُ إِلَيْهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مَرَّةً أُخْرَى.
۱۶. سِرْتُ كَمْ مِنَ الْبُلْدَانِ لَكِنْ مَا رَأَيْتُ بَلَدَةً مِثْلَ الْقَاهِرَةِ الَّتِي هِيَ
عَاصِمَةُ مِصْرَ.

مشق نمبر ۷۷

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةً (أصحاب الكهف) رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةً سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ.

۲. إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ

۳. ثَلَاثَةً مِنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ.

۴. وَلَكُمْ نِصْفٌ مَّا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ.

۵. وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتُمْ.

۶. وَلَا بَوَیْهَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ.

۷. يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ^۱ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلَاثًا مَّا تَرَكَ.

۸. فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً مِثْلًا وَثَلَاثًا وَرَبَاعٌ.

۹. لَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ.

۱۰. أَوَّلًا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذْكُرُونَ.

۱۱. مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى.

مشق نمبر ۷۸

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ اسمائے موصولہ کا بیان اس کتاب کے بیالیسویں سبق میں لکھا گیا ہے۔

^۱ اُنْثٰی کا تثنیہ اُنْثٰیَانِ یا اُنْثٰیٰتِینِ ہوتا ہے۔

۱۔ اِذْ: جب کہ

۲۔ قرآن کی دوسری سورت سورۃ البقرۃ ہے۔

۳۔ چوتھے گھنٹے کے بعد میں مدرسہ جاؤں گا۔

۴۔ کل میں نے کتاب الف لیلة و لیلة سے پہلا، دوسرا اور تیسرا قصہ پڑھا اور کل چوتھا، پانچواں اور چھٹا قصہ پڑھوں گا۔

۵۔ اس کپڑے میں سے تین چوتھائی تم لے لو اور ایک چوتھائی میں لے لوں گا۔

۶۔ میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس میں سے $\frac{1}{8}$ میری ماں کو اور باقی $\frac{7}{8}$ مجھے ملا۔

۷۔ لشکری سپاہی ایک ایک دو دو ہو کر قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے۔

۸۔ ہم چار چار اور پانچ پانچ (ہو کر) مدرسہ میں داخل ہوئے اور دو دو اور تین تین (ہو کر) نکلے۔

۹۔ میں بمبئی سے پہلے گھنٹے میں ریل میں سوار ہوا اور چوتھے گھنٹے میں ناسک پہنچ گیا۔

۱۰۔ بمبئی سے ناسک تقریباً چار گھنٹے کے فاصلہ پر ہے۔

۱۱۔ میں نے یہ شہر پہلی دفعہ دیکھا۔

۱۲۔ میں نے یہ کتاب بار بار پڑھی اسے میں نے بہت ہی مفید پایا۔

۱۳۔ ہم آج بمبئی میں تجارت کے لیے دسویں دفعہ آئے اور ہر دفعہ ایک سال اور چند مہینے یہاں قیام کیا۔

۱۴۔ میرے دادا نے پانچ بار حج کیے اور چھٹی دفعہ وہ مکہ میں انتقال کر گئے۔ (اللہ تعالیٰ انھیں بخش دے)۔

۱۵۔ ہم نے بہترے شہروں کی سیر کی لیکن بمبئی جیسا کوئی شہر نہ دیکھا۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریقہ

۱۔ تاریخ بتلانے کے لیے دنوں اور مہینوں کے نام جاننے کی ضرورت ہے:

الف: أَيَّامُ الْأُسْبُوعِ (ہفتے کے دن):

یَوْمُ (یا نَهَارُ) الْجُمُعَةِ	جمعہ	جمعہ
یَوْمُ (یا نَهَارُ) السَّبْتِ	شنبہ	سنیچر
یَوْمُ (یا نَهَارُ) الْأَحَدِ	یک شنبہ	اتوار
یَوْمُ (یا نَهَارُ) الْاِثْنَيْنِ	دوشنبہ	پیر
یَوْمُ (یا نَهَارُ) الثَّلَاثَاءِ	سہ شنبہ	منگل
یَوْمُ (یا نَهَارُ) الْأَرْبَعَاءِ	چہار شنبہ	بدھ
یَوْمُ (یا نَهَارُ) الْخَمِيسِ	پنج شنبہ	جمعرات

تنبیہ: اکثر یَوْمُ کا لفظ بولا جاتا ہے نَهَارُ کم بولتے ہیں، کبھی دونوں حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں الثَّلَاثَاءُ وغیرہ۔

ب: شَهْرُ السَّنَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ أَوْ الْقَمَرِيَّةِ:

۱. الْمُحَرَّمُ	۲. الصَّفَرُ یا صَفَرُ	۳. رَبِيعُ الْأَوَّلِ
۴. رَبِيعُ الثَّانِي	۵. جُمَادَى الْأُولَى	۶. جُمَادَى الْآخِرَى
۷. رَجَبُ	۸. شَعْبَانُ	۹. رَمَضَانُ
۱۰. شَوَّالُ یا الشَّوَّالُ	۱۱. ذُو الْقَعْدَةِ	۱۲. ذُو الْحِجَّةِ

تنبیہ ۲: جتنے ناموں پر اَل لگا ہوا ہے وہ منصرف ہیں باقی غیر منصرف۔ (دیکھو سبق ۱۰-۷)

مذکورہ مہینوں میں سے چند مہینے خاص خاص صفتوں کے ساتھ بھی بولے جاتے ہیں:

الْمُحَرَّمُ الْحَرَامُ، صَفَرُ الْخَيْرِ، رَجَبُ الْفَرْدِ يَا الْمَرْجَبُ (رَجَبُ الْحَرَامُ بھی کہتے ہیں) شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ، رَمَضَانُ الْمُكْرَمِ، ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ، ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ.

تنبیہ ۳: محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ یہ چار مہینے اسلام میں حرمت و ادب و امن و امان کے مانے گئے ہیں۔

اسلامی سال کو السَّنةُ الْهِجْرِيَّةُ (ہجرت کا سال) یا السَّنةُ الْقَمَرِيَّةُ کہتے ہیں، لکھنے میں اس کی طرف (ھ) سے اشارہ کرتے ہیں۔

تنبیہ ۴: یاد رکھو کہ سال کو عَامٌ (جاءَ عَوَامٌ) اور حِجَّةٌ (جاءَ حِجَجٌ) اور حَوْلٌ (جاءَ حَوُولٌ، اَحْوَالٌ) بھی کہتے ہیں۔

سنہ ہجری کا آغاز ۱۶ جولائی ۶۲۱ عیسوی سے ہوا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جب کہ جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو پہنچے ہیں۔

ج: شهور السنة العيسوية أو الشمسية:

اہل مصر اس طرح بولتے ہیں:

يَنَاءِثُرُ	جنوری (۳۱ دن)	فِبْرَاثِرُ	فروری (۲۸ دن)
مَارُسُ	مارچ (۳۱ دن)	أَبْرِيلُ	اپریل (۳۰ دن)
مَآيُو	مئی (۳۱ دن)	يُونِيُو	جون (۳۰ دن)

یُولَیْیُوْ یَا لُولَیْیُوْ	جولائی (۳۱ دن)	اَغْطُسُ	اگست (۳۱ دن)
سَبْتَمْبَرُ	ستمبر (۳۰ دن)	اَكْتُوْبَرُ	اکتوبر (۳۱ دن)
نَوَفَمْبَرُ	نومبر (۳۰ دن)	دِیْسَمْبَرُ	دسمبر (۳۱ دن)

اہل شام اس طرح بولتے ہیں:

کَانُوْنُ الثَّانِیْ	جنوری	شُبَاطُ	فروری
اَذَارُ	مارچ	نَیْسَانُ	اپریل
اَیَّارُ	مئی	حَزِیْرَانُ	جون
تَمُوْزُ	جولائی	اَبُ	اگست
اَیْلُوْلُ	ستمبر	تَشْرِیْنُ الْاَوَّلُ	اکتوبر
تَشْرِیْنُ الثَّانِیْ	نومبر	کَانُوْنُ الْاَوَّلُ	دسمبر

تنبیہ ۵: مذکورہ انگریزی نام سب غیر منصرف ہیں اور شامی مہینوں کے جو نام مفرد ہیں وہ کبھی غیر منصرف کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں کبھی منصرف کے طور پر، اور مرکب نام تو منصرف ہی ہیں۔

سال عیسوی کو اَلْسَّنَةُ الشَّمْسِیَّةُ (سورج کا سال) بھی کہتے ہیں اور اَلْسَّنَةُ الْمِیْلَادِیَّةُ بھی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا سال۔

سنہ قبل المسیح (B.C.) کی طرف (ق م) سے اشارہ کرتے ہیں اور بعد المسیح (A.D.) کی طرف (ب م) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں اور ہندوستان میں سنہ عیسوی کے لیے (ء) کی علامت لکھتے ہیں۔

۲۔ جب تمہیں تاریخ بتلانا ہو تو عدد وصفی کا استعمال اس طرح کرو:

۱۔ یا تو اسے لفظ شہر کی طرف یا مہینے کے نام کی طرف مضاف کرو: ثَامِنْ شَهْرٍ رَمَضَانَ (ماہ رمضان کی آٹھویں تاریخ) یا ثَامِنْ رَمَضَانَ۔

۲۔ یا تو اس پر اَل لگا کر لفظ یوم یا تاریخ کی صفت بناؤ: اليوم/ التاريخ الثامن من شهر رمضان یا من رَمَضَانَ۔

سال کے لیے لفظ سَنَہ کے ساتھ یا اس کے بغیر رقم لکھو: أَوَّلُ يَنَائِرِ سَنَہ ۱۹۴۴ (سَنَہ اَلْفٍ وَتِسْعِمِائَةِ وَأَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ)۔

جب کہنا ہو ”فلاں تاریخ کو“ تو ابتدا میں فِی لگا دو یا عدد و صفی کو حالت نصبی میں پڑھو: بَدَأَتِ الْحَرْبُ الْكُبْرَى الْأُولَى فِي الْيَوْمِ/ التاريخ الرابع من أَعْسُطُسْ یا رابعِ أَعْسُطُسْ سَنَہ ۱۹۱۴۔ (پہلی جنگ عظیم ۴/ اگست ۱۹۱۴ء کو شروع ہوئی) والثانیۃ فِی أواخرِ شَہْرِ سبتمبر ۱۹۳۹۔

تاریخ کے ساتھ دن اور وقت کا نام بھی لے سکتے ہیں، اس طرح: وَلِدَ رَشِيدٌ بَعْدَ الْعَصْرِ قُبَيْلَ الْمَغْرَبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنْ شَہْرِ يَنَائِرِ سَنَہ ۱۹۱۶۔ (رشید عصر کے بعد مغرب سے ذرا پہلے جمعہ کے دن ۱۵ جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوا)۔

تُوفِّي سَعِيدٌ صَبَاحَ الْعِشْرِينَ مِنْ شَہْرِ مَارِس سَنَہ ۱۹۲۵۔ (سعید نے ۲۰/ مارچ ۱۹۲۵ء کی صبح کو وفات پائی)۔

تنبیہ ۶: وفات یافتہ کو اَلْمُتَوَفَّى کہا جاتا ہے، اَلْمُتَوَفَّى غلط ہے۔

۳۔ متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا ایک جداگانہ نچ تھا۔ مثلاً:

۱۔ وَلِدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللہ عَنْہُ لْخَمْسِ خَلَوْنَ مِنْ شَہْرِ شَعْبَانَ سَنَہ اربع۔ اس کے لفظی معنی ہوں گے: ”پیدا ہوئے حسین بن علی رضی اللہ عنہ جب کہ پانچ

(راتیں) گزر چکیں ۴ھ کے ماہ شعبان سے۔“ مطلب یہ ہے کہ پانچویں تاریخ کو پیدا ہوئے۔

یہاں خَمْس سے مراد خَمْسُ لَیَالٍ ہے۔ اسی لیے مؤنث کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ خَلَوْنَ ماضی جمع مؤنث ہے خلا سے۔ کبھی واحد مؤنث کا صیغہ خَلَتْ بولتے ہیں کیوں کہ لَیَالٍ جمع مؤنث غیر عاقل ہے۔

۲۔ قُتِلَ عَثْمَانُ ﷺ یَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِي عَشْرَةِ خَلَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ. (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے بہ روز جمعہ ماہ ذوالحجہ ۳۵ھ کی اٹھارہ راتیں گزرنے کے بعد) (یعنی اٹھارویں تاریخ کو)۔

۳۔ مَاتَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ ﷺ یَوْمَ الثَّلَاثَةِ لِثَمَانٍ بَقِيْنَ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَى سَنَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةِ. (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی بہ روز سہ شنبہ جب کہ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ سے آٹھ راتیں باقی رہی تھیں) (یعنی ۲۲ یا ۲۱ تاریخ کو)۔

اس مثال میں باقی رہی ہوئی راتوں سے تاریخ کی تعیین کی گئی ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۴

اِتَّكَلَّ (۷۔ دراصل اَوْتَكَلَ) بھروسہ کرنا	سَلَّكَ (ن) پر ونا، کوئی مسلک اختیار کر لینا
اَذَى (۲) ادا کرنا	طَعَنَ (ف) نیزہ مارنا
اِنْقَضَى (۶۔ ی) ختم ہو جانا	ظَهَرَ (ن) ظاہر ہونا، غلبہ پانا
اِنْهَدَمَ (۶) ڈھایا جانا، گر جانا	عَزَمَ (ض) پختہ ارادہ کرنا
هَاجَرَ (۳) وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جا رہنا	عَامُ الْفَيْلِ ہاتھی والا سال۔ یعنی وہ سال جب کہ یمن کے ایک کافر بادشاہ نے خانہ کعبہ =

دَبِيعٌ موسم بہار	= ڈھانے کے لیے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ ماہ پر چڑھائی کی تھی۔
اِنْسَةُ پاکیزہ دل والی، جدید محاورے میں وہ لڑکی جو بیابانی نہ گئی ہو۔ جیسے انگریزی میں ”مس“	عَامِرٌ آباد
اِنْشِرَاحٌ (۶، مصدر ہے) دل کا کھل جانا، خوش ہونا	عَقْدٌ گرہ لگانا، نکاح
أُهْبَةُ تیاری سفر کی	عُلْيَا (مؤنث ہے اُغْلٰی کا) بہت بلند
بَهْجَةٌ رونق، خوش نمائی	غُرَّةُ الشَّہْرِ مہینے کا پہلا دن
تَشْرِيفٌ (مصدر ہے شَرَفٌ کا) عزت افزائی کرنا	غُرَّةٌ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، ہر چیز کا ابتدائی حصہ
جُنَيْنَةٌ چھوٹا سا باغ	فَارُوقٌ بڑا فرق کرنے والا حق و باطل میں
حَفْلَةٌ (جمع حَفَلَاتٌ) مجلس، جلسہ	قَرِيرُ الْعَيْنِ ٹھنڈی آنکھ والا، جس کی آرزوئیں پوری ہو چکی ہوں۔
خَوَاجَا یا خَوَاجَاةٌ معزز آدمی	كَرِيمَةٌ عزت والی، محاورے میں ”صاحبزادی“ کی جگہ بولا جاتا ہے۔
رَاقِيَةٌ ترقی یافتہ	الْمَجْرُ ملک ہنگری
زَوَاجٌ یا قِرَانٌ شادی	مُجُوسِيٌّ آتش پرست
سِيَاسَةٌ عدل و حکمت کے ساتھ ملکی انتظام	مُحَادِبٌ جنگ کرنے والا
سَلَخٌ یا مُنْسَلَخٌ مہینے کا آخری دن	مُورَخٌ تاریخ لکھا ہوا
سَلَخٌ چھلکا، کھال، کچھلی	

مشق نمبر ۷۴

ذیل میں تاریخ بتلانے کی مثالیں خاص توجہ سے دیکھو:

۱. وَلِدَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَسُولَ اللَّهِ (ﷺ) بِمَكَّةَ عَامَ الْفِيلِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ رَجَبِ الْأَوَّلِ الْمَطَابِقِ التَّاسِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ أَغْطُسَ سَنَةِ ۵۷۰ م (سَبْعِينَ وَخَمْسَ مِائَةٍ) وَأَصْطَفَاهُ اللَّهُ لِلنُّبُوَّةِ وَتَبْلِيغِ رِسَالَتِهِ إِلَى النَّاسِ لَمَّا بَلَغَ (ﷺ) أَرْبَعِينَ، فَدَعَا قَوْمَهُ إِلَى دِينِ اللَّهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، لَكِنْ مَا آمَنَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ، بَلَّ الذَّوْدُ وَأَرَادُوا قَتْلَهُ فَهَاجَرَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى الْمَدِينَةِ وَوَصَلَ إِلَيْهَا لِسِتِّ عَشْرَةَ حَلَّتْ مِنْ شَهْرِ يُولْيُو سَنَةِ ۶۲۱ م (إِحْدَى وَعَشْرِينَ وَسِتِّمِائَةٍ) وَمِنْ هُنَا بَدَأَتِ السَّنَةُ الْهَجْرِيَّةُ، فَنَصَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْمَدِينَةِ، فَاسْتَأْصَلَ شَجَرَةَ الْكُفْرِ وَالضَّلَالِ بِأُصُولِهَا مِنْ جَمِيعِ الْعَرَبِ، وَسَلَكَهُمْ فِي دِينٍ وَاحِدٍ دِينَ الْإِسْلَامِ وَجَعَلَ كَلِمَةَ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فِي مُدَّةِ عَشْرِ سِنِينَ، ثُمَّ تُوْفِّي قَرِيرَةَ الْعَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ رَجَبِ الْأَوَّلِ سَنَةِ ۱۱ هـ (إِحْدَى عَشْرَةَ مِنَ الْهَجْرَةِ) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ.

۲. أَعْدَدْتُ أَهْبَةَ السَّفَرِ لِلْحِجَازِ فِي غُرَّةِ شَهْرِ ذِي الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ سَنَةِ ۱۳۶۱ هـ (إِحْدَى وَسِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةً وَأَلْفَ مِنَ الْهَجْرَةِ) وَوَصَلْتُ إِلَى مَكَّةَ الْمَعْظَمَةِ فِي مُنْسَلَخِ ذَلِكَ الشَّهْرِ وَأَدَيْتُ الْحَجَّ تَاسِعَ ذِي الْحِجَّةِ الْحَرَامِ وَمَكَّثْتُ هُنَاكَ قَلِيلًا ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَزِيَارَةِ الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ وَقَبْرِهِ (ﷺ) أَوَّلَ الْمَحْرَمِ الْحَرَامِ سَنَةِ ۱۳۶۲ هـ (سَنَةِ اِثْنَيْنِ وَسِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ بَعْدَ الْأَلْفِ).

۳. وصلنا كتابكم العزيز المؤرخ بيوم الإثنين الثالث عشر من المحرم الحرام سنة ۱۳۶۳هـ الموافق ۱۰ / يناير سنة ۱۹۴۴م وهو جواب لرسالتنا إليكم المؤرخة بيوم الثلاثاء سلخ ذي الحجة الحرام سنة ۱۳۶۲هـ.

۴. عمرو بن العاص المتوفى سنة ۳ / ۴ للهجرة هو الذي فتح مصر في السنة العشرين في خلافة عمر الفاروق رضي الله عنه.

۵. ولد الحسن بن علي رضي الله عنه في النصف من رمضان سنة ثلاث من الهجرة، وهو أصح ما قيل في ولادته.

۶. الخليفة الثاني عمر بن الخطاب رضي الله عنه هو أول خليفة دعي بأمر المؤمنين، ظهر الإسلام يوم إسلامه ولذلك لقب بالفاروق، كان عالماً فقيهاً تقياً لم يبلغ أحد في العدل والعقل وتدير الممالك وحسن السياسة إلى درجته، قال ابن مسعود رضي الله عنه: أحسب عمر قد ذهب بتسعة أعشار العلم، ملأ العالم بالأمن والعدل، طعنه أبو لؤلؤة المجوسي بالمدينة يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين ومات أول المحرم سنة ۲۴ ودفن بجانب قبر النبي صلى الله عليه وسلم.

۷. توفي أبي عليه السلام بمكة المكرمة في التاريخ الثاني عشر من ذي الحجة الحرام بعد الحج سنة ۱۳۰۸هـ (سنة ثمان وثلاثين بعد الألف) حين كنت أنا ابن عشر سنين تقريباً.

۸. ابني الأكبر محمد ولد صباح الجمعة التاسع رمضان المطابق رابع عشر أغسطس ۱۹۱۳م.

۹. یَتَدَىٰ فَصْلُ الرَّبِيعِ مِنْ أَحَدِ وَعَشْرِينَ إِذَار (مارس) وَالصَّيْفُ مِنْ ۲۱ / حَزِירَانَ (يُونِيُو) وَالْخَرِيفُ مِنْ ۲۱ / أَيْلُول (سبتمبر) وَالشِّتَاءُ مِنْ ۲۱ / كَانُونِ الْأَوَّلِ (دسمبر).

۱۰. أَخْبَرْتَنَا الْجَرَائِدُ مِنْ لَنْدَنْ أَنَّ فِي الْحَرْبِ الْعَالَمِيَّةِ مُنْذُ سَبْتَمْبَرِ ۱۹۳۹م إِلَى سَبْتَمْبَرِ ۱۹۴۴ قَدْ انْهَدَمَتِ الْبُيُوتُ بِالْقَنَابِلِ فَوْقَ أَرْبَعَةِ مَلْيُونِ (۴۰,۰۰,۰۰۰) فِي إِنْكَلْتَرَا وَحَدَهَا، أَمَا فِي رُوسِيَا وَبِلْجِيْكََا وَفِرَانْسَا وَإِيطَالِيَا وَبُولَنْدَا وَيُونَانَ وَالْمَجَرِ وَالْمَانِيَا وَمَا عَدَاهَا مِنْ مَمَالِكِ أَوْرُوبَا الرَّاقِيَّةِ فَلَا عَدَدَ وَلَا حَدَّ. وَقَسُ عَلَىٰ هَذَا أَيُّهَا التِّلْمِيْذُ النَّبِيْهُ هَلَاكِ مِثَالِ أَلْفِ نَفُوسِ الْمُحَارِبِيْنَ وَغَيْرِ الْمُحَارِبِيْنَ، فَتَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ.

۱۱. صُوْرَةُ دَعْوَةِ لِعَقْدِ الزَّوْاجِ:

الحمد لله على نعمه، وبعْدَ الْإِتْكَالِ عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ عَزَمْنَا عَلَىٰ عَقْدِ زَوَاجٍ وَلَدْنَا رَشِيْدٍ مَعَ الْأَنْسَةِ جَمِيْلَةٍ كَرِيْمَةِ الْخَوَاجَا عَبْدَ اللَّهِ الدَّهْلَوِي فِي جُنَيْنَةِ الْحَفَلَاتِ بِشَارِعِ مُحَمَّدٍ عَلِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْوَاقِعِ فِي الرَّابِعِ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةِ ۱۳۶۳هـ بَعْدَ الْعَصْرِ فَنَرْجُو تَشْرِيفَكُمْ لَنَا وَلِلْإِحْتِفَالِ بِوُجُودِكُمْ. لَا زِلْتُمْ مَظْهَرَ الشُّرُورِ وَبَهْجَةَ الْأَفْرَاحِ.

الدَّاعِي مُخْلِصُكُمْ

فُلَان

مشق نمبر ۷۵

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ میں نے آپ کو ایک خط بتاریخ ۲۰ / محرم الحرام ۱۳۶۳ھ لکھا ہے اُمید ہے کہ آپ کو مل

گیا ہوگا۔

۲۔ آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ یک شنبہ ۳ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۴۴ء ہمیں موصول ہوا۔

۳۔ تفسیر تبصیر الرحمن کے مصنف حضرت مخدوم علی فقیہ مہائے ہیں، جن کی وفات بتاریخ ۸ جمادی الاخریٰ ۸۳۵ھ ہوئی ہے۔

۴۔ میرا بڑا بھائی بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۴۰ء ہندوستانی فوج میں داخل ہوا اور وہ افریقہ کی جنگ میں بھیجا گیا۔ پھر جب انگریزوں نے افریقہ فتح کر لیا تو وہاں سے بنجر و عافیت ۱۵ جون ۱۹۴۳ء کو واپس آ گیا، پس اللہ کا شکر ہے۔

۵۔ میں ان شاء اللہ پہلی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

شادی کا دعوت نامہ

۶۔ بفضلہ تعالیٰ ہم آپ کو خوش خبری دیتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے بھائی جلیل کی شادی سید بدران المدنی کی صاحب زادی آنسہ زہرا کے ساتھ قرار پائی ہے۔ محفل نکاح بتاریخ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۶۵ ہجری، بیگ محمد باغ واقع محمد علی روڈ میں منعقد ہوگی۔ امید ہے کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہماری مسرت کو مکمل کر دیں گے۔

والسلام

آپ کا مخلص
خلیل

أَجِبِ الْأَسْئَلَةَ الْأَتِيَّةَ بِالْعَرَبِيَّةِ.

۱. متی وُلِدَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمتی تُوَفِّي؟

۲. متی تُوَفِّي أمير المؤمنين عمر ؓ وَمَنْ جَرَحَهُ وَأَيْنَ دُفِنَ؟

۳. هل تعلم تاريخ وفاة سيدنا أبي بكر الصديق [ؓ]؟
۴. من أي تاريخ بدأت السنة الهجرية؟
۵. يبين أسماء الشهور الشمسية عند أهل الشام وأهل مصر؟
۶. متى يبتدئ الربيع في مصر؟
۷. هل تعلم كم من البيوت انهدمت في إنكلترا في الحرب العالمية الماضية؟

مکتوب من أب إلى ابن له يؤرخه
على نقصان درجات السلوك ^۱

ولدي العزيز!

سلام عليك ورحمة الله وبركاته.

قد جاءني من قبل ^۲ رئيس المدرسة شهادة ^۳ ثلاثة الأشهر الماضية، مستملة على ما تستحقه من الدرجات في تلك المدة. فرأيت أن درجات شغلك جيدة مرضية، ولكن درجات سلوكك قليلة رديئة؛ لأنها ثلاث من عشر فقط. ومن البديهي ^۴ أن هذا أمر هيات ^۵ أن يقع عندي موقع الاستحسان؛ فإن العلوم التي تتلقاها وإن كانت ضرورية، ليست بشيء في جانب (مقابل) التهذيب وإنني بعد الاختبار ^۶ الطويل والتجربة المديدة وقفت على أن لا فائدة في التعليم ما لم يقرن ^۷ بالتهذيب؛ لأن

۱۔ درجہ سے مراد یہاں نمبر اور مارک ہے۔ ۲۔ سلوک: چلنا، چال چلن۔ ۳۔ طرف سے۔

۴۔ گواہی، رپورٹ۔ ۵۔ بديهي: ظاہر، کلي بات۔ ۶۔ بعيد ہے، ناممکن ہے۔

۷۔ آزمائش۔ ۸۔ اقترن: قرین اور متصل ہونا۔ ۹۔ شائستگی، درست کرنا۔

الإنسان لا يُعَدُّ إنساناً، فَضْلاً^۱ عَنْ أَنْ يُعَدَّ مُسْلِماً إِلَّا إِذَا حُسِنَتْ أَخْلَاقُهُ
وَكَمُلَتْ صِفَاتُهُ، وَيَا لِلْأَسَفِ! إِنَّ تَهْذِيبَ الْأَخْلَاقِ فِي عَصْرِنَا هَذَا قَدْ
أَصْبَحَ مَسْكُوتاً^۲ عَنْهُ فِي أَكْثَرِ الْمَدَارِسِ. وَلِذَا^۳ يَا بُنَيَّ! لَمْ أُرْسِلْكَ إِلَّا إِلَى
الْمَدْرَسَةِ الَّتِي طَارَ صَبِيْتُهَا^۴ فِي حُسْنِ التَّعْلِيمِ وَالْإِعْتِنَاءِ^۵ بِالْأَدَابِ
وَالْتَهْذِيبِ، لِتُصْلِحَ نَفْسَكَ وَتَهْذِبَ أَخْلَاقَكَ، فَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ تُرَضِّيَنِي
وَتُزِيلَ أَثَارَ سُخْطِي فَاجْتَهِدْ حَتَّى تَنَالَ دَائِماً أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي السَّلُوكِ؛ فَإِنْ
هَذَا يُهَمِّنِي^۶ أَكْثَرَ مِنَ الْعُلُومِ.

والسلام

والدك عُيِّدَ اللَّهُ

۱۔ اس سے بڑھ کر یعنی چہ جائے کہ۔ ۲۔ نہایت افسوس ہے۔

۳۔ سکتے۔ خاموش ہونا، اس سے خاموشی اور بے پروائی اختیار کی گئی ہے۔

۴۔ اسی لیے۔ ۵۔ آوازہ۔ ۶۔ توجہ دینا۔ ۷۔ اہم سمجھنا۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونَ

گھڑی کا وقت بتانے کا طریقہ

۱۔ جب سوال کرنا ہو ”کتنے بجے ہیں؟“ تو کہا جائے گا: کَمِ السَّاعَةِ؟ (السَّاعَةُ کَمْ؟ بھی بولتے ہیں) جواب میں السَّاعَةُ کو مبتدا اور عدد کو خبر بنائیں گے۔ جیسا کہ ذیل میں لکھا جاتا ہے:

أَخْبِرْنِي مِنْ فَضْلِكَ كَمِ السَّاعَةِ الْآنَ؟

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُ دَقَائِقَ (ایک بج کر دس منٹ)		السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ تَمَامًا (نھیک ایک بجا ہے)	
السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَنِصْفُ (ذیڑھ بجا ہے)		السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَرُبُعُ (سو ابجا ہے)	
السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَتُلُثُ يَا السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَعِشْرَيْنَ دَقِيقَةً (ایک اور تہائی یا ایک بج کر تیس منٹ)		السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَتَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ يَا السَّاعَةُ اثْنَانِ إِلَّا رُبْعًا (ایک اور پون لہجی پونے دو یا پانچ کم دو)	

تنبیہ: سَاعَةُ گھڑی (وقت بتانے کا آلہ) کو بھی کہتے ہیں اور گھنٹہ (= ۶۰ منٹ) کو بھی۔ عام طور پر تھوڑے سے وقت کو بھی سَاعَة کہتے ہیں: تَوَقَّفْ سَاعَةً (تھوڑی دیر ٹھہر جا)۔ قرآن مجید میں قیامت کے لیے بھی یہ لفظ آیا ہے: ﴿اِقْرَبِ السَّاعَةَ﴾۔ منٹ کو دَقِيقَة (جَدَقَائِقُ) اور سیکنڈ کو ثَانِيَة (جَدَثَوَانِ يَا الثَّوَانِي) کہا جاتا ہے۔ گھڑی کی سوئی کو عَقْرَبُ السَّاعَةِ یا اِبْرَةُ السَّاعَةِ کہتے ہیں۔

۲۔ جب کہنا ہو کہ تو مدرسہ (یا کسی جگہ) کتنے بجے گیا تھا یا جاتا ہے یا جائے گا، تو جواب مختلف طور سے دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کہا جائے: مَتَى ذَهَبْتُ يَا تَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ؟ تو جواب ہوگا: ذَهَبْتُ يَا أَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ سَاعَةً عَشْرًا وَنِصْفًا يَا السَّاعَةَ الْعَاشِرَةَ وَالنِّصْفَ يَا فِي السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ وَالنِّصْفِ۔ (میں ساڑھے دس بجے مدرسہ گیا تھا یا جاتا ہوں یا جاؤں گا)۔

دن اور رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ

۳۔ دن، رات یا مختلف اوقات بتانا ہو تو ان کے نام پر نصب پڑھا جاتا ہے: صُمْتُ نَهَارًا (میں نے دن میں روزہ رکھا) أَفْطَرْتُ لَيْلًا (میں نے رات میں افطار کیا) اسی طرح جِئْتُ صَبَاحًا، مَسَاءً، ضُحًى، ظَهْرًا، عِشَاءً وغیرہ۔ لَیْلٌ، نَهَارٌ، صَبَاحٌ اور مَسَاءٌ پر فی لگا کر بھی بولا جاتا ہے: فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔ ظَهْرٌ، عَصْرٌ، عِشَاءٌ اور ضُحًى پر لفظ وَقْتُتَ یا عِنْدَ اکثر لگایا جاتا ہے: جَاءَنِي أَخُوكَ وَقْتُتَ الظُّهْرِ یا عِنْدَ الظُّهْرِ۔

گذشتہ کل کو اُمْسِ (کبھی بِالْأُمْسِ) اور پرسوں کو اَوَّلَ اُمْسِ یا قَبْلَ اُمْسِ کہتے ہیں۔ آنے والے کل کو غَدًا اور پرسوں کو بَعْدَ غَدِ کہا جاتا ہے: اَتَيْتُكَ اُمْسِ وَاَوَّلَ

أَمْسِ وَسَاتَيْلِكَ غَدًا وَبَعْدَ غَدٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

تنبیہ ۲: لفظ اُمس کسرہ پر مبنی ہے ہمیشہ ایک زیر سے پڑھا جائے گا۔

۳۔ بعض اوقات یوم اور لیلۃ پر لفظ ذَات بڑھا دیا جاتا ہے: لَقِیْتُ ذَاتَ یَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَیْلَةٍ أَبَاكَ فِی الْمَسْجِدِ. (ایک روز یا ایک رات میں تیرے باپ سے مسجد میں ملا)، ذَات صَبَاحٍ اور ذَات مَسَاءٍ بھی مستعمل ہے۔

تنبیہ ۳: اوقات کے نام کو ظرف زمان کہتے ہیں۔ جب یہ منصوب پڑھے جائیں تو ترکیب میں انھیں مفعول فیہ کہا جاتا ہے، اس کا کچھ بیان سبق (۴۳) میں تم پڑھ چکے ہو۔ تفصیل سبق (۶۲) میں آئے گی۔

عمر بتانے کا طریق

۵۔ جب دریافت کرنا ہو ”تیری عمر کیا ہے؟“ تو کہا جائے گا: کَمْ سَنَةٍ عُمُرُكَ؟ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) یا إِبْنُ کَمْ سَنَةٍ أَنْتَ؟ (تو کتنے سال کا بیٹا ہے؟) جواب ہوگا: عُمُرِي خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً یَا أَبَا ابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً. کبھی لفظ سنۃ حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں: هُوَ ابْنُ عَشْرَین (وہ بیس سال کا ہے) ہی بنْتُ خَمْسَینَ (وہ عورت پچاس سال کی ہے)۔

سلسلۃ الفاظ نمبر ۴۵

أَجْمَلَ (۱) اچھا کام کرنا	حِفْظُ (س۔ مصدر) حفاظت، نگہبانی
الْأَشَدُّ قُوَّةً، سَنِ بُلُوغٍ یعنی اٹھارہ اور تیس رَوَاحُ شام	سال کے درمیان

أَفَاضَ (۱-ی) بہانا، جاری رکھنا	سَوَّى (۲-ی) برابر کرنا، درست کرنا، بنانا، کرنا، (آج کل یہ لفظ مؤخر الذکر دو معنوں میں زیادہ مستعمل ہے)
تَعَشَّى (۳-ی) رات کا کھانا کھانا	صَغَرَ چھٹین، بچپن
تَغَدَّى (۴-و) صبح کا کھانا کھانا	عَاشَ (ض، ی) زندہ رہنا
تَمَدَّى (تَمَدَّدَ کو بھی تَمَدَّى بنا لیتے ہیں) غُدُو صبح	
دراز ہونا، لیٹ جانا	
تَمَشَّى (۴-ی) ٹہلنا، چلنا	كَلَّا ہرگز نہیں، خبردار
جَمَعًا اکٹھا	كَوَّنَ (۲) وجود میں لانا، بنانا
حَقَّقَ (۲) ثابت کرنا، تحقیق کرنا، کہنے کے مطابق کر دیکھنا	مَحَطَّةُ الطَّيَّارَاتِ ہوائی جہازوں کا اڈا
مَطَارٌ ہوائی جہازوں کا اڈا	

مشق نمبر ۷۶

۱. هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةٌ يَا سَعِيدُ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدِي عِنْدِي سَاعَةٌ.
۲. الْآنَ كَمْ السَّاعَةُ؟	السَّاعَةُ عِنْدِي خَمْسٌ وَعَشْرُ دَقَائِقَ.
۳. فِي أَيِّ سَاعَةٍ خَرَجْتَ مِنْ الْبَيْتِ؟	خَرَجْتُ السَّاعَةَ الْخَامِسَةَ إِلَّا رُبْعًا.
۴. كَيْفَ تَعْرِفُ السَّاعَةَ وَالْدَّقِيقَةَ؟	أَعْرِفُ السَّاعَةَ بِالْعُقْرِبِ الصَّغِيرَةِ وَالْدَّقِيقَةَ بِالْكَبِيرَةِ.

۵. طَیِّب! وهل في ساعتك إبرة نَعَمْ، يا سَيِّدِي! فيها إبرة الثواني. الثواني؟	
۶. هَلْ تَعْلَمُ كَمْ ثَانِيَةً تُسَاوِيْ ستون ثانية تساوي دقيقة. دقيقة؟	
۷. وَكَمْ دَقِيقَةً تُسَوِيْ سَاعَةً؟ ستون دقيقة تُسَوِيْ ساعة.	
۸. كم من السَّاعَاتِ تُكَوِّنُ اللَّيْلَ والنَّهَارَ؟ أربع وعشرون ساعة تُكَوِّنُ اللَّيْلَ والنَّهَارَ.	
۹. هَلْ يَسْتَوِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ دَائِمًا؟ كَلَّا! ليس كذلك بل يَكُونُ النَّهَارُ أطولَ في الصَّيفِ واللَّيْلُ أطولَ في الشِّتَاءِ.	
۱۰. أَحْسَنْتَ! شَفْ ^۱ كم الساعة الآن يا بُنَيَّ؟ ^۲ يا سَيِّدِي! الآن الساعة خمس وعشرون دقيقة.	
۱۱. أَحْسَنْتَ! وهل تَتَذَكَّرُ كَمْ سَنَةً عمرك؟ نعم! عمري اليوم أربع عشرة سنة وستة أشهر وبضعة أيام.	
۱۲. هل بلغ أخوك الكبير أَشَدَّهُ؟ نعم! هو (ما شاء الله) في السنة العشرين اليوم.	
۱۳. وكم سنة عمر أختك الصَّغْرَى؟ يا سَيِّدِي! في الشهر الآتي هي تبلغ التسع من السنين.	
۱۴. وهل بلغتْ كَرِيمَةً عَمَّكَ حَسَنٌ باشا عشرَ سَنَوَاتٍ؟ أظن أنها لم تبلغْ عشرًا، بل هي في السنة التاسعة إلى الآن.	

۱۵. أَحْسَنْتَ وَأَجْمَلْتَ! بَارَكَ اللَّهُ وَأَنْتَ يَا أَسْتَاذِي الشَّفِيقُ! أَدَامَ اللَّهُ فَيْكَ.	وَأَنْتَ يَا أَسْتَاذِي الشَّفِيقُ! أَدَامَ اللَّهُ فَيْكَ.
۱۶. يَا سَعِيدًا! إِنِّي سُرِرْتُ بِفَهْمِكَ فِي صِغَرِكَ، وَأَرْجُو أَنَّكَ إِذَا بَلَغْتَ أَشَدَّكَ سَتَكُونُ شَابًا نَافِعًا لِلْقَوْمِ.	امین! حَقَّقَ اللَّهُ رَجَاءَكَ وَجَعَلَنِي خَادِمًا لِلْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ.

مشق نمبر ۷۷

۱. رَكِبْنَا طَائِرَةً مِنْ مَطَارٍ بِمَبَائِي **صباحا** بعد^۱ ما صَلَّيْنَا الْفَجْرَ وَأَكَلْنَا الْفُطُورَ وَشَرَبْنَا الشَّاي، وَطَارَتِ الطَّيَارَةُ **ساعة سبع وعشر دقائق** وما بَرَحْتُ تَطِيرُ حَتَّى بَلَغْتَ مَحْطَةَ الطَّيَارَاتِ فِي دَهْلِي **ساعة اثنتي عشرة تماما**، فَزَلْنَا مِنَ الطَّيَارَةِ وَأَذَيْنَا الْأُمُورَ الْإِلَازِمَةَ فِي **ساعة واحدة وربع**، ثُمَّ تَغَدَيْنَا وَتَمَدَّيْنَا قَلِيلًا لِلِاسْتِرَاحَةِ، ثُمَّ صَلَّيْنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمْعًا ثُمَّ رَجَعْنَا مِنْ دَهْلِي فِي نَفْسِ تِلْكَ الطَّيَارَةِ (أَي طيارے میں) **ساعة ثلاث ونصف**، فَوَصَلْنَا إِلَى مَنْزِلِنَا **ساعة ثمان ونصف**، فَصَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمْعًا وَأَكَلْنَا الْعِشَاءَ (وَتَعَشَّيْنَا) وَتَمَشَّيْنَا قَلِيلًا ثُمَّ عُذْنَا إِلَى حَجَرَةِ النَّوْمِ، فَسُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا الْبَحْرَ وَالْبَرِّقَ وَالرَّيَّاحَ وَيُقَبِّضُ عَلَيْنَا مِنْ نِعَمَائِهِ دَائِمًا **بالغدو والرواح**.

۲. يَكُونُ طُلُوعُ الشَّمْسِ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ سَبْتَمْبَرِ **الساعة**

۱۔ بعد اس کے کہ ہم نے فجر کی نماز پڑھ لی یعنی فجر کی نماز پڑھنے اور ناشتہ کھانے اور چائے پینے کے بعد۔ اس جملے میں ما مصدریہ ہے، جس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۵۰-۵۱)

۵ و ۵۰ دقیقہ (الساعة الخامسة وخمسين دقيقة) والغروب الساعة ۶ و ۵۶ دقيقة.

۳. طلعت الشمس اليوم ساعة ست ونصف، وغربت ساعة سبع واثنين وأربعين دقيقة.

۴. كان عِنْدِي شابٌ لَمْ يَبْلُغْ مِنَ الْعُمَرِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِ عَشْرَةِ سَنَةً.

۵. عُمُرُ أَخِي الْأَكْبَرِ خَمْسُ وَعِشْرُونَ سَنَةً وَأَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا وَيَبْلُغُ فِي أَوَاسِطِ رَمَضَانَ الْآتِي سِتًّا وَعِشْرِينَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۶. هذا الغلام ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وتلك أخته الكبيرة بنتُ خمس وعشرين.

۷. ماتت جدُّته (رحمته) في أواخر السَّنة الماضية، ولها من العمر مائة سنةٍ ونيف.

۸. عاش جَدِّي قَرْنًا كامِلًا وتُوفِّيَ (رحمته) في السنة الماضية في رَجَبٍ وَلَهُ مِنَ الْعُمَرِ مِائَةٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً.

۹. قدم القائد الأعظم محمد علي جناح إلى دهلي أَوَّلَ أَمْسٍ لِيَشْتَمِلَ الْمَجْلِسَ الشُّورَى فاستقبله المسلمون استقبالًا عَظِيمًا.

۱۰. سنُسافِرُ مِنْ بَمْبَائِي غَدًا أَوْ بَعْدَ غَدٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

مشق نمبر ۷۸

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ آؤ حمید! کہاں جا رہے ہو؟	مدرسہ جاتا ہوں۔
۲۔ کیا تمہارے پاس گھڑی ہے؟	جی ہاں! میرے پاس گھڑی ہے۔

۳۔ اس وقت کے بچے ہیں؟	میری گھڑی میں اس وقت سوا دس بجے ہیں۔
۴۔ مدرسہ کتنے بچے کھلتا ہے؟	بھائی! مدرسہ ساڑھے دس بجے کھلتا ہے۔
۵۔ اور کب بند ہوتا ہے؟	مدرسہ بارہ بجکر چالیس منٹ پر بند ہوتا ہے۔
۶۔ تم گھر سے کتنے بچے نکلے تھے؟	میں تو پونے دس بجے نکلا تھا۔
۷۔ تم جانتے ہو ایک گھنٹہ کتنے منٹ کا ہوتا ہے؟	جی ہاں! ایک گھنٹہ ساٹھ منٹ کا ہوتا ہے۔
۸۔ گھڑی میں گھنٹہ اور منٹ کس طرح پہچانتے ہو؟	بڑی سوئی سے منٹ سمجھ لیتا ہوں اور چھوٹی سے گھنٹہ۔
۹۔ شام کا کھانا کب کھاتے ہو؟	ہم شام کا کھانا مغرب بعد آٹھ بجے کھاتے ہیں۔
۱۰۔ اور سوتے کب ہو؟	میں عشا کے بعد ساڑھے نو بجے سوتا ہوں۔
۱۱۔ تمہارے والد پرسوں کہاں گئے اور کب واپس آئیں گے؟	وہ حیدر آباد گئے ہیں اور کل یارپرسوں واپس آجائیں گے ان شاء اللہ۔
۱۲۔ تمہیں معلوم ہے تمہاری عمر کیا ہے؟	جی ہاں! میں جانتا ہوں میری عمر دس سال اور تین مہینے کی ہے۔
۱۳۔ اور تمہارا چھوٹا بھائی کس سال کا ہے؟	وہ ابھی آٹھ سال اور چھ ماہ کا ہے۔
۱۴۔ شاباش! تم بہت سمجھ دار لڑکے معلوم ہوتے ہو۔	اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے! اب میں اجازت چاہتا ہوں۔
۱۵۔ اچھا! امانِ خدا میں۔	آپ بھی اسی کی حفاظت میں۔

مکتوبٌ مِنْ ابْنِ إِلَى أَبِيهِ فِي الْإِسْتِغْذَارِ^۱

وَالِدِي السَّيِّدَ الْمُحْتَرَمَ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

وَبَعْدَ أَدَاءِ مَا فَرَضَ عَلَيَّ مِنَ الْخُضُوعِ^۲ وَالْاحْتِرَامِ، أُعْرِضُ يَا مَوْلَايَ أَنََّّهُ قَدْ أَتَانِي كِتَابُكَ الْعَزِيزُ الْمُؤَرَّخُ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ الرَّابِعِ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمَعْظَمِ ۱۳۶۴ هـ عَلَى حِينِ غَفْلَةٍ، وَحَالَمًا^۳ فَضَضْتُهُ اسْتَرْوَحْتُ^۴ مِنْ طَبِئِهِ رِيحَ الْعِتَابِ فَشَرَعْتُ فِي قِرَاءَتِهِ بَيْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ، وَإِذَا بِوَمِیضٍ^۵ السُّخْطِ يُلَمِّعُ مِنْ خِلَالِ^۶ عِبَارَاتِهِ فَرَاعَنِي^۷ هَوْلُ ذَاكَ الْمَوْقِفِ الرَّهِيبِ وَسَالَتْ مَدَامِعِي^۸ نَدَمًا، لَا لِكُونِي أَهْمَلْتُ بَعْضَ الْوَاجِبَاتِ بَلْ لِأَنِّي أَسْخَطْتُ^۹ وَالِدِي الْخُنُونَ^{۱۰} فَلِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى نَفْسِي أَلُوْمُهَا لِمَا أَلْبَسْتَنِيهِ^{۱۱} لَدَيْكَ^{۱۲} مِنْ رِدَاءِ^{۱۳} الْخَجَلِ وَلَكِنْ أَمَلِي يَا سَيِّدِي مِنْكَ أَنَّكَ تَغْفِرُ لِي هَذِهِ الْهَفْوَةَ، لِمَا تَرَانِي مِنْ شِدَّةِ النَّدَامَةِ عَلَيْهِ. وَهَا أَنَا إِذَا طَالَبْتُ دُعَاءَكَ الصَّالِحَ، وَلِلَّهِ^{۱۴} عَلَيَّ عَهْدٌ أَنَّكَ لَا تَرَى مِنِّي بَعْدَهَا إِلَّا مَا يَسْرُكُ بِمَنْهٍ وَكَرَمِهِ.

وَلَذَلِكَ الْخَادِمُ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۱۔ عذرخواہی۔ ۲۔ انکساری۔ ۳۔ حالما: جوئی۔ ۴۔ استروخ: سوگھنا۔ ۵۔ طمئ: تہ۔

۶۔ إذا اس جگہ مفاجات کیلئے ہے یعنی ناگہاں۔ ۷۔ ومیض: شرارہ، چمک۔ ۸۔ بزائد ہے۔ ۹۔ درمیان، درز۔

۱۰۔ راع (یروغ) بیہوش میں ڈالنا۔ ۱۱۔ موقف: مقام، رھیب: خوفناک۔

۱۲۔ مدامع: جمع ہے مذمغ کی یعنی آنسو کے چشمے۔ ۱۳۔ أسخط: غصہ دلایا۔

۱۴۔ خنون: مہربان، بڑا محبت کرنے والا۔ ۱۵۔ ضمیر راجع ہے ماموصولہ کی طرف جو ”لما“ میں ہے۔

۱۶۔ لذی: نزدیک، لذیذ: تیرے پاس۔ ۱۷۔ رداء: چادر۔ ۱۸۔ ہا انا ذا: ”یہ میں ہوں“ محاورہ ہے۔

۱۹۔ اللہ کے لیے مجھ پر عہد ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کو درمیان میں ڈال کر میں عہد کرتا ہوں۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

الحروف

۱۔ حرف بظاہر اس قدر حقیر اور کمزور کلمہ ہے جو خود اپنے معنی بھی اس وقت تک نہیں بتلا سکتا جب تک کہ اسے اسم یا فعل کا سہارا نہ ملے۔ لیکن اسم و فعل سے ملاپ ہونے کے بعد اس میں اتنی طاقت آ جاتی ہے کہ بہتیرے افعال کے معنوں میں الٹ پلٹ کر دیتا ہے، پھر ضروری بھی اتنا ہے کہ اس کے بغیر اسم اور فعل بھی الگ الگ بیکار سے بکھرے ہوئے پڑے رہتے ہیں، اس لیے اس حقیر چیز کی جانب خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۲۔ وہ حروف جو معنی دار الفاظ ہیں **حروف المعانی** کہلاتے ہیں اور حروف الہجاء (ا، ب، ت، وغیرہ) جن سے الفاظ بنائے جاتے ہیں **حروف المبانی** (بنیادی حروف) کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں صرف حروف المعانی سے بحث ہوگی۔

۳۔ حروف المعانی سب مبنی ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد عربی میں اسی سے زیادہ نہیں ہے۔

۴۔ بعض حروف ایسے ہیں جو اسم اور فعل کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ انہیں **حروف عاملہ** کہتے ہیں، اور جو اسم و فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے انہیں **حروف غیر عاملہ** کہتے ہیں۔

۵۔ حروف عاملہ کے اقسام حسب ذیل ہیں:

الف: حروف الجر یا حروف الجارۃ (زیر دینے والے حروف):

یہ سترہ حروف ہیں جو اسم کو جردیتے ہیں۔ ذیل کے شعر میں جمع کر دیے گئے ہیں:

بَاوِ تَاوِ كَافٍ وَ لَامٍ وَ وَاوٍ وَ مُنْذُ وَ مُنْذُ وَ خَلَا

رُبَّ حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِي، عَنْ، عَلَى، حَتَّى، إِلَى

۱۔ ب (سے، میں، پر، سبب، ساتھ، قسم وغیرہ) کئی معنوں کے لیے آتا ہے: کَتَبْنَا بِالْقَلَمِ، طُبِعَ الْكِتَابُ بِمِصْرَ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، فَاٰخَذَهُمُ اللّٰهُ بِظُلْمِهِمْ، بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)۔

ب زائد بھی ہوتا ہے: ﴿الَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ﴾ ۵۰

تقدیر یعنی فعل لازم کو متعدی بنانے کے لیے بھی آتا ہے: ذہب حامد بکتابی (حامد میری کتاب لے گیا) ذہب کے معنی ہیں ”گیا“ اس کے بعد ب لگانے سے ”لے جانے“ کے معنی پیدا ہو گئے۔

۲۔ قسم کے لیے آتا ہے جو لفظ اللہ کے ساتھ مخصوص ہے: ﴿تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰتٰرُكُ اللّٰهُ عَلَيْنَا﴾

۳۔ **تشبیہ کے لیے:** العلمُ كالنور (علم روشنی کی مانند ہے)۔

۴۔ اِلٰی اَنْ (واسطے، طرف، وقت، کو، کا، کے، کی): لِلّٰہِ، ﴿وَجْہَتْ وَجْہِی
لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ﴾، قَوْمُوا الْقُدُوْمَ الْاُسْتَاذَ، قُلْتُ لِزَیْدٍ،
ہذا الكتاب لِخَالِدٍ، ضمیر پر لام مفتوح ہوتا ہے: لَہُ، لَکُمْ۔

۵۔ و قسم کے لیے: وَاللّٰهِ، وَرَبَّ الْكَعْبَةِ، ﴿وَالشَّمْسُ﴾، ﴿وَالْقَمَرُ﴾،

۱۰ تو اللہ نے ان کے ظلم کے سبب انہیں گرفتار کر لیا۔ ۱۱ کیا اللہ اپنے بندے کو بچانے والا نہیں ہے؟ (زمر: ۳۶)

کبھی واو رُب کے معنی میں آتا ہے یعنی ”بہترے“ یا ”بعض“، اس کو واو رُب کہتے ہیں:

وَبَلَدَةٍ لِّسَ بِهَا أَنْيْسٌ
إِلَّا الْيَعْفِيرُ وَإِلَّا الْعِيسُ
تنبیہ: واو عاطفہ (بمعنی اور) کثیر الاستعمال ہے مگر وہ غیر عاملہ ہے۔

۶۔ رُب (بعض، بہترے) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفہ آیا کرتا ہے: رُب رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيْتُهُ۔ (بہترے شریف آدمیوں سے میں نے ملاقات کی)۔
کبھی نکرہ غیر موصوفہ بھی آتا ہے: رُبْ إِشَارَةٌ أَبْلَغُ مِنَ الْعِبَارَةِ۔

۷، ۸۔ مُذْ اور مُنْذُ (سے) یہ دونوں لفظ عرصہ بتانے کے لیے آتے ہیں: مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَأْمُنُذُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)۔

۹۔ مِنْ (سے، میں سے، بعض، بسبب): سِرْتُ مِنْ بَمْبَائِي إِلَى كَلْكَتَةِ (میں نے بمبئی سے کلکتہ تک سیر کی) خُذْ مِنَ الصُّنْدُوقِ مَا شِئْتَ (تو جو چاہے صندوق میں سے لے لے) ﴿فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ﴾^۱ یعنی بعضکم کافر و بعضکم مؤمن۔ ﴿مِمَّا﴾ (= مِنْ مَا) خَطْبَاتِهِمْ أَغْرَقُوا^۲ (وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کر دیے گئے)

مِنْ زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اکثر نفی اور استفہام کے بعد زائد ہوتا ہے: مَا لَنَا مِنْ شَفِيعٍ^۳ هَلْ لَكُمْ مِنْ نَصِيرٍ؟

۱۰۔ فِي (میں، بارے میں، بسبب): الْكِتَابُ فِي الدَّرَجِ^۴ تَكَلَّمَ زَيْدٌ فِي

^۱ نوح: ۲۵۔

^۲ مِمَّا میں سے زائدہ ہے۔

^۳ لغت ابن: ۲۔

^۴ ۵۵ درج (جہ اذرا ج) میر کا خانہ۔

^۵ ہمارے لیے کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے۔

أَخِيهِ. (زید نے اپنے بھائی کے متعلق گفتگو کی) دَخَلَتْ امْرَأَةُ النَّارِ فِي هِرَّةٍ.
(ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں داخل ہوئی)۔

۱۱۔ عَنْ (سے، طرف سے): خَرَجْتُ عَنِ الْبَلَدِ، أُعْطِيَتْهُ الدَّرَاهِمَ عَنْ زَيْدٍ، رُوِيَ الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ۔

۱۲۔ عَلَيَّ (پر، باوجود): اجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ، ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ
لِّلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ﴾^۱ (بے شک تیرا رب لوگوں کے لیے صاحبِ مغفرت
ہے باوجود ان کے ظلم یعنی گناہ کے)۔

۱۳۔ إِلَى (تک، طرف): سافرتُ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى مَكَّةَ، تَوَجَّهْتُ إِلَى الْكَعْبَةِ.

۱۴۔ حَتَّى (تک، یہاں تک کہ، تاکہ): ﴿حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾^۲، قَدِمَ
الْحَاجُّ حَتَّى الْمُشَاةِ^۳ (حاجی لوگ آگئے یہاں تک کہ پیدل چلنے والے بھی)۔

تنبیہ ۲: دوسرے اور تیسرے معنوں میں زیادہ تر فعل پر داخل ہوتا ہے، اس وقت جارہ نہیں
ہوگا، بلکہ اس وقت فعل مضارع کو نصب دیتا ہے: قِفْ هَهُنَا حَتَّى أُصَلِّيَ (یہاں ٹھہر
تاکہ یا یہاں تک کہ میں نماز پڑھ لوں)۔

۱۵، ۱۶، ۱۷۔ حَاشَا، خَلَا، عَدَا (ان تینوں کے معنی ہیں ”سوا“) یہ تینوں استثنا

(دیکھو سبق ۴۳-۸) کے لیے استعمال ہوتے ہیں: جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا، حَاشَا
زَيْدًا، عَدَا زَيْدًا (زید کے سوا سب لوگ آگئے)۔

ب: الحُرُوفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ (فعل سے مشابہت رکھنے والے حروف):

إِنَّ، أَنْ، كَأَنَّ، لَكِنَّ، لَيْتَ اور لَعَلَّ۔ یہ چھ حروف ”إِنَّ اور اس کے أَخَوَات“ بھی

کہلاتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷) اور ”حروف مشبہ بالفعل“ بھی کہلاتے ہیں کیوں کہ بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں: فعل کی مانند یہ بھی ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں، آخر میں ان پر بھی فتح آتا ہے، اِنَّ اور اَنَّ تو فِرَّ اور فَرَّ سے بالکل مشابہ ہیں، لَيْتَ بالکل لَيْسَ کے جیسا ہے۔

تم نے سبق (۲۵) اور (۳۷) میں پڑھا ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں۔

۱۔ اِنَّ ہمیشہ صدر کلام میں (کلام کے شروع میں) آتا ہے: اِنَّ رَبَّكَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ مگر قَالَ اور اسکے مشتقات کے بعد کلام کے درمیان آجاتا ہے: ﴿قَالَ اِنَّهٗ يَقُولُ اِنَّهَا بَقْرَةٌ صَفْرَاءُ﴾ قَالَ کے بعد اَنَّ مفتوحہ کبھی نہیں آتا۔ یہ خاص طور پر یاد رکھنے کی بات ہے۔

عِلْمَ اور شَهِدَ کے بعد عموماً اَنَّ مفتوحہ آیا کرتا ہے، لیکن خاص مقامات میں اِنَّ مکسورہ بھی آجاتا ہے: ﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اَنَّ الْمَنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ﴾۔

تنبیہ ۳: اِنَّ کی وجہ سے جملہ اسمیہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی صرف کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے: اِنَّ زیداً حاضراً کے معنی وہی ہیں جو زیدٌ حاضراً کے معنی ہیں۔

۲۔ اَنَّ مفتوحہ صدر کلام میں نہیں آسکتا، بلکہ جملہ کے درمیان میں ہی آسکتا ہے:

۱۔ اس نے (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا کہ بے شک وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ (گائے) زرد رنگ کی ہے یعنی ہونی چاہیے۔ (بقرہ: ۶۹)

۲۔ اور اللہ جانتا ہے کہ تو (اے محمد ﷺ) اس کا پیغمبر ہے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹ بول رہے ہیں، یعنی آپ کی رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں۔ (منافقون: ۱)

سَمِعْتُ أَنَّ زَيْدًا شَجَاعٌ (= سَمِعْتُ شَجَاعَةً زَيْدًا) لفظی معنی ہیں: ”میں نے سنا کہ زید بہادر ہے“ مطلب یہ ہوا کہ ”میں نے زید کی بہادری سنی“ اس سے معلوم ہوا کہ اُنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اُسے مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسے مصدرٌ مُؤَوَّلٌ (تاویل کیا ہوا مصدر) کہتے ہیں۔ ترکیب میں یہ مصدرِ مؤوَل ”سَمِعْتُ“ کا مفعول ہے۔ بعض جملوں میں یہ مصدر فاعل ہوگا: سَرَّيْنِي أَنَّكَ شَجَاعٌ (= سَرَّيْنِي شَجَاعَتُكَ) اس میں شجاعَتُكَ فاعل واقع ہوا ہے۔

تنبیہ ۴: اس جگہ ایک نحوی معنہ بھی پیش کر دیا جاتا ہے جو معلومات اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

اَنَّ زَيْدًا كَرِيمٌ

اس جملے میں تمہیں کئی مغالطے نظر آئیں گے: اول یہ کہ جملے کے شروع میں اَنَّ مفتوحہ آگیا ہے۔ دوم یہ کہ اَنَّ کے بعد اسم کو نصب پڑھنا چاہیے مگر یہاں رفع ہے۔ سوم یہ کہ کریم کو رفع کی بجائے جر آیا ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ اَنَّ یہاں حرف نہیں ہے، بلکہ فَرَک کی مانند فعل ماضی ہے، دراصل اَنَّ (آواز نکالنا) ہے۔ زَيْدٌ اس کا فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔ کَرِيمٌ میں کَ حرف جر

ہے اور رِیم (ہرن) مجرور ہے۔ معنی ہوئے ”زید نے ہرن کی مانند آواز نکالی۔“

یاد رکھو کہ کبھی اِنَّ اور اَنَّ کو مُخَفَّف (ساکن) کر کے اِنْ اور اُنْ بولتے ہیں۔ اس وقت اِنْ شرطیہ اور اِنْ نافیہ سے اِنْ خفیفہ کو ممتاز کرنے کے لیے خبر پر لام تاکید (لَ) لگا دیا جاتا ہے۔ اس وقت کبھی وہ اپنے اسم کو نصب دیتا ہے کبھی بے عمل کر دیا جاتا ہے: اِنْ زَيْدٌ یا

۱۔ مجھے تیری بہادری نے مسرور کر دیا۔ ۲۔ کراہنے کی آواز نکالنا۔ ۳۔ بیشک زید عالم ہے۔

زَيْدًا لَعَالِمٌ. لیکن اُنْ مخففہ کا عمل کہیں ظاہر نہیں ہوتا: عَلِمْتُ اَنْ زَيْدٌ عَالِمٌ ۱۔ اُنْ کی خبر پر لام نہیں لگایا جاتا۔

اِنَّ اور اَنْ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں، مگر تخفیف کے بعد فعل پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اِنَّ مخففہ اکثر گانَ اور ظَنَّ اور ان کے مشتقات پر داخل ہوتا ہے: ﴿اِنَّ كَانَتْ لَكَبِيرَةً﴾ ۲ اور ﴿اِنَّ نَظْنُكَ لَمِنَ الْكَافِيْنَ﴾ ۳ دیکھو خبر پر لام تاکید لگا ہوا ہے۔ اَنْ مخففہ کے بعد فعل مضارع پر سین یا سَوْفَ اور ماضی پر قد لگا دیا جاتا ہے تاکہ اُنْ ناصبۃ الفعل سے ممتاز ہو جائے: ﴿عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْصٰى﴾ ۴ ﴿لَيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ﴾ ۵۔

وَاَعْلَمَ فَعِلْمُ الْمَرْءِ يَنْفَعُهُ

اَنْ سَوْفَ يَأْتِي كُلُّ مَا قُدِرَا ۶

۳۔ كَانْ (گویا کہ) تشبیہ کے لیے آتا ہے: كَانْ هَذَا الْكَلْبُ اَسَدًا ۷

تنبیہ ۵: كَانْ بھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت اکثر فعل منفی بہ لَمْ پر داخل ہوتا ہے: كَانْ لَمْ يَرَهُ اَحَدًا ۸

۱۔ میں نے جانا کہ زید عالم ہے۔ ۲۔ بیشک وہ ضرور ایک بوجھل چیز تھی۔ (بقرہ: ۱۴۳)

۳۔ بیشک ہم تجھے جھوٹوں میں شمار کرتے ہیں۔ (شعراء: ۱۸۶)

۴۔ اس نے جان لیا کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے۔ (مزل: ۲۰)

۵۔ تاکہ وہ جان لے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں۔ (جن: ۲۸)

۶۔ اور جان لے، کیوں کہ آدمی کا علم اسے فائدہ دیتا ہے کہ عن قریب وہ سب (سامنے) آجائے گا جو مقدر کیا گیا ہے۔ اس شعر میں ”فعلم المرء ینفعه“ جملہ مقررہ ہے۔ (اعلم کا فاعل تو اس میں ضمیر انت کی مستتر ہے۔ اَنْ سَوْفَ سے آخر تک کا جملہ اعلم کا مفعول ہے۔ قُدِرَا میں الف زائد ہے، شعر میں یہ بات جائز ہے۔

۷۔ گویا کہ یہ کتا ایک شیر ہے۔ ۸۔ گویا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا۔

۴۔ **لَعَلَّ** (شاید، امید کہ) ترجی یعنی امید کے لیے آتا ہے: **لَعَلَّ ابْنَكَ تَقِيُّ** (امید کہ تیرا لڑکا پرہیزگار ہے)۔

۵۔ **لَيْتَ** (کاش کہ) تمنی یعنی آرزو کے لیے آتا ہے:

أَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ يَوْمًا

فَأُخْبِرَهُ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيبُ ۱۔

۶۔ **لَكِنَّ** (لیکن) استدراک کے لیے آتا ہے۔ یعنی پہلی بات سے سامع کے دل میں جو وہم پیدا ہو جاتا ہے اسے دور کرنے کے لیے: **جاء الحاجُّ لَكِنَّ أَبَاكَ مَا جَاءَ**۔ **جاءَ الحاجُّ** کہنے سے خیال ہوتا تھا کہ اس کا باپ بھی آگیا ہے **لَكِنَّ** الخ کہنے سے وہ خیال جاتا رہا۔

تنبیہ ۶: **لَكِنَّ** بھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت فعل پر بھی داخل ہوتا ہے اور غیر عاملہ ہو جاتا ہے: ﴿إِلَّا أَنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ ۲ (سنو! بے شک وہی فسادی ہیں، لیکن وہ (اپنے اس گناہ کا بھی) احساس نہیں رکھتے)۔

ج: **حروف النفي: ما، لا اور لات**۔

مَا اور **لَا** کبھی کبھی **لَيْسَ** کی مانند اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں: ﴿مَا هَذَا بَشَرًا﴾ ۳ **لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ**۔ لیکن اکثر یہ دونوں حرف غیر عاملہ ہوتے ہیں۔ کبھی **لَا** پر **ت** بڑھا کر **لَات** بولتے ہیں اس کا عمل بھی وہی ہوتا ہے: ﴿لَات حِينَ مَنَاصٍ﴾ ۴ اس میں اسم محذوف ہے اور **حِينَ** خبر ہے جس کو

۱۔ سنو! کاش کہ جوانی کسی روز واپس آجائی تو بڑھاپے نے جو کچھ (سلوک) کیا ہے میں اسے انکی خبر دے دیتا۔
اس عبارت میں شباب ”لیت“ کا اسم ہے اور يعود یومًا کا جملہ اسکی خبر ہے۔ فَأُخْبِرَهُ تمنی کے جواب میں آیا ہے اسلیے منصوب ہے۔ آئندہ نصب الفعل کے بیان میں اسکی تفصیل آئیگی۔ ۲۔ بقرہ: ۱۲ ۳۔ یوسف: ۳۱ ۴۔ ص: ۳۰

نصب دیا گیا ہے، اصل میں ہے لَا تِ الْحَيْنُ حِينَ مَنَاصٍ۔ (یہ وقت چھٹکارے کا وقت نہیں ہے)۔

تنبیہ ۷: تم نے سبق (۲۰-۳۰) میں پڑھا ہے کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ سے بھی نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں، مگر وہ فعل مضارع کے ساتھ مخصوص ہیں اور اگلے سبق میں پڑھو گے کہ اِنْ بھی کبھی حرف نفی ہوتا ہے۔

تنبیہ ۸: لَا تو ہمیشہ حرف نفی رہتا ہے، لیکن مَا اکثر اوقات اسم بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں:

مَا استفہامیہ (کیا چیز) (دیکھو درس ۱۳)

مَا موصولہ (جو کچھ) (دیکھو درس ۴۲)

مَا ظرفیہ (جب تک) (دیکھو درس ۳۷)

ایک مَا مصدریہ بھی ہوتا ہے جسے حروف میں شمار کیا جاتا ہے (دیکھو اگلے سبق میں فقرہ ۵)۔

د: لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ (جنس کی نفی کرنے کے لیے):

یہ لَا صرف اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے: لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ (گھر میں کوئی بھی آدمی نہیں ہے) لَا خَيْرَ فِي مَالِ الْبَخِيلِ لِنَفْسِهِ ۚ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ

ه: حُرُوفُ النِّدَاءِ (پکارنے کے حروف): يَا، أَيُّهَا، هَيَّا، أَيُّ اور أ.

ان حروف کے بعد اگر اسم مفرد (غیر مضاف) ہو، تو اس پر ضمہ پڑھا جاتا ہے: يَا زَيْدُ، يَا رَجُلُ۔ اگر اسم مضاف واقع ہو، تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے: يَا عَبْدَ اللَّهِ، کبھی غیر معین

۱۔ بخیل کے مال میں خود اس کے لیے کسی قسم کی بھلائی نہیں ہے۔

۲۔ کوئی طاقت نہیں اور کوئی قوت نہیں مگر اللہ کے ذریعے۔

شخص کو پکارا جاتا ہے اس وقت بھی منادی کو نصب پڑھا جاتا ہے مثلاً اندھا پکارے یا رَجُلًا! خُذْ بِيَدِي (اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑ لے)۔

حروفِ ندا میں یا کثیر الاستعمال ہے جو منادی قریب و بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اُیَا اور هَيَا بعید کے لیے اور اُیْ اور اُ قریب کے لیے مخصوص ہیں:

أَيَا جَبَلَيَّ نَعْمَانُ بِاللَّهِ خَلِيًّا نَسِيمُ الصَّبَا يَخْلُصُ إِلَيَّ نَسِيمُهَا
.....☆.....☆.....

أَجَارَتَنَا إِنَّا مُقِيمَانِ هَهُنَا ۲

تنبیہ ۹: حروفِ ندا کے بعد حروفِ ایجاب یعنی جواب دینے کے حروف کا ذکر مناسب تھا، مگر وہ غیر عاملہ ہیں اس لیے ان کا بیان اگلے سبق میں حروفِ غیر عاملہ کے ساتھ ہوگا۔

و: الحروف النَّاصِبَةُ المضارع: اُنْ، لَنْ، كَيْ اور إِذَنْ (یا إِذَا)۔

یہ چاروں حروف فعل مضارع پر داخل ہوتے اور اُسے نصب دیتے ہیں: أَحْسِبُ أَنْ تَذْهَبَ الْيَوْمَ إِلَى لَاهُورَ، ﴿لَنْ نَصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ﴾ ۳، تَعَلَّمْتُ الْقُرْآنَ كَيْ أَعْمَلَ بِهِ ۴، إِذَا تُفْلِحَ ۵۔

۱۔ اس شعر میں جبلی ثنیہ ہے اصل میں جَبَلَيْنِ ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نونِ اعرابی گرا دیا گیا اور منادی مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے۔ نعمان غیر منصوب ہے اس لیے حالتِ جری میں مفتوح ہے۔ بِاللَّهِ قسم ہے۔ خَلِيًّا امر حاضر ثنیہ ہے از خَلَى (چھوڑ دینا، کوئی کام کرنے دینا)۔ نَسِيمُ (بلکی ہوا)۔ صَبَا (صبح کی مشرقی ہوا)۔ خَلَصُ يَخْلُصُ (الیہ پہنچنا) یہاں یَخْلُصُ مجزوم ہے کیوں کہ امر کے جواب میں آیا ہے۔ شعر کے معنی یہ ہیں: اے نعمان کے دو پہاڑو! اللہ کے لیے نسیم صبا کو چھوڑ دو کہ اس کی خوش گوار ہوا مجھ تک پہنچ جائے۔

۲۔ اے ہماری پڑوسن (تجھے معلوم ہو جائے کہ) ہم دونوں یہاں مقیم ہیں، جبارۃ مؤنث ہے جَارٌ (پڑوسی) کا،

منادی مضاف ہونے کے سبب منصوب ہے۔ ۳۔ بقرہ: ۶۱

۴۔ میں نے قرآن سیکھا تا کہ اس پر عمل کروں۔ ۵۔ تب تو تو فلاح پائے گا۔

ان حروف کا ذکر کچھ سبق (۲۰-۴) میں ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل آئندہ اعراب الفعل کے بیان میں لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱۰: اُن کو اُن مصدر یہ کہتے ہیں کیوں کہ یہ مضارع کو مصدری معنی میں بدل دیتا ہے: اُحِبُّ اَنْ تَقْرَأَ کے معنی ہوں گے اُحِبُّ قِرَاءَتَكَ (میں تیرا پڑھنا پسند کرتا ہوں)۔

ز: الحروف الجازمة المضارع: لَمْ، لَمَّا، لَامَ الْأَمْرِ، لَا النَّهْيِ اور اِنْ.

یہ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں: لَمْ يَذْهَبْ (وہ نہیں گیا) لَمَّا يَذْهَبْ (وہ اب تک نہیں گیا) لَامَ يَذْهَبْ (اے جانا چاہیے) لَا تَذْهَبْ (تو مت جا) اِنْ تَذْهَبْ أَذْهَبْ. ان حروف کا بیان سبق (۲۰) میں مفصل ہو چکا ہے۔ آئندہ بھی اعراب الفعل میں ہوگا۔

تنبیہ ۱۱: اِنْ (= اگر) حرف شرط ہے۔ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ اِنْ پر واو لگایا جائے تو اس کے معنی ہوتے ہیں ”اگرچہ“ اس وقت اس کے بعد دو جملوں کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ اس سے پیشتر ایک جملہ آجاتا ہے: سَأَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ وَإِنْ لَا تَذْهَبُ (میں تو مدرسہ جاؤں گا اگرچہ تو نہ جائے)۔ اس معنی کے لیے ”وَلَوْ“ بھی استعمال کرتے ہیں مگر وہ ماضی کے لیے آتا ہے: ذَهَبْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ وَلَوْ لَمْ تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ گیا اگرچہ تو نہ گیا)۔

تنبیہ ۱۲: مذکورہ سات قسمیں حروف عاملہ کی ہیں۔ حروف غیر عاملہ کا بیان اگلے سبق میں ہوگا۔

الدَّرْسُ الْخَمْسُونَ

الحروف الغَيْرُ الْعَامِلَةُ

تنبیہ ۱: حروف غیر عاملہ میں بعض حروف عاملہ بھی آجائیں گے جو ایک حالت میں عمل کرتے ہیں اور دوسری حالت میں بے عمل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ حروف العطف دس ہیں جو اس شعر میں آگئے ہیں:

واو، فا، ثُمَّ، حَتَّى، لَا وَ بَلْ
أَوْ وَإِمَّا، أَمْ وَلَكِنْ بے خلل

تنبیہ ۲: عَطْف کے معنی ہیں ”مائل کرنا“ جب دو لفظوں یا جملوں کے درمیان حرف عطف آتا ہے تو مابعد کو اپنے ماقبل کی طرف مائل کر لیتا ہے۔ اور دونوں کو ایک ہی اعرابی حالت میں لے آتا ہے۔ اس کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔

۱۔ واو دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لیے آتا ہے: جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو۔
اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے میں زید و عمرو دونوں شامل ہیں۔

۲۔ فَ (پھر) جمع اور ترتیب بلا تراخی (بلا تاخیر) کے لیے آتا ہے: جَاءَ حميدٌ فرسيدٌ (حمید آیا ساتھ ہی رشید آیا)۔

فَ (اس لیے کہ، کیوں کہ) سبب بتلانے کے لیے بھی آتا ہے اس کو فاء السببية کہتے ہیں اور وہ اکثر اِنَّ کے ساتھ آتا ہے: اِقْرَأِ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَنْفَعُكَ (قرآن پڑھ اس لیے کہ وہ تجھے فائدہ بخشنے گا)۔

۳۔ ثُمَّ (پھر) جمع اور ترتیب مع التراخی (بتاخیر) کے لیے آتا ہے: ذهب قاسمٌ

ثُمَّ هَاشِمٌ (قاسم گیا پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہیں گے جب کہ قاسم اور ہاشم کے جانے میں ذرا سا بھی وقفہ ہو۔

۴۔ اَوْ (= یا) دو میں سے ایک چیز بتانے کے لیے: خُذْ هَذَا اَوْ ذَاكَ (یہ لے یا وہ لے)۔

۵۔ اَمْ (= یا) یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے مگر استفہام کے ساتھ: اَهَذَا اَمْ هَذَا اَمْ ذَاكَ؟ ایسے موقع پر اَوْ نہیں بولیں گے۔

۶۔ اِمَّا (= یا) یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے لیکن ہمیشہ مکرر آتا ہے اور اس سے تفصیل مقصود ہوتی ہے: الثَّمَرُ اِمَّا حُلُوٌّ وَاِمَّا مُرٌّ (پھل یا تو میٹھا ہے یا کڑوا ہے)۔

۷۔ لٰكِنْ استدراک کے لیے (دیکھو سبق ۴۹، لٰكِنْ): حَضَرَ التَّلَامِذَةُ لٰكِنْ يُّوسُفُ لَمْ يَحْضُرْ۔

تنبیہ ۳: لٰكِنْ غیر عاملہ ہے اور لٰكِنْ عاملہ ہے۔

۸۔ لَا (نہ): اُكْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیک کی تعظیم کرنے کہ بد کی)۔

۹۔ بَلْ (بلکہ) اِضْرَاب کے لیے یعنی ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ کرنا: مَا ذَهَبَ حَامِدٌ بَلْ خَالِدٌ۔

۱۰۔ حَتَّى (تک) انتہا کے لیے آتا ہے: قَدِمَ الْقَافِلَةُ حَتَّى الْمُشَاةِ۔ (قافلہ آگیا پیدل چلنے والے تک آگئے)۔

تنبیہ ۴: حَتَّى کئی طور پر مستعمل ہے۔ ایک جارہ ہے اور زیادہ تر یہی مستعمل ہے۔ دوسرا غیر عاملہ جو عطف کیلئے آتا ہے۔ تیسرا وہ جو مضارع پر داخل ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے۔ اس کا بیان درس (۲۰) میں کچھ لکھا گیا ہے اور آئندہ بھی اعراب الفعل میں لکھا جائیگا۔

۲۔ حروف الاستفہام (استفہام = دریافت کرنا):

اُ اور هَلْ یہ دو حروف استفہام ہیں۔ اُ کثیر الاستعمال ہے یعنی اسم، فعل اور حرف سب پر داخل ہوتا ہے اور هَلْ حرف پر نہیں داخل ہوتا: اُ زیداً رأیت؟ اُ رأیت زیداً؟ اَلَمْ تَرَ زیداً؟ هل زیدٌ حاضرٌ؟ هل رأیت زیداً؟

۳۔ حروف الایجاب (جواب دینے کے حروف) آٹھ ہیں:

نَعَمْ	بَلٰی	إِیْ	أَجَلْ
جَلَلْ	جَیْرٌ	إِنَّ یَا إِنَّهُ	لَا

۱۔ نَعَمْ (ہاں، جی ہاں) سے سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے، خواہ کلام مثبت ہو خواہ منفی: هَلْ جَاءَكَ زَیْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے گا تو مطلب ہوگا ”ہاں زید آیا“ اور اَمَّا جَاءَكَ زَیْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہیں تو مطلب ہوگا ”زید نہیں آیا۔“

۲۔ بَلٰی (ہاں کیوں نہیں) ہمیشہ نفی کو اثبات بنانے کے لیے بولا جاتا ہے: ﴿الَسْتُ بِرَبِّکُمْ﴾ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کے جواب میں کہا گیا ﴿بَلٰی﴾ (ہاں کیوں نہیں! بیشک تو ہمارا رب ہے)۔

۳۔ إِیْ (ہاں) یہ لفظ ہمیشہ قسم کے ساتھ بولا جاتا ہے: ﴿إِیْ وَرَبِّیْ﴾ (ہاں قسم ہے میرے رب کی) إِیْ وَاللّٰہِ بہت مستعمل ہے، اس کو مختصر کر کے إِیْ وَ (إِیْو) آج کل کی بول چال میں بہت آتا ہے۔

۴، ۵، ۶، ۷۔ أَجَلْ، جَلَلْ، جَیْرٌ، إِنَّ یَا إِنَّهُ یہ چاروں لفظ نَعَمْ کے معنی میں آتے ہیں:

يَقُولُونَ لِي: صِفْهَا فَإِنَّتِ بِوَصْفِهَا خَيْرٌ، أَجَلْ! عِنْدِي بِأَوْصَافِهَا عِلْمٌ

.....☆☆.....

قَالُوا: نَظَّمْتَ عُقُودَ الدُّرِّ قُلْتُ: جَلَلٌ

.....☆☆.....

أَتَقْتَحِمُ الْمَنُونِ؟ فَقُلْتُ: جَيْرٌ

.....☆☆.....

وَيَقُلْنَ: شَيْبٌ قَدْ عَلَا لَكَ وَقَدْ كَبُرَتْ فَقُلْتُ: إِنَّهُ

۸۔ لَا کسی سوال کی نفی کرنی ہو تو جواب میں لَا کہا جائے گا: هَلْ جَاءَ زَيْدٌ؟

جواب ہوگا ”لا“ یعنی زید نہیں آیا۔

۴۔ حروف نفی: مَا (نہیں) لَا (نہیں) إِنْ (نہیں):

مَا اور لَا اسم پر بھی داخل ہوتے ہیں، فعل پر بھی اور حرف پر بھی: مَا زَيْدٌ قَائِمٌ وَلَا عَمْرُو

۱۔ صِفْ امر ہے وَصَفَ يَصِفُ سے یعنی اوصاف بیان کرنا۔ وَصَفْتُ یعنی حالت، اوصاف۔ فَ اس جگہ فاء

سَبَّيَّة ہے یعنی ”کیوں کہ“ اَنْتَ مبتدا ہے اور خبیر جو دوسرے مصراع میں ہے خبر ہے۔ بِوَصْفِهَا جار و مجرور

مل کر متعلق خبر ہے۔ أَجَلْ حرف جواب ہے اور اس کے بعد کا جملہ اسیہ جواب ہے۔ اس میں عِنْدِي ظرف ہے

اس لیے وہ مبتدا نہیں ہو سکتا بلکہ خبر مقدم ہے۔ عِلْمٌ مصدر ہے جو مبتدا مؤخر ہے۔ بِأَوْصَافِهَا جار و مجرور متعلق

عِلْمٌ سے ہے۔ شِعْرًا مطلب یہ ہوا: وہ کہتے ہیں: اس عورت کے اوصاف بیان کر کیوں کہ تو اس کے اوصاف سے

خوب واقف ہے۔ ہاں ٹھیک ہے، میرے پاس اس کے اوصاف کا علم (ضرور) ہے۔

۲۔ انھوں نے کہا: تو نے تو موتی کی لڑیاں پرودی ہیں، میں نے کہا: بجا (فرمایا)۔

۳۔ ارے کیا تو اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال رہا ہے؟ تو میں نے کہا: ہاں ہاں! اِفْتَحِمْ (۷) بے تحاشا کسی

معاملہ میں کود پڑنا۔

۴۔ وہ کہتی ہیں: بڑھا پا تجھ پر چڑھ آیا ہے اور تو کھوسٹ (بہت بوڑھا) ہو گیا ہے، تو میں نے کہا: جی ہاں۔ اس شعر

میں عَلَاۓ میں لَکَ ضمیر منصوب متصل ہے۔ شعر موزوں کرنے کے لیے لَکَ الگ کر کے دوسرے مصراع میں داخل

کر دیا گیا۔ عربی اشعار میں یہ جائز ہے۔ مقصود بالمثال اس شعر میں ”إِنَّهُ“ ہے جو حرف ایجاب ہے۔

جَالِسٌ، مَا أَكَلْتُ وَلَا شَرِبْتُ، مَا عَلَيْهِ شَيْءٌ وَلَا عَلَيْكَ ۚ لیکن اِنْ عموماً اسم پر داخل ہوتا ہے: ﴿اِنْ هَذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ﴾ ۱۔

اِنْ نافیہ کی خبر پر اِلَّا داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اِنْ مخففہ (دیکھو سبق ۴۹-ب) اور اِنْ شرطیہ (دیکھو سبق ۲۰-۳) سے ممتاز ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۵: مَا اور لَا کبھی عاملہ بھی ہوتے ہیں (دیکھو سبق ۴۹، ج)۔

تنبیہ ۶: اکثر عرب لوگ مائے نافیہ کی جگہ مَا فِیْش بولتے ہیں جو مَا فِیْہِ شَیْءٌ کا مخفف ہے۔ اس سے صرف ”نہیں“ کے معنی لیتے ہیں: عِنْدِی مَا فِیْش کِتَاب (میرے پاس کتاب نہیں ہے)۔ اسی طرح مَا عَلِیْہِ شَیْءٌ کو مخفف کر کے مَا عَلِیْش بولتے ہیں یعنی کوئی مضائقہ نہیں۔

۵۔ حروف المصدریہ: اَنْ، لَوْ، مَا اور اَنَّ:

پہلے تین حرفوں سے فعل میں اور اَنْ سے جملہ اسمیہ میں مصدری معنی پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت فعل یا جملہ اسمیہ ان حروف سے مل کر مصدر مُوَوَّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہلاتے ہیں اور جملے میں ایک اسم مفرد کی مانند فاعل یا مفعول یا خبر یا مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں: یَسْرُنِیْ اَنْ تَصْدُقَ ۲ (= یَسْرُنِیْ صِدْقُکَ) اُحِبُّ لَوْ نَجَحْتُ ۳ (= اُحِبُّ نَجَاحَکَ) تَقِطُّ قَبْلَ مَا یَجِیْءُ وَنَمْتُ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ۴ (= قَبْلَ مَجِیْئِہِ وَبَعْدَ

۱۔ نہ اس پر کچھ (الزام) ہے نہ تجھ پر۔ ۲۔ یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک بزرگ فرشتہ۔ (یوسف: ۳۱)

۳۔ مجھے مسرت ہوتی ہے کہ تو سچ کہتا ہے یعنی تیری سچائی مجھے مسرور کر دیتی ہے۔

۴۔ میں چاہتا ہوں اگر تو کامیاب ہو جاتا یعنی میں تیری کامیابی پسند کرتا ہوں۔

۵۔ میں بیدار ہو گیا قبل اس کے کہ وہ آئے اور سو گیا بعد اس کے کہ وہ جائے یعنی اس کے آنے سے پیشتر میں بیدار ہو گیا اور اس کے جانے کے بعد میں سو گیا۔

ذَهَابِهِ) بَلَّغْنِي أَنَّكَ نَاجِحٌ^۱ (=بَلَّغْنِي نَجَاحَكَ).

دیکھو پہلی مثال میں مصدر مُؤَوَّل فاعل واقع ہوا ہے، دوسری میں مفعول اور تیسری میں مضاف الیہ اور چوتھی میں جملہ اسمیہ مصدر مُؤَوَّل ہو کر فاعل واقع ہوا ہے۔

۶۔ حروف التخصیص (ترغیب دلانے والے اور آمادہ کرنے والے حروف) **أَلَا، هَلَّا،**
أَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمًا:

ان سب کے معنی ہیں ”کیوں نہیں۔“

یہ پانچوں حروف ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں:

أَلَا تَعْلَمُ. هَلَّا تَعْلَمُ. أَلَّا تَعْلَمُ ابْنُكَ. ﴿رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقْ﴾^۲. ﴿لَوْمًا تَأْتِينَا بِالْمَلِكَةِ﴾^۳.

تنبیہ ۷: حروف تخصیص کے بعد اکثر جوابی جملہ آتا ہے اس جملے پر ف داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے جیسا کہ تم نے ابھی اوپر کی مثال میں **فَأَصَّدَّقْ** پڑھا۔ یہ **أَصَّدَّقْ** دراصل **أَتَصَّدَّقْ** باب تَفَعَّل سے ہے۔ ت کو ص میں اوغام کر دیا گیا ہے۔ (دیکھو درس ۲۹ قاعدہ نمبر ۶)

۷۔ حروف الشرط: **لَوْ (اگر)، لَوْلَا (اگر نہ ہوتا)، لَوْمًا (اگر نہ ہوتا):**

ان حروف کے بعد دو جملے آتے ہیں، پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جزا پر لام لگایا

۱۔ مجھے خبر پہنچی کہ تو کامیاب ہے یعنی مجھے تیری کامیابی کی خبر ملی۔

۲۔ اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی دیر تک پیچھے کیوں نہیں کر دیا کہ میں صدقہ خیرات کر لیتا یعنی میری موت میں

ذرا سی دیر کیوں نہ لگادی۔ (منافقون: ۱۰)

۳۔ تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا۔ (حجر: ۷)

جاتا ہے: ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾^۱۔ ﴿وَلَوْ لَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ﴾^۲۔

لَوْ مَا الْإِصَاخَةُ لِلْوُشَاةِ لَكَانَ لِي
مِنْ بَعْدِ سُخْطِكَ فِي رِضَاكَ رَجَاءٌ^۳

تنبیہ ۸: لَوْ پروا و بڑھا کر وَلَوْ پڑھیں تو اس کے معنی ہوں گے ”اگرچہ“: اِبْتَغُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالْصِّينِ^۴ وَلَوْ کے بعد جوابی جملہ نہیں آتا بلکہ ایک جملہ پہلے ہی آ جاتا ہے۔
تنبیہ ۹: اور تم نے پڑھا ہے کہ لولا اور لَوْ مَا حرف تخفضیض بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے جواب پر لام نہیں بلکہ ف داخل ہوتا ہے۔ (دیکھو تنبیہ ۷)

۸۔ حرف الردع: كَلَّا (ہرگز نہیں، بیشک)

ردع کے معنی ہیں ”جھڑک دینا“ یا ”انکار کر دینا“: ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾^۵
(ایسا ہرگز نہیں) (بلکہ) عن قریب تم (حقیقت حال) جان لو گے)۔ كَلَّا کبھی حَقًّا (بے شک) کے معنی میں آتا ہے: ﴿كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَافٍ﴾^۶ (بے شک انسان سرکشی کرتا ہے)۔

۱۔ اگر تو چاہتا تو ضرور اجرت لے لیتا۔ (کہف: ۷۷)

۲۔ اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا آدمیوں کو بعض کو بعض سے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض کو دفع نہ کرتا) تو زمین (دنیا) ضرور تباہ ہو جاتی۔ (بقرہ: ۲۵۱)

۳۔ إِصَاخَةُ مصدر ہے أَصَاخَ يُصَاخُ کا یعنی جاسوسی کے طور پر کان لگا کر سننا۔ وَشَاةٌ جمع ہے وَاشٍ کی یعنی چغل خور۔ شعر کے معنی یہ ہوئے: اگر نہ ہوتی چغل خوروں کی جاسوسی تو تیری خفگی کے بعد بھی مجھے تیری رضامندی کی ضرور امید ہوتی۔

۹۔ حروف التقریب (قریب کرنے کے حروف):

سَ اور سَوْفَ حروف التقریب کہلاتے ہیں۔ یہ مضارع کو مستقبل قریب سے مخصوص کر دیتے ہیں: سَاقْرَأُ (ابھی میں پڑھوں گا) سَوْفَ أَقْرَأُ (عن قریب میں پڑھوں گا) سین زیادہ قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۔ حروف التوکید (تاکید کے حروف):

لام تاکید اور نون ثقیلہ (مشدد) اور خفیفہ (ساکن) کا بیان تم نے سبق (۲۰ ب) میں پڑھ لیا ہے: لَا أَكْتُبَنَّ، لَا أَكْتُبَنَّ۔

نون تاکید تو مضارع اور امر کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر لام تاکید ماضی، مضارع، اسم اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: لَوِ اجْتَهَدْتَ لَفَازَ، وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ غَدًا إِلَى لَاهُورَ، ﴿اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ﴾^۱ (بیشک وہ (قرآن) ضرور ایک قول فیصل ہے) ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ﴾^۲ (بیشک تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا)۔

۱۱۔ حروف التنبیہ (خبردار کرنے کے حروف): اَلَا، اَمَّا اور هَا۔

ان تینوں کے معنی ہیں ”خبردار، سنو“: ﴿اَلَا اِنَّ نَصَرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ﴾^۳، اَمَّا وَاللّٰهِ لَا اَعَاتِبْنٰهُ (سنو! بخدا میں ضرور اسے عتاب کروں گا) هَا اِنَّ عَدُوْكَ بِالْبَابِ (ہوشیار! تیرا دشمن دروازہ پر ہے)۔

تنبیہ: ۱۰۔ اَلَا حرف تخصیض بھی ہوتا ہے، اس وقت اس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔

(دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۶)

۱۲۔ حرفی التفسیر (تفسیر کے دو حروف):

اُیُّ اور اُنْ تشریح و تفسیر کیلئے مستعمل ہوتے ہیں: جَاءَ الْحَسَنُ اُیُّ اُخُوکَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا) ﴿فَإِذْ يَنْهَى اُنْ بِاَبْرَاهِيْمَ﴾^۱ (ہم نے اسے پکارا یعنی) (کہا) اے ابراہیم)۔

۱۳۔ حروف الزیادۃ (زائد واقع ہونے والے حروف):

ذیل کے حروف اگرچہ با معنی ہیں مگر کبھی زائد بھی ہوتے ہیں یعنی ان کے معنی نہیں لیے جاتے بلکہ یونہی تحسین کلام کے لیے بول دیے جاتے ہیں وہ یہ ہیں: اِنْ، اُنْ، مَآ، لَآ، مِیْنْ، بِ اور لَ۔

۱۔ اِنْ مَآے نافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے:

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِي

لَكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٍ^۲

۲۔ اُنْ لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: ﴿فَلَمَّا اُنْ جَاءَ الْبَشِيرُ﴾^۳

۳۔ مَا اِذَا کے بعد اور مَتٰی، اَیْنِ، اُیُّ اور اِنْ کے بعد، جب کہ یہ الفاظ شرط کے معنی میں ہوں۔ بعض حروف جارہ (ب، عَنْ، لَ اور مِیْنْ) کے بعد بھی زائد ہوتا ہے: اِذَا مَا ابْتُلِیْتَ فَاصْبِرْ^۴ مَتٰی مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ^۵ ﴿اَیْنَمَا﴾ (= اَیْنِ مَا) تُوَلُّوا فَثَمَّ^۶ وَجْهَ اللّٰهِ^۷ اَیْمَا (= اُیُّ مَا) الرَّجُلُ جَاءَکَ فَاُکْرِمْهُ^۸

۱۔ صافات: ۱۰۳۔^۱ یہ شعر حضرت حسان شاعر رسول اللہ کا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنی گفتار یعنی اپنے اشعار کے ذریعے سے محمد (ﷺ) کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ محمد کے ذریعے میں نے خود اپنے اشعار کی تعریف کر لی ہے۔ اس میں مَا کے بعد اِنْ زائد ہے۔

۲۔ پھر جب خوش خبری دینے والا آیا۔ اس جگہ اُنْ زائد ہے۔ (یوسف: ۹۶)

۳۔ جب بھی تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کیا جائے تو صبر کیا کر۔^۴ جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا۔

۴۔ ثَمَّ: وہاں، اُدھر۔^۵ جہاں کہیں تم اپنا منہ پھیرو تو وہیں اللہ کا منہ ہے یعنی اللہ ہے۔ (بقرہ: ۱۱۵)

۶۔ کوئی شخص تیرے پاس آئے تو اس کی عزت کر۔

﴿فَأَمَّا (مَنْ) يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى﴾^۱ ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لَنْتَ

لَهُمْ﴾^۲ ﴿عَمَّا (عَنْ) مَا) قَلِيلٍ لِّيُصْبِحَنَّ نَادِمِينَ﴾^۳۔

تنبیہ ۱: آخر کی سات مثالوں میں مَا زائدہ مانا جاتا ہے مگر نظر تعمق سے دیکھا جائے تو ہر مثال میں مَا کا کچھ مطلب ہے۔ کہیں تو ماقبل کے معنی میں زور، تاکید اور کہیں اضافہ کر دیتا ہے۔ مثلاً إِذَا کے معنی ہیں ”جب“ اور إِذَا مَا کے معنی ہیں ”جب بھی یا جب کبھی“، اِنَّ کے معنی ہیں ”کہاں یا جہاں“ اور اِنَّمَا کے معنی ہیں ”جہاں کہیں۔“

۲۔ لَا کبھی اَنْ مصدریہ کے بعد اور کبھی اُقْسِمُ کے قبل زائد ہوتا ہے: يَا بَلِيسُ مَا

مَنْعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ، ﴿لَا اُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ﴾^۴۔

تنبیہ ۲: دونوں مثالوں میں لَا کے معنی لیے نہیں گئے ہیں۔

۵۔ مِنْ اِنْ نافیہ اور کَمْ کے بعد زائد ہوتا ہے: اِنْ مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا

نَذِيرٌ، ﴿كَمْ مِنْ فِتْنَةٍ﴾^۵ قَلِيلَةً غَلَبَتْ فِتْنَةٌ كَثِيرَةً بِاِذْنِ اللَّهِ۔

۶۔ بِ مَا اور لَيْس کی خبر پر زائد ہوا کرتا ہے: مَا زَيْدٌ يَالَيْسَ زَيْدٌ بِكَاذِبٍ۔

۱۔ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے۔ (بقرہ: ۳۸)

۲۔ پس اللہ کی رحمت سے تم اُن کے لیے نرم واقع ہوئے ہو۔ (آل عمران: ۱۵۹) لَا يَلِيْنُ: نرم ہونا۔

۳۔ تھوڑے ہی عرصے میں وہ ضروری نادم ہو جائیں گے۔ (مؤمنون: ۴۰)

۴۔ اے بلیس! تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا؟ اس مثال میں اَنْ مصدریہ ہے جو فعل کو مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے، اَنْ تَسْجُدَ کے معنی ہوں گے سجدہ کرنا۔

۵۔ میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ (بلد: ۱)

۶۔ کوئی بستی نہیں ہے مگر اس میں عذاب سے ڈرانے والا گذر چکا ہے۔ خَلَا (ن، و) گزرا۔

۷۔ خبریہ ہے۔ ﴿فِتْنَةٌ (جَدِ فِتْنَاتٌ اور فِتْنُونَ) جماعت، ٹولی۔ یعنی بہتری تھوڑی جماعتیں اللہ کے حکم

سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آچکی ہیں۔ (بقرہ: ۲۳۹)

۷۔ ل۔ ﴿رَدِفَ لَكُمْ﴾ (تمہارے پیچھے آ گیا ہے) یہاں لام کی ضرورت نہیں

ہے کیوں کہ رَدِف بذات خود متعدی ہے رَدِفْکُمْ بول سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱۳: حروف زائدہ میں چند حروفِ جاڑہ بھی داخل ہیں، زائدہ ہوتو بھی وہ عاملہ ہی رہیں گے اور اپنا عمل کریں گے۔

تنبیہ ۱۴: بعض حروف کی تشریح آئندہ بھی حسب موقع لکھی جائے گی۔

الدَّرْسُ الْحَادِي وَالْخَمْسُونَ

سبق ۵۰ کا تہ

بعض حروف جو مختلف ناموں سے موسوم ہوتے ہیں اور مختلف معنوں میں آتے ہیں جن کا ذکر مختلف سبقوں میں ہوا ہے، مزید وضاحت کے لیے دوبارہ لکھے جاتے ہیں:

- ۱۔ اِنْ چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ شرطیہ ۲۔ نافیہ ۳۔ مخففہ ۴۔ زائدہ۔
- ۱۔ اِنْ شرطیہ کے معنی ہیں ”اگر“ یہ حروفِ عاملہ میں سے ہے، مضارع کو جزم دیتا ہے: اِنْ تَجْلِسْ أَجْلِسْ (دیکھو سبق ۲۰-۳) یہی کثیر الاستعمال ہے۔
- ۲۔ اِنْ نافیہ کے معنی ہیں ”نہیں“ یہ غیر عاملہ ہے: ﴿اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيرٌ﴾^۱ اس کی خبر پر اِلَّا آیا کرتا ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔
- ۳۔ اِنْ مخففہ اصل میں اِنْ ہے۔ اس کی خبر پر لام تاکید (لَ) لگا ہوتا ہے۔ یہ کبھی عمل کرتا ہے کبھی نہیں: اِنْ زَيْدٌ يٰ زَيْدًا لَقَائِمٌ۔ (دیکھو سبق ۳۹-ب)
- ۴۔ اِنْ زائدہ کے کچھ معنی نہیں لیے جاتے، بعض اوقات مَآ کے بعد زائدہ ہو جاتا ہے: مَا اِنْ قَرَأْتُ^۲ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳) یہ بہت کم مستعمل ہے۔
- ۲۔ اُن بھی چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ ناصبۃ المضارع یا مصدریہ ۲۔ مخففہ ۳۔ مفسرہ ۴۔ زائدہ۔
- ۱۔ اُن ناصبۃ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور فعل کو مصدری معنی میں مبدل کر دیتا ہے: اَنْ تَصُومَ خَيْرٌ لَّكَ۔ (دیکھو سبق ۲۰ اور سبق ۳۹-ھ)

۱۔ میں (اور کچھ) نہیں ہوں مگر (صرف) ایک ڈرانے والا (بدکرداریوں کی سزا سے)۔ (اعراف: ۱۸۸)

۲۔ میں نے نہیں پڑھا۔

- ۲۔ اَنْ خَفَّفَ اَصْل میں اَنْ ہوتا ہے: عَلِمْتُ اَنْ سَتُفْلِحَ۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ ب)
- ۳۔ اَنْ مَفْسَّرَہ ”یعنی“ کے معنی میں آتا ہے، غیر عاملہ ہے: نَادَيْتُهُ اَنْ يَأْتِيَنِي يَوْسُفُ (میں نے اسے پکارا یعنی) (کہا) اے یوسف)۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۲)
- ۴۔ اَنْ زَائِدَہ کے کوئی معنی نہیں لیے جاتے، اکثر لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: لَمَّا اُنْ جَاءَ اَخُوْكَ۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳)

- ۳۔ مَا پہلے دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے: ۱۔ حرفیہ اور ۲۔ اسمیہ۔
- پھر حرفیہ کی چار قسمیں ہیں: ۱۔ نافیہ عاملہ ۲۔ نافیہ غیر عاملہ ۳۔ مصدریہ ۴۔ زائدہ۔
- ۱۔ مَا نافیہ عاملہ خبر کو نصب دیتا ہے: ﴿مَا هَذَا بَشَرًا﴾۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ ج)
- ۲۔ مَا نافیہ غیر عاملہ، یہی کثیر الاستعمال ہے: مَا زَيْدٌ قَائِمٌ۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۴)
- ۳۔ مَا مصدریہ، اس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: اُصَلِّيْ قَبْلَ مَا يَطْلُعُ الشَّمْسُ (= قبل طلوع الشمس)۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۵)
- ۴۔ مَا زائدہ کے معنی نہیں لیے جاتے: عَمَّا (= عَنْ مَا) قَلِيلٌ نَكُونُ فَائِزِينَ۔ (دیکھو سبق ۵۰۔ ۱۳)

- اور مَا اسمیہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ استفہامیہ ۲۔ موصولہ ۳۔ ظرفیہ
- ۱۔ مَا اسمیہ استفہامیہ: مَا عِنْدَكَ؟ (کیا ہے تیرے پاس؟)
- ۲۔ مَا اسمیہ موصولہ: اَرْنِيْ مَا عِنْدَكَ۔ (مجھے بتلا جو تیرے پاس ہے)
- ۳۔ مَا اسمیہ ظرفیہ: اَقْرُبُ مَا قَامَ الْاَسْتَاذُ۔ یہاں مَا کے معنی ہیں ”جب تک“

۱۔ یوسف: ۳۱۔ میں نماز پڑھتا ہوں قبل اس کے کہ آفتاب طلوع ہو جائے، یعنی طلوع آفتاب سے پہلے۔

۲۔ تھوڑی ہی مدت سے ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ یہاں مَا کے کچھ معنی نہیں ہیں۔

۳۔ میں کھڑا رہوں گا جب تک استاذ کھڑے رہیں گے۔

چونکہ اس میں وقت کے معنی سمجھے جاتے ہیں، اسلیے ظرفیہ کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۳۷-۶)

۴۔ لَا (نہیں، نہ، مت) ہمیشہ نفی ہی کے معنی میں آتا ہے۔ مگر اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جو تم نے مختلف سبتوں میں پڑھی ہیں:

۱۔ لَا نافیہ غیر عاملہ ہے، عام طور پر یہی مستعمل ہے۔ اسم، فعل، حرف سب ہی پر داخل ہوتا ہے۔

۲۔ لَا نافیہ عاملہ ہے، فعل نہیں کو جزم دیتا ہے: لَا تَذْهَبْ. (دیکھو سبق ۱۲۰ اور ۳۹)

۳۔ لَا بمعنی لَيْسَ عاملہ ہے، لَيْسَ کی مانند خبر کو نصب دیتا ہے: لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ. (دیکھو سبق ۳۹-ج)

۴۔ لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ عاملہ ہے، اسم کو فتحہ (-) دیتا ہے: لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے)۔ (دیکھو سبق ۳۹-د)

۵۔ لَا عاطفہ غیر عاملہ: رَأَيْتُ زَيْدًا لَا عَمْرًا. یہاں لَا حرفِ عطف ہے اس لیے اس کے مابعد کا اعراب وہی ہے جو اس کے ماقبل کا ہے۔

۶۔ لَا حرفِ ایجاب (جواب دینے کا حرف) بھی ہے، غیر عاملہ ہے۔ (دیکھو سبق ۵۰-۳)

۷۔ لَا زائدہ بھی ہوتا ہے، اس وقت اسکے کچھ معنی نہیں ہوتے۔ (دیکھو سبق ۵۰-۱۳)

۵۔ لَوْ دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ شرطیہ ۲۔ مصدریہ۔

۱۔ لَوْ شرطیہ: لَوْ أَنْصَفَ النَّاسُ لَا سْتَرَأَحَ الْقَاضِيُ^۱. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۲۔ لَوْ مصدریہ: أَحَبُّ لَوْ نَجَحْتُ (= أَحَبُّ نَجَاحِكَ)^۲. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۱۔ اگر لوگ انصاف کرنے لگیں (یعنی آپس میں منصفانہ سلوک رکھیں) تو قاضی (جج) کو آرام مل جائے۔

۲۔ میں چاہتا ہوں کہ تو کامیاب ہو جاتا، یعنی میں تیری کامیابی چاہتا ہوں۔

تنبیہ: لَوْ پر واو لگانے سے معنی ہوتے ہیں ”اگرچہ“: السَّخِي حَيْبُ اللَّهِ وَلَوْ
 كَانَ فَاسِقًا۔^۱

۶۔ لَوْلَا اور لَوْ مَا دو قسم کے ہوتے ہیں: ۱۔ تَخْضِیْہ ۲۔ شَرْطِیہ

۱۔ تَخْضِیْہ: لَوْلَا تَمْشِي مَعَنَا. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۶)

۲۔ شَرْطِیہ: لَوْلَا الْقُرْآنُ لَبَقِيَ الْعَالَمُ فِي الظُّلُمَاتِ۔^۲ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۷۔ لام (ل یا لَ) چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ لام جارہ ۲۔ لام الامر ۳۔ لام کئی ۴۔ لام تاکید
 پہلی تین قسم کے لام کسور پڑھے جاتے ہیں، لام تاکید مفتوح ہوتا ہے۔

۱۔ لام جارہ اسم کو جردیتا ہے، کثیر الاستعمال ہے۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ الف ۴)

۲۔ لام الامر فعل مضارع کو جزم دیتا ہے: لَيَقْرَأُ وَلَيَكْتُبُ۔^۳ (دیکھو سبق ۴۹۔ ز)

۳۔ لام کئی کے معنی ہیں ”تاکہ“ یہ مضارع کو نصب دیتا ہے: أَسْلَمْتُ لَأَفْلَحَ.

(دیکھو سبق ۲۰۔ ۴)

۴۔ لام تاکید اسم پر بھی داخل ہوتا ہے فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: إِنَّ زَيْدًا

لِقَائِهِ، ﴿لَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنُ﴾^۴ لَا أَكْتُبَنَّ مَكْتُوبًا. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۰)

۸۔ واو کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ واو عاطفہ ۲۔ واو قسمیہ ۳۔ واو رُبّ ۴۔ واو حالیہ ۵۔ واو معیہ ۶۔ واو استیناف۔

۱۔ عاطفہ ”اور“ کے معنی میں کثیر الاستعمال ہے، غیر عاملہ ہے۔

۱۔ نَحْيُ اللَّهِ کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو۔^۵ اگر قرآن نہ ہوتا تو دنیا اندھیرے میں پڑی رہتی۔

۲۔ لیکن لام الامر کے ماقبل واو یا فآئے تو ساکن کر دیا جاتا ہے: فَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۲۰۔ تنبیہ)

۳۔ اسے چاہیے کہ پڑھے اور لکھے۔^۵ قر: ۱۷

۲۔ واو القسم عاملہ ہے، اسم کو جردیتا ہے: ﴿وَالَّتَيْنِ وَالزَّيْتُونِ﴾^۱۔

(دیکھو سبق ۴۹۔ الف۔ ۵)

۳۔ واو رُب عاملہ ہے، اسم کو جردیتا ہے: وَبَلَدَةٍ سِرْتٍ^۲۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ الف)

۴۔ واو حالیہ غیر عاملہ ہے: جاء زید وهو راكب۔ (دیکھو سبق ۴۳۔ ۱۱)

۵۔ واو معیہ مَع کے معنی میں آتا ہے، عاملہ ہے، اسم کو نصب دیتا ہے: سِرْتٍ والشارع الجديد۔ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ (دیکھو سبق ۴۳۔ ۷)

۶۔ واو استیناف (یعنی پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کر دینا): ﴿لِنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقَرِّفِي الْأَرْحَامِ﴾^۳ مَا نَشَاءُ^۴۔ اس مثال میں واو عاطفہ نہیں ہے ورنہ لِنُبَيِّنَ کی مانند نُقَرِّفُو کو بھی نصب ہوتا، بلکہ یہ ایک نئی بات شروع کر دی گئی ہے جس کا ماقبل سے تعلق نہیں ہے۔ (واو استیناف غیر عاملہ ہے)

۹۔ حَتَّىٰ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ جارہ ۲۔ ناصبۃ المضارع ۳۔ عاطفہ۔

۱۔ حَتَّىٰ جارہ (تک): أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتَّىٰ رَأْسِهَا (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھایا یعنی سر نہیں کھایا)۔

۲۔ حَتَّىٰ ناصبۃ المضارع (تاکہ، یہاں تک کہ) مضارع کو نصب دیتا ہے: تَعَلَّمْتُ حَتَّىٰ أَفْهَمَ الْقُرْآنَ (میں نے علم سیکھا تاکہ قرآن سمجھوں)۔

(دیکھو سبق ۲۰)

۱۔ قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ (تین: ۱)

۲۔ بہترے شہروں کی میں نے سیر کی۔

۳۔ اَرْحَام جمع ہے رَحِمٌ یا رَحِمٌ کی یعنی بچہ دانی، یہ لفظ مؤنث بولا جاتا ہے۔

۴۔ تاکہ ہم تمہیں صاف صاف بتا دیں۔ اور ہم جو چاہتے ہیں (حاملہ کی) بچہ دانی میں ٹھہرا دیتے ہیں۔ (ج: ۵)

۳۔ حَتَّىٰ عاطفہ (تک، یہاں تک کہ) غیر عاملہ ہے: أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتَّىٰ رَأَسَهَا (میں نے پھلی کھائی حتیٰ کہ اس کا سر بھی یا یہاں تک کہ اُس کا سر بھی) اس مثال میں حَتَّىٰ حرفِ عطفؑ ہے۔ اسی لیے اس کے ماقبل کا نصب مابعد کو بھی آگیا ہے (دیکھو سبق ۵۰-۱) حَتَّىٰ جارہ اور عاطفہ کا فرق ذہن نشین کر لو۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْخَمْسُونَ

بقیہ چند حروف

۱۔ اَل (حرف التعریف)

۱۔ اَل تین قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ حرف التعریف ۲۔ اسم موصول ۳۔ زائدہ۔

۲۔ اَل جو حرف تعریف ہے اُسے لام التعریف بھی کہا جاتا ہے۔ تم پڑھ چکے ہو کہ یہ لام نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ کے حکم میں آ جاتا ہے۔

۳۔ معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ لَامُ الْعَهْدِ الْخَارِجِي: جس لام کا مدخول متکلم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہو: جاء الأمير^۱ جب کہ اس امیر سے وہ امیر مراد ہو جس کو متکلم اور مخاطب دونوں جانتے ہوں یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ اس شخص کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

۲۔ لَامُ الْعَهْدِ الذَّهْنِي: جس لام کا مدخول صرف متکلم کے ذہن میں ہو: جاء الأمير^۲ جب کہ اس امیر کا علم مخاطب کو نہ ہو، صرف متکلم کو ہو۔

۳۔ لَامُ الْجِنْسِ: جب اس کے مدخول کی جنس مقصود ہو: الرَّجُلُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ^۳ یعنی مرد کی جنس عورت کی جنس سے افضل (برتر) ہے اس میں افراد کا خیال متکلم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔

۱۔ اور ۲۔ دونوں جگہ انگریزی میں The لگایا جاتا ہے۔

۳۔ اس جگہ The نہیں آئے گا Man is better than woman۔

۴۔ لام الاستغراق^۱: جب کہ اس کے مدخول کے تمام افراد کا خیال متکلم کے ذہن میں ہو: ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لِفِي خَسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾^۲ (انسان کے تمام افراد خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے)۔

تنبیہ: لام الجنس اور لام الاستغراق میں فرق یہ ہے کہ جنس میں افراد ملحوظ نہیں ہوتے لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں اسی لیے اس میں استثنا (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

۴۔ جو اُل اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے۔

(دیکھو درس ۴۲-۶)

۵۔ جو اُل اسم علم پر داخل ہو وہ زائدہ ہوتا ہے کیوں کہ اسم علم خود ہی معرفہ ہے، لیکن ہر ایک اسم علم پر اُل نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ اہل زبان نے جہاں لگایا ہے وہیں لگے گا: الحسن، الخلیل، الفضل، العباس، النعمان، الحارث کہہ سکتے ہیں کیوں کہ اہل زبان سے ایسا سنا گیا ہے، مگر المحمّد، المحمود نہیں کہا جاتا ہے۔

اکثر ملکوں کے نام پر اُل زائدہ لگایا جاتا ہے: الشام، الروم، الهند، الباکستان، العرب، اليمن، الفرנסا وغیرہ، لیکن شہروں کے نام پر بہت کم اُل آتا ہے: مکّہ، مصر، بغداد، لاہور وغیرہ پر اُل داخل نہیں ہوتا، البتہ المدینہ پر اُل لگایا جاتا ہے کیوں کہ مَدِیْنَةُ تو ہر ایک بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح القاهرة پر بھی لام تعریف داخل ہوتا ہے۔

۱۔ لام الاستغراق کی جگہ انگریزی میں "All" یا "Every" بولا جاتا ہے۔

۲۔ همزة الوصل و همزة القطع

۶۔ یہ دونوں ہمزے زائد ہوتے ہیں اور لفظ کے شروع میں آتے ہیں۔ همزة الوصل ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے، لکھنے میں باقی رہتا ہے اور همزة القطع ہمیشہ ملفوظ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات میں همزة الوصل ہے (یہ تو جانتے ہو کہ الف متحرک کو بھی همزة کہتے ہیں):

۱۔ اَل کا همزة۔

۲۔ اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُو، اِمْرَاةٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَانِ کا همزة۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کے سات بابوں میں یعنی: ۱۔ اِنْفَعَلَ ۲۔ اِفْتَعَلَ ۳۔ اِفْعَلَ

۴۔ اِفْعَالٌ ۵۔ اِسْتَفْعَلَ ۶۔ اِفْعَوْعَلَ ۷۔ اِفْعَوَّلَ (دیکھو سبق ۳۵)

اور رباعی مزید کے دو بابوں ۱۔ اِفْعَنْعَلَ اور ۲۔ اِفْعَلَّلَ (دیکھو سبق ۲۵-۳) کے ماضی، امر اور مصدر میں جو همزة ہے وہ همزة الوصل ہے۔

۴۔ ثلاثی مجرد کے امر حاضر میں جو همزة آتا ہے وہ بھی همزة الوصل ہے۔

مذکورہ مقامات کے سوا جو همزة ہوگا وہ همزة القطع ہوگا:

باب اَنْكُومَ کے ماضی اور امر کا همزة، اَفْعَلُ التَفْصِيلِ (دیکھو سبق ۲۳) اور اَفْعَلُ الصِّفَةِ (دیکھو سبق ۲۳-۲) کا همزة، نیز ہر ایک باب سے مضارع واحد متکلم کا همزة همزة القطع ہے۔

تنبیہ: ۲۔ همزة الوصل کے تلفظ میں کبھی جاننے والوں سے بھی غلطی ہو جاتی ہے اس لیے تمہیں خاص طور پر اس کی مشق کرنی چاہیے۔ یعنی ماقبل سے وصل کی حالت میں همزة کو تلفظ سے ساقط کر دیا جائے: اِلِسْمُ کو اِلِاسْمُ (= اِلِسْمُ)، فِي الْاِمْتِحَانِ کو فِي الْاِمْتِحَانِ (= فَلِامْتِحَانِ) پڑھنا چاہیے۔

۳۔ التاء المبسوطة والمربوطة

۷۔ تائے مبسوطة (ت) اکثر ضمیر واقع ہوتی ہے جو فعل ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلم کے صیغوں کیساتھ لاحق ہوتی ہے: فَعَلْتُ، فَعَلْتُمَا، فَعَلْتُمْ، فَعَلْتُ، فَعَلْتُنَّ اور فَعَلْتُ۔ مگر فَعَلْتُ کی تائے ساکنہ ضمیر نہیں ہے بلکہ صرف علامتِ تانیث ہے۔ (دیکھو سبق ۴۱ تنبیہ ۴) تائے مربوط (ة) زیادہ تر حرفِ تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے: اِمْرُؤُ سے اِمْرَآةٌ، مَلِكٌ سے مَلِكَةٌ۔

کبھی اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کیلئے آتی ہے: شَجَرٌ (درخت) اسم جنس ہے، ایک درخت کو شَجَرٌ نہیں بلکہ شَجَرَةٌ کہا جائیگا، اس (ة) کو تائے وحدت کہتے ہیں۔ کبھی مبالغہ کے لیے آتی ہے: عَلَامَةٌ، فَهَامَةٌ مذکر و مؤنث دونوں پر ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے، اس کو تائے مبالغہ کہیں گے۔

کبھی صیغہ منتہی الجمع میں لگتی ہے: اُسَايِدَةُ (جمع اُسَاذُ کی) رَنَادِقَةٌ (جمع رُنْدِيقُ کی)۔

کبھی اسم منسوب کی جمع کے ساتھ بھی یہ (ة) لگائی جاتی ہے: اَشَاعِرَةٌ (جمع اَشْعَرِيٌّ کی) حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔

کبھی کسی حرف کے عوض میں (ة) بڑھادی جاتی ہے: عِطَّةٌ (در اصل وَعْطُ) میں واو کے عوض (ة) آخر میں لگادی گئی ہے، شَفَّةٌ (در اصل شَفَوُ) آخر کی واو کے عوض (ة) لگادی گئی ہے۔

تنبیہ ۳: لفظ کے درمیان تائے مبسوطة اور تائے مربوط کی شکل یکساں ہو جاتی ہے: فَعَلْتُ، فَعَلْتَا، اِمْرَآةٌ، اِمْرَاتَانِ وغیرہ۔

مشق نمبر ۷

تنبیہ: ذیل کی عبارت میں ہمزة الوصل اور ہمزة القطع کو پہچان کر صحیح تلفظ کرو۔

زار المدرسة العالیة امرؤٌ علامہ، ومعہ ابنہ ورجلان اثنان وامرأتان اثنتان وابنةٌ صغيرةٌ اسمها عزیزةٌ، فاستقبلهم رئیس المدرسة استقبالا فائقا^۱ وأکرمهم إکراما بلیغا^۲، ثم دار معهم الرئيس^۳ وأراهم عُرْفَةً^۴ عُرْفَةً من المدرسة، فلما نظروا في جميع شُؤُنِ المدرسة^۵ بِإِمْعَانٍ^۶ النَّظَرَ اطمأنَّ قلوبهم وازدادوا^۷ اُبْتِهَاجًا^۸ وأُعْجِبُوا^۹ بحسن الانتظام إعجابًا^{۱۰} وقُبِلَ الخروج من المدرسة أَلْقَتْ سيدة منهم خطبةً أمام التلامذة، قائلة^{۱۱}: أيتها التلامذة الأعزَّة! اجتهدوا في طلب العلم، فَإِنَّهُ لَا يَنْجَحُ فِي الْإِمْتِحَانِ إِلَّا مَنْ اجْتَهِدَ قَبْلَ الْإِثْمَانِ^{۱۲}، واعلموا -أسعدكم الله- أَنَّهُ لَا سَعَادَةَ إِلَّا بِالْإِقْيَادِ لِلْإِسَاتِذَةِ وَالْإِرْتِقَاءِ فِي الْعُلُومِ الدِّينِيَّةِ وَالْعَقْلِيَّةِ، وَعَلَيْكُمْ بِتَحْلِيَةٍ أَنْفُسَكُمْ بِالْفَضَائِلِ وَالْاجْتِنَابِ عَنِ الرَّذَائِلِ^{۱۳}، وَأَكْرَمُوا أَبْوِيَكُمْ وَأَحْبُوا إِخْوَانَكُمْ وَأَخَوَاتِكُمْ، وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ، بَيِّنِ الْإِسْمَ الْفُسُوقَ بَعْدَ الْإِيْمَانِ. وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مَنْ اتَّبَعَ الْقُرْآنَ.

۱۔ اونچے درجے کا۔ ۲۔ انتہا درجے کا۔ ۳۔ دیکھو الرئيس پر لام عہد خارجی ہے کیوں کہ اوپر اس کا ذکر ہو جانے سے مخاطب سمجھ لے گا کہ کونسا رئیس ہے۔ ۴۔ کمرہ۔ ۵۔ شُؤُن جمع ہے شَأْن کی یعنی حالت۔

۶۔ المدرسة پر بھی لام عہد خارجی ہے یعنی وہی مدرسہ عالیہ۔ ۷۔ نظر غور سے۔

۸۔ ازداد دراصل اِزْتَادَ بابِ اِفْتَعَلَ سے یعنی زیادہ ہونا۔ ۹۔ خوش ہونا۔

۱۰۔ اُعْجِبَ خوش کرنا اُعْجِبَ اس کا مجہول ہے۔ اس کے معنی میں خوش ہونا۔

۱۱۔ مفعول مطلق ہے۔ (دیکھو سبق ۴۳) ۱۲۔ حال ہے یعنی کہتی ہوئی۔ ۱۳۔ عین وقت۔ ۱۴۔ آراستہ نہ کرنا۔

۱۵۔ بد خصالتیں۔ ۱۶۔ باہم بغض نہ رکھو۔ ۱۷۔ باہم حسد نہ کرو۔ ۱۸۔ بد لقب نہ رکھو۔ ۱۹۔ گالی گلوچ۔

سوالات نمبر ۱۸ (الف)

- ۱۔ عربی زبان میں حروف تقریباً کتنے ہیں؟
- ۲۔ حروفِ عاملہ کے کتنے گروہ ہیں؟ ہر ایک گروہ کے کیا نام ہیں؟
- ۳۔ حروفِ جارہ کتنے ہیں اور کون کون سے؟
- ۴۔ اسم کو نصب دینے والے حروف کون سے ہیں اور فعل کو نصب دینے والے کون سے؟
- ۵۔ وَ، فَ اور ثُمَّ کون سے حروف ہیں اور اُن کے استعمال میں کیا فرق ہے؟
- ۶۔ واو کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ مثالوں سے سمجھاؤ۔
- ۷۔ فعل کو جزم دینے والے حروف کون سے ہیں؟
- ۸۔ اِنْ کتنے معنوں میں آتا ہے، ہر معنی کے لیے اسے کیا لقب دیا جاتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟
- ۹۔ اَنْ کتنے قسم کا ہوتا ہے؟ ہر ایک قسم کا عمل کیا ہوتا ہے؟
- ۱۰۔ مَا کون کون سے معنی میں آتا ہے اور کس کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے؟
- ۱۱۔ ایسے کون سے حرف ہیں جو کسی جگہ عاملہ ہوتے ہیں اور کسی جگہ غیر عاملہ؟
- ۱۲۔ نَعَمْ اور بَلٰی کے استعمال میں کیا فرق ہے؟
- ۱۳۔ حروف الزیادۃ کون کون سے حرف ہیں اور کس موقع پر کونسا حرف زائد ہوتا ہے؟
- ۱۴۔ حرف جب زائد ہوتا ہے اس وقت وہ عمل کرتا ہے یا بے عمل ہو جاتا ہے؟
- ۱۵۔ اَل کی کتنی قسمیں ہیں؟
- ۱۶۔ لام تعریف کی قسمیں اور ان کی مثالیں بیان کرو۔
- ۱۷۔ تائے مبسوطہ اور تائے مربوطہ کی قسمیں بیان کرو۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُونَ

الْجُمْلُ وَأَقْسَامُهَا

إِسْنَادٌ، مُسْنَدٌ وَ مُسْنَدٌ إِلَيْهِ

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں میں ایسی نسبت کو جس سے کلام تام یعنی جملہ بن جائے اس کو اسناد کہتے ہیں۔ اور جملہ کا وہ جزو جس کے متعلق کچھ کہا جائے **مسند الیہ** کہلاتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ **مسند** کہلاتا ہے: الولد جالسٌ جملہ اسمیہ ہے اس میں ولد اور جالس میں ایک مخفی رابطہ ہے جس سے دونوں لفظ باہم مربوط ہیں، اسی رابطہ کو **اسناد** کہتے ہیں۔ اس جملہ میں ولد کے متعلق کہا گیا ہے جالسٌ، پس ولد تو مسند الیہ ہے اور جالسٌ مسند۔ اسی طرح جلس الولد جملہ فعلیہ ہے، اس میں الولد کے متعلق کہا گیا ہے (جلس)، پس اس جملہ میں پہلا جزو (فعل) مسند ہے اور دوسرا جزو (ولد) مسند الیہ ہے۔

۲۔ ان مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ مسند الیہ جملہ اسمیہ میں مبتدا ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ میں فاعل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لیا ہوگا کہ مسند جملہ اسمیہ میں خبر اور فعلیہ میں فعل ہوا کرتا ہے۔ جملہ میں مفعول نہ تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

۳۔ مذکورہ مثالوں سے یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ اسم تو مسند الیہ بھی ہو سکتا ہے اور مسند بھی، دیکھو اوپر کی مثال میں ولد بھی اسم ہے اور جالسٌ بھی اسم ہے۔ مگر فعل صرف مسند ہو سکتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا اور حرف میں نہ مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے نہ مسند ہونے کی۔

أقسام الجمل

۴۔ تم نے حصہ اول سبق (۶) میں پڑھا ہے کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ اسمیہ جس کا پہلا جز واسم ہو۔ ۲۔ فعلیہ جس کا پہلا جز وفعل ہو۔

یہ تقسیم لفظی ترکیب کے لحاظ سے تھی۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ خبریہ جس کے مفہوم کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے: المدرسة مفتوحة یا فتحت المدرسة۔ دیکھو پہلا جملہ اسمیہ ہے اور دوسرا فعلیہ، دونوں سے سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کو سچی خبر بھی کہہ سکتے ہیں اور جھوٹی بھی کہہ سکتے ہیں۔

۲۔ انشائیہ جس کا مفہوم تصدیق و تکذیب کے قابل نہ ہو: اقرأ یا ولد، لا تجلسي یا بنت۔ ان جملوں میں کوئی خبر نہیں ہے بلکہ کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے روکنے کا حکم ہے۔ ایسے مفہوم کی نہ تصدیق ہو سکتی ہے نہ تکذیب کیوں کہ تصدیق یا تکذیب کا امکان صرف خبر میں ہوتا ہے۔

۵۔ جملہ انشائیہ (الجملة الإنشائية) کی گیارہ قسمیں ہیں:

۱۔ امر: ﴿اقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾^۱

۲۔ نہی: ﴿لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ﴾^۲

۳۔ استفہام: ﴿إِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ﴾^۳

۴۔ تمنی (آرزو): لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ۔

۵۔ ترجی (امید): ﴿لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا﴾^۴ (امید ہے کہ اللہ

اس کے بعد کوئی بات پیدا کر دے)۔

۶۔ نداء: یا تلامذۃ! فَرُتُمْ اِنْ اجْتَهَدْتُمْ۔

۷۔ عرض: یعنی وہ جملہ جس میں نرمی سے کسی امر کی درخواست کی جائے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتَسْتَفِيدُ مِنْكَ (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں اُترتے کہ ہم آپ سے فائدہ حاصل کریں)۔

۸۔ قسم: ﴿تَاللّٰهِ لَا كَيْدَنَّ اَصْنَامُكُمْ﴾^۱ (واللہ! میں تمہارے بتوں پر دَاؤ چلاؤں گا)۔

۹۔ تعجب: مَا اَحْسَنَ فَاطِمَةَ (فاطمہ کتنی خوب صورت ہے!)۔

۱۰۔ عقود: یعنی وہ جملے جن سے لین دین اور نکاح وغیرہ منعقد ہو جاتے ہیں: بَعْتُ، اِشْتَرَيْتُ، اُنْكَحْتُكَ فُلَانَةً (میں نے تجھ سے فلانہ کا نکاح کر دیا) قَبِلْتُ (میں نے قبول کر لیا)۔

۱۱۔ شرط: اِنْ تَتَعَلَّمْ تَتَقَدَّمْ (اگر تو سیکھ لے گا تو آگے بڑھ جائے گا)۔

جملہ دعائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے: السَّلَامُ عَلَیْكَ۔

مشق نمبر ۸۰

ذیل میں چند جملے تحلیل کے لیے لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ لَا تَنْسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ (تم باہمی احسان (اور مہربانی) کو فراموش نہ کرو)۔

یہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہے کیوں کہ اس میں فعل نہیں ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

(لَا تَنْسُوا) فعل نہیں حاضر معروف، جمع مذکر، حالت جزمی میں۔ اس میں واو ضمیر بارز

مرفوع متصل، اَنْتُمْ کے معنی میں ہے یہی ضمیر فعل کا فاعل ہے، اسلیے محلاً مرفوع ہے۔

(الْفَضْل) مصدر ہے، مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے۔

(يُنْظَرُ) ظرف مکان (دیکھو سبق ۴۳-۴۴) ہے، مفعول فیہ ہے اس لیے منصوب ہے، متعلق فعل، پھر مضاف بھی ہے۔

(كُمُ) ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ ہے، محلاً مجرور۔

فعل، فاعل، مفعول بہ اور ظرف مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۲۔ اِنْكَ لَاَنْتَ يُوسُفُ؟

یہ جملہ اسمیہ انشائیہ ہے کیوں کہ اس میں استفہام ہے۔

(اِ) حرف استفہام، حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

(اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل۔

(كُ) ضمیر منصوب متصل، مبنی، اِنَّ کا اسم یعنی مبتدا ہے اس لیے محلاً منصوب کہا جائے گا۔

كُ کا زبر اعراب نہیں ہے۔

(لِ) حرف تاکید۔

(اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل ہے، پہلی ضمیر کی تاکید کے لیے لایا گیا ہے اس لیے اسے بھی

محلاً منصوب کہا جائے گا کیوں کہ تاکید کا اعراب مؤکد کے تابع ہوتا ہے۔ (تاکید کا بیان

آئندہ ہوگا)۔

(يُوسُفُ) خبر ہے اس لیے مرفوع ہے، غیر منصرف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آئی۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

۳۔ قَالَ اَنَا يُوسُفُ۔

یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

(قَالَ) فعل ماضی، مبنی بر فتح ہے۔ اس میں ضمیر مرفوع متصل واحد مذکر غائب (هُوَ) مستتر

ہے جو اس کا فاعل ہے محلاً مرفوع۔

(اَنَا) ضمیر واحد متکلم مرفوع منفصل، مبنی ہے، مبتدا ہے اس لیے محلاً مرفوع۔

(یوسف) خبر ہے اس لیے مرفوع ہے۔

مبتدا اور خبر سے جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے قَالَ کا، اس لیے محلاً منصوب ہے۔

(یاد رکھو قَوْل کا مفعول بہ مقولہ کہلاتا ہے اور وہ جملہ ہوا کرتا ہے)

فعل قَالَ اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۸۱

ذیل کے مکتوب میں جملہ خبریہ اور انشائیہ پہچانو:

مكتوبٌ في تهنئة العيد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إلى حضرة الوالد المكرم،

السَّلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

بَعِيدِ الْفَطْرِ ذِي الْبَرَكَاتِ أَهْدِي

لِحَضْرَتِكَ الْهَنَاءُ ^{له} مع السَّلام

وَأَرْجُو أَنْ يَعُودَ بِكُلِّ عَزٍّ

وَاقْبَالَ عَلَيْكَ بِكُلِّ عَامٍ

وبعد، فَإِنِّي لَوَاسْتَعَرْتُ^١ مِنْ حَسَّانٍ^٢ فَصَاحْتَهُ^٣ وَمِنْ بَدِيعِ^٤ الزَّمَانِ^٥ بِلَاغَتِهِ

۱۔ مبارک بادی، خوش گواری۔ ۲۔ اِسْتَعَارَ: عاریت لینا۔

۲۔ حسان بن ثابت التوفی سنہ ۴۵ھ آنحضرت ﷺ کے زمانے کا مشہور شاعر ہے جس نے آنحضرت ﷺ کی شان میں قصائد لکھے ہیں۔

۴ بدیع الزمان الہمدانی المتوفی سنہ ۳۹۸ھ ایک بڑا انشاپور داز ہے جس کی کتاب ”مقامات ہمدانی“ مشہور ہے۔

لَمَّا قَدَرْتُ عَلَى وَصْفِ مَا فِي الْفُرَادِ^۱ مِنْ عَظِيمِ الشُّوقِ وَعَوَاطِفِ^۲ الاحترام، كَيْفَ لَا؟ وَلِسَانِ الْبَلَاغَةِ يَعْجِزُ عَنْ شُكْرِ أَيْادِيكَ^۳ الَّتِي غَمَرْتَنِي^۴ بِسَجَالِهَا^۵، وَاتَّسَعَ^۶ فِي مِيدَانِ الْكَرَمِ مَجَالُهَا^۷.
یا مولای! مع اعتراف العجز والتقصير أرفع^۸ لِمَعَالِيكُمْ^۹ عَرِيضَةَ التَّهْنِئَةِ^{۱۰} بِاقْبَالِ^{۱۱} الْعِيدِ السَّعِيدِ. **أَعَادَهُ اللَّهُ** عَلَيْكُمْ بِالْمَسَرَّاتِ وَالْعِيشِ^{۱۲} الرِّغْدِ.

يَا لَيْتَ لَوْ كُنْتُ الْيَوْمَ أَمَامَ حَضْرَتِكُمْ فِي الْبَيْتِ، وَقَبِلْتُ^{۱۳} أَيْدِي الْوَالِدَيْنِ الْمَعْظَمَيْنِ الَّتِي بَظَلَّهَا تَرَيُّتُ^{۱۴} وَتَلَقَّيْتُ^{۱۵} مَا تَلَقَّيْتُ^{۱۶}. **فَمَا أَطْيَبَ عِيدًا** تَتَضَاعَفُ^{۱۷} فِيهِ الْمَسَرَّاتُ بِرُؤْيَا الْوَالِدَيْنِ وَلَثَمِ^{۱۸} خَدُودِ الْإِخْوَانِ وَالْأَخَوَاتِ، **لَعَلَّ اللَّهَ** يُقَرِّبُ أَيَّامَ لِقَائِنَا، وَيُحَقِّقَ فِي الْقَرِيبِ رَجَائَنَا.
 هَذَا، وَأُهْدِي تَحِيَّةَ السَّلَامِ وَالتَّهْنِئَةَ لِأُمِّي الشَّفُوقِ وَإِخْوَتِي وَأَخَوَاتِي وَالْأَعْمَامِ الْمُحْتَرَمِينَ. **أَطَالَ اللَّهُ** بَقَاءَكُمْ وَبَقَاءَهُمْ لِلْعَبْدِ الْمُهْجُورِ.
 خَادِمُكُمْ عَبْدُ الشُّكُورِ

تنبیہ: جملہ انشائیہ پر نشان کر دیا گیا ہے۔

۱۔ فُرَادٌ (جہ اُنْفِدَ) دل۔ ۲۔ جمع ہے عاطفہ کی: جذب، شفقت۔ ۳۔ احسانات۔

۴۔ غَمَرْتُ (ن): ڈھونڈنا۔ ۵۔ سَجَلٌ (جہ سَجَالٌ) بڑا ڈول۔ ۶۔ اتَّسَعَ (در اصل اتَّسَعَ) کشادہ ہونا۔

۷۔ جولانگاہ، جولانی۔ ۸۔ دَفَعَ (لَکَ): پیش کرنا۔ ۹۔ مَعَالِیٰ بلندیاں، ادب کیلئے بولا جاتا ہے۔

۱۰۔ تہنیت، مبارک باد۔ ۱۱۔ سامنے آنا۔ ۱۲۔ با فراغت زندگی۔

۱۳۔ قَبَّلَ: بوسہ دینا۔ ۱۴۔ تَرَيُّتُ: پرورش پانا۔ ۱۵۔ تَلَقَّيْتُ: حاصل کرنا۔

۱۶۔ تَضَاعَفَ: دوچند ہونا۔ ۱۷۔ بوسہ دینا۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ

الإِعْرَابُ

تنبیہ: اسم کے اعراب کا بیان پہلے حصے کے سبق (۱۰) اور (۱۱) میں اور فعل کا اعراب سبق (۲۰) میں لکھا جا چکا ہے۔ تاہم یہاں کسی قدر مزید توضیح کے ساتھ اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ لفظ معرب (دیکھو سبق ۱۰-۱۰) کی مختلف حالتیں جن علامتوں سے بتلائی جاتی ہیں انھیں اعراب کہتے ہیں۔

تنبیہ: اعراب کا مقام لفظ کا آخری حرف ہے، لفظ میں ابتدائی اور درمیانی حروف کی جو حرکات و سکنات ہوتی ہیں انھیں اعراب نہیں کہنا چاہیے، مگر انھیں بھی اعراب کہنے کا عام رواج ہو گیا ہے۔

۲۔ اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اعراب بالحرکتہ ۲۔ اعراب بالحروف۔

۱۔ اعراب بالحرکتہ یہ ہیں: رفع (↑) یا (↑)، نصب (↓) یا (↓)، جر (→) یا (→)۔ یہ اسم کے اعراب ہیں۔ فعل کا اعراب رفع (↑)، نصب (↓) اور جزم (→) ہے۔

تنبیہ: یاد رکھو تنوین صرف اسم کا خاصہ ہے، نہ فعل پر تنوین آتی ہے نہ حرف پر۔ اسم پر تنوین اس وقت نہیں آئے گی جب وہ معرف باللام یا مضاف یا غیر منصرف ہو۔

ضمہ (ُ)، فتحہ (َ)، کسرہ (ِ) اور سکون (ْ) بھی اعراب کے نام ہیں۔ مگر یہ نام زیادہ تر مبنی الفاظ کی حرکات پر بولے جاتے ہیں۔ نیز ہر لفظ کی ابتدائی اور

درمیانی حرکات کے لیے یہی نام استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ کی ر کو منصوب نہیں بلکہ مفتوح کہا جائیگا، ج کو مرفوع نہیں بلکہ مضموم کہیں گے۔ البتہ ل کو مرفوع کہیں گے۔

۲۔ اعراب بالحروف یہ ہیں: اَ، اِ، اُ، اِی، اَنِ، اَنِی، اُنْ، اُنِی، اِنِ اور نِ۔
 تنبیہ ۴: اُ، اِ، اِی وغیرہ کے تلفظ کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک حرکت کیساتھ عارضی طور پر الف لگا کر تلفظ کر لو۔ مثلاً اُ کو اُو، اِ کو اِو اور اِی کو اِیو کہو۔ (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۱)
 الف: اُ، اِ، اِی یہ اَبْ، اُخْ، حَمْ، هَنْ، قَمْ اور ذُو کا اعراب ہے، جب کہ وہ یائے متکلم (ی) کے سوا کسی اور اسم یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں: اَبُوكَ (حالت رفعی) اَبَاكَ (حالت نصبی) اَبِیكَ (حالت جری)، لیکن جب مذکورہ اسماء (بجز ذُو کے) ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا کوئی اعراب نہ ہوگا، بلکہ تینوں حالت میں یکساں پڑھے جائیں گے: جَاءَ اَبِی، رَأَيْتُ اَبِی، قُلْتُ لِاَبِی۔ (دیکھو سبق ۱۱-۲)
 تنبیہ ۵: لفظ ذُو عموماً اسم ظاہر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے، ضمیر کی طرف شاذ و نادر ہی مضاف ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۶: قَمْ کے ساتھ یہ اعراب لگانے کے وقت میم گرا دی جاتی ہے: فُوكَ، فَاكْ، فِیكَ کہا جاتا ہے۔ قَمْ کو اعراب بالحركة بھی لگا سکتے ہیں: قَمَكَ، قَمَكْ، قَمِكَ۔
 تنبیہ ۷: مذکورہ اسمائے ستہ کا جو اعراب لکھا گیا ہے وہ اس وقت ہوگا جب وہ مکبر (غیر مصغر) ہوں اس لیے یہ اسمائے ستہ مکبرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ جب یہ مصغر ہوں تو ان کا اعراب معمولی اسموں کی طرف رفع، نصب اور جر سے ہوگا: اُخِی، اُخِیَّا، اُخِیْ وغیرہ۔ (مکبر اور مصغر کا بیان دیکھو سبق ۷۴-۷۵ میں)

ب: اِن، اِیْن اسمِ تثنیہ کا اعراب ہے: مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَیْنِ۔

ج: اُوْن، اِیْن جمعِ سالم مذکر کا اعراب ہے: مُسْلِمُوْن، مُسْلِمَیْنِ۔

د: نِ مضارع کے تثنیہ کا اعراب ہے: یَفْعَلَانِ، تَفْعَلَانِ۔

ه: نِ مضارع جمع مذکر اور واحد مؤنث مخاطبہ کا اعراب ہے: یَفْعَلُوْن، تَفْعَلُوْن، تَفْعَلِیْن۔

تنبیہ ۸: مضارع کے مذکورہ صیغوں میں نِ اور نِ صرف حالتِ رفعی میں لگائے جاتے ہیں، حالتِ نصبی و جزمی میں یہ نون حذف کر دیے جاتے ہیں: لَنْ یَفْعَلَا، لَنْ یَفْعَلُوا، لَنْ تَفْعَلِیْ۔ اسی طرح لَمْ تَفْعَلَا وغیرہ۔ (دیکھو سبق ۲۰ کی گردانیں)

تنبیہ ۹: تثنیہ و جمع کا نونِ اعراب کی علامت ہے اسی لیے نونِ اعرابی کہلاتا ہے۔

تنبیہ ۱۰: اسم میں تثنیہ کا الف اور جمع کا واو علامتِ اعراب ہیں اسی لیے ان میں تغیر ہوا کرتا ہے (دیکھو اوپر تثنیہ اور جمع کی مثالیں) لیکن فعل میں وہ اعراب کا جزو نہیں بلکہ ضمیریں ہیں، ان میں کبھی تغیر نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح یَفْعَلُنْ اور تَفْعَلُنْ کا نونِ اعرابی نہیں بلکہ ضمیر ہے اس لیے اس میں کبھی تغیر نہیں ہوتا بلکہ ماضی سے مضارع اور امر تک اسی طرح قائم رہتا ہے۔

اعرابِ لفظی اور تقدیری یا محلی

۳۔ جس جگہ اعراب کے تلفظ میں اشکال یا ثقل (بوجھ) نہ ہو، وہاں تو اعراب صاف صاف لگائے جاتے ہیں۔ انھیں اعرابِ لفظی کہتے ہیں، لیکن جہاں اعراب کا تلفظ مشکل یا ثقل ہو وہاں مجبوراً اعراب نہیں پڑھے جاتے جیسے: مُوسٰی اور عَصَا اسمِ مقصور ہیں کیوں کہ آخر میں الف مقصورہ لگا ہوا ہے۔ (دیکھو سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

ان پر تینوں حالتوں میں اعراب نہیں پڑھا جاسکتا: جاء موسیٰ، رأیت موسیٰ، جاء بموسىٰ۔

ایسے لفظوں پر حسب موقع اعراب فرض کر لیا جاتا ہے۔ ایسے فرضی اعراب کو تقدیری یا محلی اعراب کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۱۸ اور سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

قاضٍ یا القاضی، جارٍ یا الجاری اسم منقوص یا ناقص ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۹)
ان پر حالت رُفعی و جری میں اعراب تقدیری ہوگا، صرف حالت نصبی میں اعراب لفظی ہوگا: جاء قاضٍ، رأیت قاضیاً، مررت علی قاضٍ، اسی طرح جاء القاضی، رأیت القاضی، مررت علی القاضی۔

سوالات نمبر ۱۸ (ب)

- ۱۔ اعراب کی تعریف کرو۔
 - ۲۔ اعراب کا مقام کہاں ہے؟
 - ۳۔ لفظ کے ابتدائی اور درمیانی حروف کی حرکات و سکنات کو اعراب کہنا چاہیے؟
 - ۴۔ علاماتِ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟
 - ۵۔ مبنی کے حرکات و سکنات کے کیا نام ہیں؟
 - ۶۔ اسم کے اعراب کے کیا نام ہیں اور فعل کے اعراب کے کیا نام ہیں؟
 - ۷۔ اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب بیان کرو، اور وہ جب مصغر ہوں تو کیا اعراب ہوگا؟
 - ۸۔ نَ اور نِ کس کا اعراب ہے؟
 - ۹۔ یَفْعَلَانِ اور یَفْعَلُونَ میں اور مُسْلِمَانِ اور مُسْلِمُونَ میں علامتِ اعراب کیا ہے؟
- ۱۰۔ مویٰ کو لے آیا۔ ۱۱۔ میں گذرا (میرا گذر ہوا) ایک قاضی پر۔

۱۰۔ یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ میں نون کیسا ہے؟

۱۱۔ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

۱۲۔ عیسیٰ اور صغریٰ جیسے اسموں کو کیا نام دیتے ہیں اور تینوں حالتوں میں ان کا اعراب کیا ہوگا؟

۱۳۔ ماضی، رام، القاضی جیسے اسموں کو کیا کہتے ہیں اور ان کا اعراب تینوں حالتوں میں کیسا ہوگا؟

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُونَ

إِعْرَابُ الْفِعْلِ

تنبیہ: چون کہ اسم کے اعراب کا بیان طویل ہے اس لیے پہلے فعل کے اعراب کا بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ فعل ماضی اور امر تو مبنی ہیں، صرف فعل مضارع (جب کہ نون جمع مؤنث سے خالی ہو) معرب ہے۔

مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے۔ پانچ صیغوں (يَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، أَفْعَلُ اور نَفْعَلُ) کا رفع ضمہ (ـُ) سے، نصب فتحہ (ـِ) سے اور جزم سکون (ـْ) سے آتا ہے۔ باقی صیغوں میں سے جمع مؤنث کے دو صیغے (يَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مبنی ہیں، بقیہ سات صیغوں کا رفع نون اعرابی سے آتا ہے، نصب اور جزم حذفِ نون سے۔ فعل مضارع دراصل مرفوع ہوتا ہے، لیکن چند عارضوں سے منصوب یا مجزوم ہوتا ہے۔

مواضع نصب الفعل

۲۔ جب مضارع پر حروفِ ناصبہ (أَنَّ، لَنْ، كَيْ، يَأْتِي) اور إِذْنَ داخل ہوں تو وہ منصوب ہو جاتا ہے۔

تم نے درس (۴۹) میں پڑھا ہے:

۱۔ اَنْ سے مضارع میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: ﴿اَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ یعنی صیامُکم خیرٌ لکم (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے)۔

تنبیہ ۲: اکثر اُن کا ترجمہ اردو میں ”کہ“ کیا جاتا ہے: جِئْتُ اَنْ اَرَآكَ (میں آیا کہ تجھے دیکھوں)۔

۲۔ لَنْ سے نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللَّهِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کریں گے)۔

۳۔ كَيِّ (یا لِكَيِّ) سبب بتانے کے لیے آتا ہے: اُسَلَمْتُ كَيِّ اُفْلِحَ۔

۴۔ اِذَنْ^۱ (اِذَا بھی لکھتے ہیں) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے: کسی نے کہا اُسَلَمْتُ تو اس کے جواب میں کوئی کہے: اِذَا تُفْلِحَ^۲۔

۳۔ اس درس میں خاص سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ذیل کے چار مقاموں میں اَنْ مقدر^۳ ہوتا ہے جس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے:

۱۔ لام الجحود یعنی جو لام کان منفیہ کے بعد واقع ہو اس کے بعد: ﴿مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ﴾^۴ (اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دینے والا نہیں ہے جب کہ تو اُن میں موجود ہو) یہاں ”لِيُعَذِّبَ“ لَأَنْ يُعَذِّبَ کے معنی میں ہے۔

۲۔ حتی کے بعد: ﴿لَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي﴾^۵۔

۳۔ اَوْ کے بعد جب کہ وہ اِلٰی یا اِلَّا کے معنی میں ہو: لَأَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّي (میں ضرور تیرے ساتھ لگا رہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے) یہاں اَوْ تُعْطِيَنِي کے معنی اِلٰی اَنْ تُعْطِيَ ہیں۔

۴۔ لام كَيِّ کے بعد، یعنی وہ لام جو كَيِّ کے معنی میں ہو: جِئْتُكَ لِأُكَلِّمَكَ

۱۔ اِذَنْ کے معنی ہیں ”تب“ یا ”جب تو“۔

۲۔ مقدر اس لفظ کو کہتے ہیں جو عبارت میں بولا نہ جائے، لیکن اس کے معنی لیے جائیں۔ ۴۴: انفال

۵۔ میں اس سرزمین سے ہرگز نہ ہٹوں گا، یہاں تک کہ میرے والد مجھے اجازت دیں۔ (یوسف: ۸۰)

یعنی (میں تیرے پاس آیا، تاکہ تجھ سے گفتگو کروں) لَأُكَلِّمَ کے معنی ہیں:
کَیْ اَنْ اُكَلِّمَ۔

۵۔ فُل کے بعد بھی مضارع منصوب پڑھا جاتا ہے جب کہ وہ:

☆ امر کے جواب میں آئے: تَعَلَّمْ فَتُفْلِحْ (علم سیکھ تاکہ فلاح پائے)۔

☆ نہی کے جواب میں آئے: لَا تَعْجَلْ فَتَنْدَمَ (جلدی نہ کر کہ نادم ہو جائے)۔

تنبیہ ۳: اگر امر و نہی کے بعد مضارع پر فـ داخل نہ ہو تو مضارع کو جزم پڑھا جائے گا:

تَعَلَّمْ تُفْلِحْ (سیکھ فلاح پائے گا)، لَا تَعْجَلْ تَنْدَمَ (جلدی نہ کر، شرمندہ ہوگا)۔

☆ یا استفہام کے بعد آئے: أَيْنَ يَبْتَكَ فَأَزُورَكَ؟

☆ یا تمنی کے بعد: لَيْتَ لِي مَالًا فَأُنْفِقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (کاش کہ میرے

پاس مال ہوتا کہ میں اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا)۔

☆ یا عرض (التماس) کے بعد: أَلَا تَحُلُّ بِنَادِيْنَا فَتُكْرَمَ (آپ ہماری مجلس

میں کیوں نہیں آتے کہ آپ کی عزت کی جائے)۔

☆ یا نفی کے بعد: لَمْ يَأْتِنَا فَنُعْطِيْهِ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم

اُسے کتاب دیتے)۔

۶۔ واو معیت کے بعد جب کہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے: أَسْلِمَ وَتُفْلِحَ (تو

مسلمان ہو جاوے فلاح پائے گا) لَا تَنْسَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيْ مِثْلَهُ (کسی خصلت

[کام] سے منع نہ کر باوجودیکہ اس جیسا کام تو خود کر رہا ہے)۔

تنبیہ ۴: عَلِمَ اور اسکے مشتقات کے بعد اَنْ آئے تو اسے اَنْ کا مخفف سمجھا جائے، وہ فعل

مضارع کو نصب نہ دے گا: ﴿عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی﴾ (دیکھو سبق ۴۹)

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۶

إِرْتَاَضَ (يُرْتَاَضُ) ریاضت کرنا، ورزش کرنا	تَمَهَّدَ (۴) تیار ہونا
أَسِيَّ (ی، س) ننگین ہونا	جَادَ (و، ن) سخاوت کرنا
أَنْجَحَ (۱) کامیاب کرنا	خَابَ (ی، ض) ناکام ہونا
إِصْدَقَ (=تَصَدَّقَ) صدقہ دینا	خَيْطُ (ج حِیُوطٌ) تاگا
اسْتَسْهَلَ (۱۰) آسان جاننا	ذَنَّا (و، ن) قریب ہونا
أَصْلَ (۱) گمراہ کرنا	الرِّیَاضَةُ الْجِسْمَانِیَّةُ ورزش
أَنْقَضَ (۱) توڑنا	رَهَدَ (ف) بے رغبت ہونا
تَبَيَّنَ (۴) ظاہر ہونا، پتہ چلانا	سَادَ (و، ن) سردار ہونا
ثَابَرَ (۳) ثابت قدم رہنا	ضَّيْلٌ کمزور، ناتواں
تَهَذَّبَ (۴) درست ہونا، مہذب ہونا	نَظَمَ (ض) پرونا
عَصَى (يُعَصِي) نافرمانی کرنا	

مشق نمبر ۸۲

تنبیہ ۵: ذیل کی مثالوں میں مضارع کے ہر ایک صیغے کو دیکھو مرفوع ہے یا منصوب، اگر

منصوب ہے تو کیوں؟ اور علامت نصب کیا ہے؟

۱. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا.

۲. لَا تَكْسِلْ كِي لَا تَخِيبَ فِي مَرَادِكَ.

۳. هَلْ تَضِيعُ أَوْقَاتَكَ فَإِذَا تَكُونُ مِنَ الْخَاسِرِينَ.

۴. صُمْ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ.

۵. ثَابِرٌ عَلَى الْاجْتِهَادِ حَتَّى تَحْصَلَ فِي مُسْتَقْبَلِكَ مَنْزِلَةً وَاعْتِبَارًا؛ لِأَنَّ الْكَسَلَ مَا كَانَ لِيَنْجَحَ أَحَدًا.

۶. مَا كُنْتُ لِأُخْلِفَ الْوَعْدَ وَلَمْ تَكُنْ لَتُنْقِضَ الْعَهْدَ.

۷. كُنْ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا لِتَذُوقَ حُلَاوَةَ الْجَنَّةِ.

۸. تَاجِرٌ فَتَرُبِّحَ.

۹. جُودُوا فَتَسُودُوا.

۱۰. لَا تَتَعَرَّضُوا لِلتَّغْيِيرَاتِ الْجَوِّ فَتَمَرَّضُوا.

۱۱. مَتَى تَسَافَرُ فَاسَافِرْ مَعَكَ.

۱۲. هَلَّا تَتَعَلَّمُ أَيُّهَا الْوَلَدُ فَيَتَهَذَّبَ عَقْلُكَ وَيَتَمَهَّدَ لَكَ سَبِيلُ التَّقَدُّمِ؛ لِأَنَّ نَجَاحَ الْمَرْءِ بِقَدْرِ عِلْمِهِ.

۱۳. قَالَ صَدِيقِي: إِنِّي أَقْرَأُ لَيْلًا فِي نَوْرِ ضَمِيلٍ، فَقُلْتُ: إِذَنْ تَوُذِي عَيْنَيْكَ فَاجْتَنِبِ الْمَطَالَعَةَ لَيْلًا مَا اسْتَطَعْتَ لَنَلَّا يَضْعُفَ بَصْرُكَ.

۱۴. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تَوْمَنُونَ حَتَّى تَحَابُّوْا.

۱۵. لَيْتَ الْكَوَاكِبَ تَدْنُو لِي فَأَنْظِمَهَا

۱۶. لِأَسْتَسْهَلَنَّ الصَّعْبَ أَوْ أَدْرِكَ الْمُنَى

فَمَا انْقَادَتِ الْأُمَالُ إِلَّا لِصَابِرٍ

۱۔ تاجرو (۳) باہم لین دین تجارت کرنا۔ تاجر امر ہے۔

۲۔ اوو قسمیہ ہے یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔

۳۔ یہاں تک کہ باہم محبت کرو۔

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ.
۲. كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا.
۳. لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ.
۴. كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ.
۵. وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ.
۶. مَنْ ذَا الَّذِي يقرضُ^۱ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضْعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً.

مشق نمبر ۸۳

عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ اے ہمارے رب ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم تیری نافرمانی کریں۔
- ۲۔ اپنے اوقات ضائع نہ کرو تا کہ اپنی مراد میں ناکام نہ رہو۔
- ۳۔ کیا تو سستی کرتا ہے تب تو جاہل ہی رہے گا۔
- ۴۔ کوشش کر یہاں تک کہ اپنا مقصد حاصل کر لے۔
- ۵۔ تجارت کرو کہ نفع پاؤ۔
- ۶۔ ہم اپنے وطن کی آزادی کے لیے کوشش کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (اُو) مقصد کو پہنچ جائیں گے۔
- ۷۔ نہ تو ست تاجر نفع پانے والا تھا، نہ مخنتی تاجر ٹوٹا پانے والا۔

- ۸۔ متفق ہو جاؤ تا کہ مستقل (آزاد، خود مختار) ہو جاؤ۔
- ۹۔ کاش کہ میں جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوتا۔
- ۱۰۔ تم اہل مغرب کے تسلط سے ہرگز نجات نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ ان کی مانند علوم و فنون جدیدہ سیکھ لو اور اپنی قوم کے لیے ایثار کرنے لگو۔
- ۱۱۔ قرآن مجید میں غور (فکر) کیوں نہیں کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے۔
- ۱۲۔ خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے نہ بھٹکا دے۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُونَ

مواضع جزم الفعل

۱۔ تم نے درس (۲۰) اور (۴۹) میں حروف جازمۃ الفعل المضارع کا بیان پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور اِن شرطیہ (دیکھو درس ۲۰-۳) کی مانند دو جملوں یعنی شرط اور جزا پر داخل ہوتے ہیں اس لیے انہیں اسماء الشرط یا کلم المجازاة^۱ کہا جاتا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ مَنْ (جو شخص) ۲۔ مَا (جو چیز، جو کچھ) ۳۔ اَنْتِ (جس طرح، جہاں کہیں)
- ۴۔ مَتْنِ (جب کبھی) ۵۔ اَيَّانَ (جب کبھی) ۶۔ اَيْنَمَا (جہاں کہیں)
- ۷۔ كَيْفَمَا (جب بھی) ۸۔ مَهْمَا (جو کچھ) ۹۔ حَيْثُمَا (جہاں کہیں)
- ۱۰۔ اَيُّ (جو کوئی۔ مذکر) ۱۱۔ اَيَّةُ (جو کوئی۔ مؤنث)۔

تنبیہ: مذکورہ الفاظ میں نمبر (۱) سے (۵) تک، نِزْ اَيْنَ، كَيْفَ، اَيُّ اور اَيَّةُ اسم استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۳) اور مَنْ، مَا، اَيُّ اور اَيَّةُ اسم موصول بھی ہیں (دیکھو درس ۴۲)۔ ان دونوں صورتوں میں وہ الفاظ کوئی عمل نہیں کرتے: مَنْ يَقْرَأُ (کون پڑھتا ہے؟) ہذا مَنْ يَعْلَمُنِي (یہ وہ شخص ہے جو مجھے سکھاتا ہے)۔

۲۔ مذکورہ اسماء الشرط اِن شرطیہ کی طرح دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں جب کہ دونوں مضارع ہوں:

- ۱۔ ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزَ بِهِ﴾^۲ (جو شخص کوئی برائی کریگا اسے اس کا بدلہ دیا جائیگا)۔

۲۔ مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ ۖ (تم جو کچھ بھلائی [کی قسم میں] سے کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے)۔

۳۔ مَهْمَا تُعْطِ تَعْزُ (تو جو کچھ دے گا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائے گا)۔

۴۔ مَتَى تَسْعَى تَنْجَحْ (تم دونوں جب بھی کوشش کرو گے کامیاب ہو گے)۔

۵۔ اَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ ۖ (تم جہاں کہیں رہو گے موت تمہارے پاس پہنچ جائے گی)۔

۶۔ كَيْفَمَا تَكُونُوا يُكُنْ فَرْنَاوْكُمْ (جیسے تم رہو گے [ویسے ہی] تمہارے ساتھی ہوں گے)۔

۷۔ آيَةُ سُوْرَةٍ تَقْرَأُ تَسْتَفِيْذُ مِنْهَا (تو کوئی سی سورت پڑھے گا اس سے فائدہ حاصل کرے گا)۔

تنبیہ: مذکورہ مثالوں میں پہلے فعل یا جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوتا ہے۔

۳۔ مذکورہ کلمات میں سے مَنْ ذُوِي الْعُقُوْلِ ۚ کے لیے ہے۔ اور یہی کثیر الاستعمال ہے۔ مَا اور مَهْمَا غیر ذُوِي الْعُقُوْلِ کے لیے، مَتَى اور اَيْنَا زَمَان کے لیے، اَيْنَمَا اور حَيْثُمَا مکان کے لیے، اُنْی مکان اور زمان دونوں کے لیے آتا ہے۔ اُنْی اور اَيَّةُ مذکورہ معانی میں سے ہر ایک کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

تنبیہ: ۳۔ اُنْی کبھی کَيْفَ اور مَتَى کے معنی میں آتا ہے: ﴿قَالَ اَنْیْ یُحْیِیْ ہٰذِہُ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِہَا﴾ (اس نے کہا: اللہ اس کو کس طرح یا کب زندہ کرے گا؟)

۴۔ مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تب بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْكُتْ تَسْلَمْ (خاموش رہ سلامت رہے گا) یہ جزم اس وقت ہوگا جب کہ جملے کے شروع میں اِنْ (اگر) کے معنی پیدا کیے جاسکتے ہوں، چنانچہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں: اِنْ تَسْكُتْ تَسْلَمْ (اگر تو خاموش رہے گا تو سلامت رہے گا)۔

۵۔ جب کہ شرط کے جواب میں (بعد والے جملے میں) جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی ہو یا اس فعل پر مائے نافیہ یا لَنْ یا قَدْ یا سِنْ یا سَوْفَ داخل ہو یا وہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلوں سے ہر قسم کی گردانیں مستعمل نہ ہوں، جیسے لَيْسَ، عَسَى وغیرہ، تو اُس جواب پر فُلّ داخل کرنا ضروری ہے:

۱۔ اِنْ يَمْسُسْكُمْ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (جواب میں جملہ اسمیہ ہے)

۲۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي ۖ ﴿۱۰﴾ (جواب میں فعل امر ہے)

۳۔ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُمْ مِنْ اَجْرٍ ﴿۱۱﴾ (جواب میں مائے نافیہ داخل ہے)

۴۔ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ نَّكَفُرُوهُ ۖ ﴿۱۲﴾ (جواب میں لَنْ داخل ہے)

۵۔ اِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهِ ۖ ﴿۱۳﴾ (جواب میں قَدْ داخل ہے)

۶۔ اِنْ خِفْتُمْ عِيْلَةً ۖ فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمْ اللّٰهُ ۖ ﴿۱۴﴾ (جواب میں سَوْفَ داخل ہے)

۷۔ اِنْ تَرٰنِ اَنَا اَقَلُّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ فَعَسَىٰ رَبِّي اَنْ يُؤْتِيَنِي خَيْرًا

۱۔ اس فکوحرف تعقیب کہتے ہیں۔ ۲۔ آل عمران: ۳۱ ۳۔ یونس: ۷۲

۴۔ تم جو کچھ بھلائی کرو گے تو ہرگز ناشکری نہ کیے جاؤ گے۔ یعنی ضرور تمہیں اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔

۵۔ یوسف: ۷۷ ۶۔ افلاس۔ ۷۔ توبہ: ۲۸

۸۔ تَرٰنِ دراصل تَرَانِی ہے۔ تَرٰنِ کا الف حالت جزی کی وجہ سے گر گیا اور آخر سے یائے متکلم کا حذف کرنا =

مِنْ جَبْتِكَ ﴿۱﴾ (جواب میں فعل جامد داخل ہے)

ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے:

اسْمِيَّةٌ طَلَبِيَّةٌ وَبِجَامِدٍ وَبِمَا وَلَنْ وَبِقَدِّ وَبِالتَّسْوِيفِ ﴿۲﴾
یعنی جملہ اسمیہ ہو، طلبیہ یعنی امر و نہی ہو اور فعل جامد کے ساتھ، اور مَا، لَنْ، قَدْ اور
سَیِّن و سَوْف کے ساتھ ہو (تو جواب پر ف داخل ہوگا)۔

۶۔ جب کہ جزا فعل مضارع ہو اور امثلہ مذکورہ کے زمرے سے خارج ہو تو اس پر ف لگانا
یا نہ لگانا دونوں جائز ہے:

﴿إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ﴾ ﴿۳﴾ ﴿وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ﴾ ﴿۴﴾
تنبیہ ۴: تم نے درس (۳۳) میں پڑھا ہے کہ حالت جزی میں فعل ناقص (معتل اللام) کے
آخر کا حرف حذف کر دیتے ہیں: تَرَى سے لَمْ تَرَ، أَدْعُو سے لَمْ أَدْعُ، تَرْمِي
سے لَمْ تَرْمِ۔

مشق نمبر ۸۴ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱. مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزَ بِهِ.

۲. إِنْ لَمْ تَغْلِبْ عَدُوَّكَ فَدَارْ ۝

= کثیر الاستعمال ہے۔ اسی طرح يُؤْتِيَنَّ = يُؤْتِي سے یائے تنکیم حذف ہے۔ معنی ہیں اگر تو مال و اولاد کے لحاظ
سے مجھے اپنے سے کمتر پاتا ہے تو امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ دے گا۔

۱۔ کہف: ۳۹، ۴۰ ﴿۱﴾ کسی فعل پر سَوْف داخل کرنا

۳۔ اگر تم میں سے ایک ہزار (مجاہد) ہوں تو دو ہزار (کافروں) پر غالب آجائیں گے۔ (انفال: ۶۶)

۴۔ اور جو شخص (گناہ کی طرف دوبارہ) لوٹے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا۔ (مائدہ: ۹۵)

۵۔ دارِ امر ہے، مُدَارَاةً سے یعنی خاطر مدارات کر۔

۳. مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوا.

(مَنْ) اسم الشرط، بنی، محلاً مرفوع کیوں کہ مبتدا ہے۔

(يَعْمَلُ) فعل مضارع، جو اسم الشرط کی وجہ سے مجزوم ہے، اس میں ضمیر فاعل ہے راجع ہے مبتدا کی طرف جو محلاً مرفوع ہے۔

(سُوءٌ) مفعول بہ ہے، اس لیے منصوب ہے۔

فعل و فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (مَنْ) کی، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہے۔

(يُجْزَى) (= يُجْزَى) فعل مضارع مجہول، ناقص یائی، اسم شرط کی وجہ سے مجزوم ہے، جس کی علامت آخر سے حرف علت کا اسقاط ہے، اس میں جو ضمیر ہے وہ نائب الفاعل ہے محلاً مرفوع۔

(ب) حرف جارّہ (و) ضمیر مجرور متصل، جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔

فعل مجہول اپنے نائب الفاعل و متعلق کے ساتھ جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہے، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اسی طرح اور جملوں کی تحلیل کرلو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۷

أَصَابَ (۱-و) کسی کام کو صحیح طور پر انجام دینا، سَدِيدٌ (جہ سِدَادٌ) مضبوط، درست	تیر وغیرہ کا ٹھیک نشان پر لگنا، پہنچنا
خَالَ (يَخَالُ) خیال کرنا	صَرَسَ (۲) چبانا

۱۔ مَا اسم الشرط ہے، جازم فعل ہے، محلاً منصوب کیوں کہ تفعّلوا کا مفعول ہے، فعل پر مقدم ہے۔

صَانَعَ (۳) کسی کے ساتھ موافقت کرنا	خَفِيَ (س) چھپنا (۱) چھپانا
قُدْوَةٌ پیشوا، رہنما	خَلِيقَةٌ خصلت
لَطْفَ (ن، بہ) مہربانی کرنا (ک) پاکیزہ ہونا	ذَارِی (ی-۳) خاطر مدارات کرنا
مَنْسِمٌ چوپائے جانور کا کھر، ٹاپ	ذِكْرُی یار، نصیحت، نصیحت کرنا
وَطِئَ (س) روندنا	سَحَرَ (ف) جادو کرنا
وَقَّرَ (۲) عزت کرنا	سَيَّئَةً (ج سَيِّئَاتٌ) برائی
	نَابٌ (ج أُنْيَابٌ) سولا، دانت

مشق نمبر ۸۵

تنبیہ ۵: ذیل کے جملوں میں مضارع کے جزم کی وجہ اور علامت پہچاننا اور بعض جملوں میں جزا کے ساتھ فلگا ہوا ہے اس کا سبب معلوم کرو۔

۱. من لا یُرحمُ لا یُرحمُ. (الحدیث)

۲. من لا یرحمُ صغیرنا ولا یوقرُ کبیرنا فلیس مِنّا. (الحدیث)

۳. من لا یُکرّمُ ضیفہ فلیس مِنّا. (الحدیث)

۴. متّی تحسّنْ أخلاقک یُکثرْ أحبابک.

۵. حیثما یدخلْ نور الشمس یضعُْب دخول الطّیب.

۶. اجتهدوا أئیها الأباء! فی أن تكونوا قُدْوَةً حسنَةً لأولادکم؛ لِأَنکم
کیفما تكونوا یُکنْ أولادکم.

۷. إرحموا من فی الأرض یرحمکم من فی السماء. (الحدیث)

۸. قفا نَبک من ذِکْرِی حییب ومنزل

اشعار

۹. وَمَنْ لَمْ يُصَانِعْ فِي أُمُورٍ كَثِيرَةٍ
يُضْرَسْ بِأَنْيَابٍ وَيُوطَأَ بِمَنْسِمٍ
۱۰. وَمَنْ يَغْتَرِرْ، يَحْسَبْ عَدُوًّا صَدِيقَهُ
وَمَنْ لَمْ يَكْرَمْ نَفْسَهُ لَمْ يَكْرَمْ
۱۱. وَمَهْمَا يَكُنْ عِنْدَ امْرِئٍ مِنْ خَلِيقَةٍ
وَإِنْ خَالَهَا تَخْفَى عَلَى النَّاسِ، تُعْلَمِ
۱۲. وَلَا تَغْتَرِرْ تَنْدَمُ وَلَا تَكُ حَاسِدًا
تُذَلُّ، وَلَا تَحْقِرْ سِوَاكَ تَحْقِرُ
۱۳. وَأَكْثَرُ مِنَ الشُّرَى فَإِنَّكَ إِنْ تُصِبْ
تَجِدُ مَا دَحَاؤُ تَخْطِي الرَّاْيَ تَغْذِرُ

تنبیہ ۶: چارابیات کے آخر میں جو افعال ہیں وہ مجزوم ہیں، مگر شعر کا وزن پورا کرنے کے لیے ہر ایک کے آخر میں لمبی زیر پڑھی جاتی ہے۔ مَنَسِم کو دوزیر ہیں اسے بھی لمبی زیر سے مَنَسِم پڑھا جائے گا۔ یہ باتیں شعر میں جائز ہیں۔

مشق نمبر ۸۶

من القرآن

۱. فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا.
۲. قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا، قُلْ لَمْ تَوْتَمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا، وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ.
۳. قُلْ إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ.
۴. وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ.
۵. وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتَانَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا، فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ.
۶. اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ.
۷. إِنْ تُصِيبْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِيبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا.

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ

إعراب الاسم (ألف)

۱۔ اسم بہ لحاظِ اعراب کے تین قسم کا ہے:

۱۔ **مبنی**: جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو: جاء هُوَ لاءِ، رأيت هُوَ لاءِ، قلت لَهُ لاءِ.

۲۔ **معرب منصرف**: جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا رہے اور اس پر رفع، نصب اور جرتنوین کے ساتھ داخل کیے جاتے ہوں: جاء رجلٌ، رأيت رجلاً، قلت لِرَجُلٍ.

۳۔ **معرب غیر منصرف**: جس پر تنوین مطلق لگائی نہ جاتی ہو اور حالت رفعی میں ضمّہ اور حالت نصبی و جری میں فتح (زبر بغیر تنوین کے) پڑھا جائے: جاء عُمَرُ، رأيتُ عُمَرَ، قلت لِعُمَرَ.

۲۔ اسمائے مبنیہ بہت کم ہیں، جن کی قسمیں حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ ضمائر۔ (دیکھو سبق ۶، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۷ اور ۲۱)

۲۔ اسماء الاشارة۔ (دیکھو سبق ۱۲)

۳۔ اسماء الاستفهام۔ (دیکھو سبق ۱۳)

۴۔ اسماء الموصولة۔ (دیکھو سبق ۲۲)

۵۔ اسماء الشرط۔ (دیکھو سبق ۵۶)

۶۔ اعداد مرکبہ یعنی اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔ (دیکھو سبق ۲۴)

- ۷۔ اسماء الکناہیہ: کَمٌ، کَاثِنٌ، کَذَا، کَيْتٌ وَذَيْتٌ (سبق ۶۵)۔
- ۸۔ اسماء الصوت، آواز کے نام: غَاق غَاقٌ، بَخٌ، وَغَیْرَہ۔
- ۹۔ اسماء الافعال جو فعل نہیں ہیں مگر معنی میں فعل ہیں: هِيَهَاتٌ (سبق ۷۵)۔
- ۱۰۔ فَعَالٍ کا وزن جو عورتوں کا نام ہو یا صفت ہو یا فعل امر کے معنی بتلائے: حَذَامٌ (عورت کا نام) فَسَاقٍ (فاسقہ) حَذَارٍ (بمعنی اِحْذَرُ)۔
- تنبیہ: اسم اشارہ اور اسم موصول کا تشبیہ معرب ہوتا ہے: هَذَا، هَذَيْنِ، ذَانِكَ، ذَيْنِكَ، اَللَّذَانِ، اَللَّذَيْنِ۔

اَلْمُعْرَبُ الْغَيْرُ الْمُنْصَرَفِ

- ۳۔ غیر منصرف کی قسمیں اور ان کی شناخت کے طریقے:
- ۱۔ اسم علم اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جب کہ وہ:
- الف: مؤنث ہو، مگر شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو یا متحرک الوسط ہو یعنی اس کا درمیانی حرف متحرک ہو: فَاطِمَةُ، زَيْنَبُ، سَقَرُ (دوزخ)۔
- ب: یا تو عجمی (غیر عربی) لفظ ہو، اس میں بھی شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو: اِذْرِيسُ، اِبْرَاهِيْمُ۔ اسی لیے نُوحٌ منصرف ہے یا متحرک الوسط ہو: شَتْرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ، مگر ہند میں اختلاف ہے۔
- ج: یا وہ اسم علم ایسا مرکب ہو جو مل جل کر ایک لفظ سا بن گیا ہو: بَعْلَبَكٌ (نام شہر) ایسے مرکب کو مرکب مزجی یا امتزاجی کہتے ہیں۔

۱۔ بہتر ہے۔ ۲۔ کئی، بہتر ہے۔ ۳۔ اتنا، ایسا۔ ۴۔ ایسا ایسا۔

۵۔ کوئے کی آواز۔ ۶۔ اونٹ کو بٹھانے کی آواز۔ ۷۔ دور ہوا۔

۸۔ بعل ایک بت کا نام ہے اور بک ایک بادشاہ کا نام ہے۔

د: یا ایسا اسم ہو جس کے آخر میں الف و نون زائد ہوں: عُثْمَانُ.

ھ: یا فعل کا ہم وزن ہو: اَحْمَدُ، يَزِيدُ (بروزن بیع)۔

و: یا وہ اسم علم فَعْل کے وزن پر ہو: عُمَرُ، زُفَرُ، اس وزن پر بہت کم الفاظ آتے ہیں۔

تنبیہ: بعض اسمائے صفت کی جمع بھی فَعْل کے وزن پر آتی ہے اور غیر منصرف ہوتی ہے: اُخْرُ جمع اُخْرٰی کی، جُمْعُ جمع جَمْعَاء کی، لیکن اسم تفضیل کی مؤنث جو فَعْل کے وزن پر آتی ہے وہ منصرف ہوا کرتی ہے: کُبْرٰی کی جمع کُبْرٰ، صُغْرٰی کی جمع صُغْرٰ۔ (دیکھو سبق ۱۲-۱۳)

۲۔ اسم صفت اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جب کہ وہ:

الف: فَعْلَانُ کے وزن پر ہو، بشرطیکہ اس کا مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آیا ہو: سَكْرَانٌ، عَطْشَانٌ ان کا مؤنث سَكْرٰی اور عَطْشٰی ہے یہی وجہ ہے کہ نَذْمَانٌ منصرف ہے کیوں کہ اس کا مؤنث نَذْمَانَةٌ آتا ہے۔

ب: یا وہ اَفْعَل کے وزن پر ہو: اَحْمَرُ، اَحْسَنُ وغیرہ۔

ج: یا ایسا اسم عدد جس میں عدد کے معنی دہرائے جاتے ہوں: اَحَادُ (ایک ایک) مَوْجِدُ (ایک ایک)، ان میں سے ہر ایک لفظ میں واحد واحد کے معنی مفہوم ہوتے ہیں، ثَنَاءُ (دو دو) مَثْنٰی (دو دو) اسی طرح عُشَارُ اور مَعْشَرُ تک۔

(دیکھو سبق ۴۶-۵)

۳۔ جب کسی اسم یا صفت کے آخر میں الف ممدودہ (ـاء) [یعنی الف سے پہلے زبر اور بعد میں ہمزه] زائد آئے تو وہ بھی غیر منصرف ہوتا ہے خواہ وہ لفظ مفرد ہو: اَسْمَاءُ (عورت کا نام) حَسَنَاءُ (بڑی خوب صورت) حَمْرَاءُ وغیرہ، خواہ وہ

لفظ جمع ہو: عَلَمَاءُ، أَنْبِيَاءُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳: اُسْمَاءُ (جمع اِسْم کی) منصرف ہے، کیوں کہ اس کا ہمزہ زائد نہیں ہے، بلکہ واو سے بدلا ہوا ہے اس لیے کہ اِسْم اصل میں سِمُو ہے۔

مگر لفظ اَشْيَاءُ (جمع شَيْء کی) ایسا لفظ ہے جس میں ہمزہ اصلہ ہوتے ہوئے بھی غیر منصرف استعمال کیا جاتا ہے: ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ﴾^۱۔

۴۔ وہ جمع جو فَعَالِلُ، فَعَالِيلُ، أَفَاعِلُ، أَفَاعِلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِلُ، تَفَاعِلُ یا فَوَاعِلُ کے وزن پر آئی ہو: ذَرَاهِمُ، ذَنَانِيرُ، أَكَابِرُ، أَكَاذِيبُ، مَسَاجِدُ، مَصَابِيحُ، تَمَائِيلُ (جمع تِمَالُ کی) دَوَائِرُ (جمع دَائِرۃ کی)۔

اگر ان اوزان میں تائے مربوطہ (ة) لگی ہو تو وہ لفظ منصرف ہوگا: اُسَاتِذۃ، حَنَابِلۃ (جمع حَنَبِلِی کی)۔

جمع کے مذکورہ سب اوزان صیغۂ منتہی الجموع (انتہائی جمع کا صیغہ) کہلاتے ہیں کیوں کہ انکی اور جمع مکسر نہیں بن سکتی۔ اگرچہ جمع سالم بن سکتی ہے: اُكْبَارُونَ، لیکن یہ بھی شاذ و نادر۔

۳۔ تم نے ابھی پڑھا ہے کہ اسم غیر منصرف کو حالت جری میں کسرہ نہیں دیا جاتا بلکہ فتح دیا جاتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ اسم غیر منصرف پر جب لام تعریف داخل ہو یا وہ مضاف واقع ہو تو حالت جری میں اسے کسرہ دیا جائے گا: فِي مَدَارِسٍ مَصْرَ و مَسَاجِدِهَا مُقَامٌ لِلْأَغْنِيَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَالْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ۔ دیکھو رنگین شدہ اسما غیر منصرف ہیں لیکن مکسور ہیں۔

۱۔ اکاذیب جمع ہے اَلْكَذُوبۃ کی یعنی جھوٹی بات۔

۲۔ مادہ ۱۰۱۔

۳۔ دائرۃ = دائرہ یعنی گول کثیر، آفت مصیبت جس میں کوئی گھر جائے۔

۴۔ مورت۔

اسی طرح کسی اسم علم غیر منصرف کو نکرہ سمجھ لیں تو اس پر تنوین اور جر پڑھ سکتے ہیں: رَأَيْتُ عُثْمَانًا (میں نے کسی ایک عثمان کو دیکھا)۔

۵۔ غیر منصرف کے تثنیہ و جمع سالم کا اعراب بالکل منصرف کی مانند ہوگا: اَحْمَرُ، اَحْمَرَانِ، اَحْمَرَيْنِ، اَحْمَرُونَ، اَحْمَرَيْنِ۔

تنبیہ: ہم نے غیر منصرف کی فہمائش ایک جدید اور آسان طریق سے کی ہے۔ نحو کی قدیم کتابوں میں اس کا ذکر دوسرے طریقے سے کیا گیا ہے جو کسی قدر مشکل ہے۔ پھر بھی ہم اسے صاف کر کے یہاں لکھ دیتے ہیں تاکہ نحو کی دوسری کتابیں پڑھتے وقت تمہیں پریشانی نہ ہو، وہ یہ ہے۔

جس لفظ میں ذیل کے اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں وہ غیر منصرف ہے:

۱۔ علمیت (عَلَمٌ ہونا) ۲۔ صفت ۳۔ تانیث ۴۔ وزن الفعل

۵۔ عدل ۶۔ الف نون زائدہ ۷۔ عجمہ (غیر عربی ہونا)

۸۔ ترکیب مزجی ۹۔ الف ممدودہ زائدہ ۱۰۔ جمع منتہی المجموع۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ مذکورہ اسباب میں عدل سے مراد ”کسی لفظ کا اصلی صورت سے پلٹ کر دوسری صورت اختیار کر لینا ہے۔“ اس کی دو قسمیں ہیں عدل حقیقی اور عدل تقدیری (فرضی)، جس اسم میں صورت پلٹنے کا کوئی قرینہ قیاس پایا جاتا ہو اس میں عدل حقیقی ہوگا: ثَلَاثٌ (تین تین) اس میں ایک سبب تو وصفیت ہے دوسرا سبب عدل ہے۔ چوں کہ اس کے معنی سے قیاس اور قرینہ پایا جاتا ہے کہ یہ اصل میں ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ ہوگا اور اب معدول ہو کر ثَلَاثٌ بن گیا ہے اس لیے اس میں عدل حقیقی کہا جائے گا۔ جن اسموں میں معدول ہونے کا قرینہ موجود نہ ہو ان میں عدل تقدیری کہا جائے گا: عُمَرُ، رُفَرٌ وغیرہ غیر منصرف ہیں، لیکن ان میں علمیت کے سوا اور کوئی سبب نہیں پایا جاتا تو فرض کر لیا گیا کہ یہ

در اصل غامِراً اور زافِراً ہوں گے اور اب عمر اور زفر کی صورت اختیار کر لی ہے، ان میں عدل تقدیری کہا جائے گا۔

دوسری بات یہ سمجھنا چاہیے کہ علمیت کے ساتھ وصفت جمع نہیں ہو سکتی، اگر کسی اسم صفت کو علم بنا دیا جائے تو وصفت باقی نہیں رہے گی: حاصِداً دراصل اسم صفت ہے کیوں کہ اسم فاعل ہے، جب وہ کسی کا نام رکھ دیا جائے تو وہ صرف اسم علم رہ جائے گا اس لیے اسے غیر منصرف نہیں کہا جائے گا۔

تیسرے یہ بھی یاد رکھو کہ عربی کا اسم صفت نہ عجمی ہو سکتا ہے نہ مرکب امتزاجی۔

چوتھے یہ یاد رکھو کہ الف ممدودہ زائدہ اور صیغہ منتہی الجمع یہ ایسے سبب ہیں کہ ان میں سے ایک ہی سبب کسی اسم کو غیر منصرف بنانے کے لیے کافی ہے: صَحْرَاءُ (بڑا میدان) علماء، مَسَاجِدُ، قَنَادِيلُ۔

اچھا تو اب **علمیت** کے ساتھ نمبر (۳) سے (۸) تک کوئی ایک سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائے گا: فاطمة (علیت اور تانیث) أحمد (علیت اور وزن الفعل) عَمْرُ (علیت اور عدل) عثمان (علیت اور الف نون زائدہ) إبراهيم (علیت اور عجمہ) بَعْلَبَك (علیت اور ترکیب مزجی)۔

اور **صفت** کیساتھ نمبر (۳) سے (۶) تک کوئی سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائیگا، لیکن اس وقت تانیث میں تائے تانیث^۱ (ة) کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ الف مقصورہ یا ممدودہ کا اعتبار ہوگا: حُسْنِي حَسَنَاءُ میں صفت اور تانیث ہے، اَحْمَرُ (صفت اور وزن الفعل) ثَلَاثٌ يَامَثَلْتُ (صفت اور عدل) عَطَشَانُ (صفت اور الف نون زائدہ)۔

^۱ تم نے عربی کا معلم حصہ اول میں پڑھا ہے کہ تانیث کی تین علامتیں ہیں:

۱۔ تائے تانیث (ة) ۲۔ الف مقصورہ (ي) اور ۳۔ الف ممدودہ (اے)۔

۲۔ امثلة للأسماء الغير المنصرفه

- ۱۔ لِلْعَلَمِ الْمُؤَنَّثِ: سَعَادُ (نام عورت) مَكَّةُ، حَمْرَةُ (نام مرد) خُدَيْجَةُ.
- ۲۔ لِلْعِلْمِ الْعَجَمِيِّ: اَدَمُ، إِسْمَاعِيلُ، يَعْقُوبُ، يُونُسُ.
- ۳۔ لِلْعِلْمِ الْمَرْكَبِ: قَاضِي خَانُ، مُحَمَّدُ خَانُ، مَعْدِيكَرَبُ، أَرْدَشِيرُ.
- ۴۔ لِلْعِلْمِ الْمُوَازِنِ لِلْفِعْلِ: شَمْرُ، أَشْهَبُ، يَعْلَى، يَشْكُرُ (سب خاص نام ہیں)۔
- ۵۔ لِلْعِلْمِ عَلَى وَزْنِ فُعْلٍ: مُضَرُّ (قبیلہ کا نام) هُبْلُ (ایک بت کا نام) زُفَرُ.
- ۶۔ لِلْعِلْمِ مَعَ الْأَلْفِ وَالنُّونِ: عَفَّانُ، حَسَّانُ، شَعْبَانُ، رَمَضَانُ.
- ۷۔ لِلصِّفَةِ مَعَ الْأَلْفِ وَالنُّونِ: شَبْعَانُ (شکم سیر) مَلَّانُ (بھرا ہوا) رَيَّانُ (سیراب) غَضْبَانُ (غضب آلود)۔
- ۸۔ لِلصِّفَةِ الْمُوَازِنَةِ لِأَفْعَلٍ: أَكْثَرُ، أَكْبَرُ، أَعْرَضُ (بہت کشادہ)۔
- ۹۔ لِلْعَدَدِ الْمَكْرَّرِ فِي الْمَعْنَى: رُبَاعُ، خُمَاسُ، مَرْبِعُ، مَخْمَسُ (پانچ پانچ)۔
- ۱۰۔ لِمَا فِيهِ الْأَلْفُ الْمَمْدُودَةُ الزَّائِدَةُ: حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ، غَاشُورَاءُ (سوال دن) خَنْسَاءُ (نام عورت)۔
- ۱۱۔ لِّلصِّغَةِ الْمُتَنَهِيَةِ الْجُمُوعِ: مَسَائِلُ (جمع مَسْأَلَةٌ کی) مَنَابِرُ (جمع مَنِيرٌ کی) تَوَارِيخُ، قَنَادِيلُ، مَسَاكِينُ، قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَةٌ کی)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۸

أَبَدُ (جد اَبَادُ) زمانہ، عرصہ	سَاءَ (يَسُوْءُ) برا لگنا، بد نما بنانا دینا
أَبْدَى (۱-ی) ظاہر کرنا	شَدِيدُ (جد شَدَادُ) مضبوط، سخت
تَكُونُ (۴) وجود پانا، بن جانا	شَمِيلَةُ (جد شَمَائِلُ) فطرت، خصلت
إِرْتِيَاحُ (۷-و) آرام پانا، رحمت	طَابَ لَهُ (ض) پسند آنا

طَافَ (ن، و) پھیرے لگانا	بُرْتُقَالِيَّ نارجی رنگ
عَكَفَ (ن) عبادت کے لیے ٹھہرے رہنا	إِبْرِيْقُ (جہ أَبَارِيقُ) وہ برتن جس میں ٹونٹی اور قبضہ ہو، بدھنا (لونا)
عِنَايَةً (مصدر) توجہ، متوجہ ہونا	تَحَلَّى (۴-ی) آراستہ ہونا، زیور پہننا
قَوْسُ (جہ أَقْوَاسُ و قِيسِي) کمان	جِدُّ کوشش، چستی
قَوْسُ فُرُوحٍ ^۱ رنگ بہ رنگ کی کمان جو آسمان کے افق میں بارش کے موسم میں نکلا کرتی ہے۔	جَلَّ (ن) بڑی شان والا ہونا (أَجَلُّ) بڑا عظیم الشان
كَأْسُ (جہ كُؤُوسُ) گلاس	جَمِيلٌ احسان، خوب صورت
كُؤُبُ (جہ أَكُؤَابُ) پیالہ	حُلَّةٌ (جہ حُلَلٌ) لباس
لَا عَرَوْ كُوْنِي عَجْبٍ نَحِيں	خَلَدَ (۲) بیگنی بخشنا
مَجْدُ عَزْت، بزرگی	رُكْنُ (جہ أَرْكَانٌ) ستون، خاندان یا جماعت
مَعِيْنُ آبِ رِوَال، چشمے سے بہتی ہوئی شراب	کالیک فرد، ممبر
وَأَفِي (يُؤَافِي) اچانک آپہنچنا، حق ادا کرنا	مَدَى انتہا، درازی

مشق نمبر ۸۷

ذیل کے جملوں میں اسم غیر منصرف کی شناخت کرو:

۱. الخلفاء الراشدون أربعة: أبو بكر وعمر وعثمان وعليٌّ رضی اللہ عنہ.
۲. خلفاء بني أمية أربعة عشرة، أولهم معاوية بن أبي سفيان وآخرهم مروان بن محمد، ومدة خلافتهم اثنتان وتسعون سنة.

^۱ قَوْسُ جمع ہے فُرُوحُ کی یعنی رنگ بہ رنگ لکیریں، غیر منصرف ہے۔

۳. ہِراةُ مَدینةٍ عَظِیمَۃٍ بِخُرَاسَانَ، فُتِحَتْ فِی زَمَنِ عِثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ۔
 ۴. قَوْسُ قَزَحٍ قَوْسٌ عَظِیمٌ یَظْهَرُ فِی السَّمَاءِ فِی أَیَّامِ الْمَطَرِ وَهُوَ یَتَكَوَّنُ مِنْ سَبْعَةِ أَلْوَانٍ: أَحْمَرَ وَبُرْتُقَالِیٍّ وَأَصْفَرَ وَأَزْرَقَ وَنِیلِیٍّ وَبَنَفْسَجِیٍّ وَأَخْضَرَ۔

من القرآن

۵. فَأَنكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ۔
 ۶. وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَى وَعِيسَى وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ وَاسْمِعِيلَ وَالْإِسْحَاقَ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ۔
 ۷. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي تُبَدِّلُ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ۔
 ۸. إِنَّ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَابَائِكُمْ۔
 ۹. مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ۔
 ۱۰. يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ^۱ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ۔

مکتوب من الوالد إلى ولده النجيب

بسم الله الرحمن الرحيم۔

ولدي المكرم!

وعليك السّلام ورحمة الله وبركاته

وبعد تقبيل خديك والدعاء بدوام العافية عليك، أُنَبِّئُكَ أَنَّهُ وَصَلْنَا

^۱ مُخَلَّدٌ (۲) ہمیشہ قائم رکھنا۔ مُخَلَّدٌ جو ہمیشہ ایک حال میں زندہ رکھا جائے۔

رسالتك في التَّهْنِئَةِ بالعيد. (مَتَّعَكَ اللَّهُ بِكَثِيرٍ مِنْ أَمْثَالِ هَذَا الْعِيدِ).
 لَقَدْ سُرُّرْنَا سُرُورًا عَظِيمًا بِحَسَنِ تَخْيِيلِكَ فِي إِبْدَاءِ مَعْرِفَةِ جَمِيلِنَا عَلَيْكَ.
 فَمَا كَانَ أَشَدَّ ابْتِهَاجَنَا بِقِرَاءَتِهَا، وَمَا أَعْظَمَ ارْتِيَاخَ إِخْوَتِكَ عُثْمَانَ
 وَعَلِيَّ بِسَمَاعَتِهَا وَأَخِيكَ زَاهِدَةَ وَطَاهِرَةَ لِرُؤُوسِهَا.
 وَافْتَ رِسَالَتَكَ تُقَرِّرُ مَا تَحَلَّيْتَ مِنْ حُلَلِ الْفَضَائِلِ وَمَحَاسِنِ الشَّمَائِلِ
 وَتُبَشِّرُ بِحُسْنِ مُسْتَقْبَلِكَ وَبِلَوْغِ أَمَلِكَ، فَحَمَدْنَا اللَّهَ عَلَى عِنَايَتِهِ بِكَ.
 بُنَيَّ! إِنِّي أَكْرَمُكَ، فَقَالَ نَبِيُّنا ﷺ: **أَكْرَمُوا أَوْلَادَكُمْ**، وَأَمْثَالُكَ أَحَقُّ
 بِالْإِكْرَامِ.

أَرْجُو مِنَ اللَّهِ أَنَّكَ سَتَصِيرُ رَجُلًا مَاهِرًا فِي الْإِنْشَاءِ وَرَكْنَا شَدِيدًا لِأَسْرَتِكَ
 وَتَزِيدُهَا مَجْدًا عَلَى مَجْدِهَا وَتُبْقِي مَعَ الْأَيَّامِ ذِكْرَهَا، وَلَا غُرُؤَ إِذْ:
 نَعْمُ الْإِلَهِ عَلَى الْعِبَادِ كَثِيرَةٌ وَأَجَلُهُنَّ نَجَابَةُ الْأَوْلَادِ
 فَلَرُبَّ مَوْلُودٍ أَقَامَ لِوَالِدِهِ شَرَفًا يَدُومُ عَلَى مَدَى الْأَبَادِ

فَدَاوِمُ يَا بُنَيَّ عَلَى جِدِّكَ
 تَرَمَا يَسُرُّكَ فِي يَوْمِكَ وَغَدِكَ

وَالسَّلَامُ

طالب خیرک

أَبُوكَ عَبْدُ الْغَفُورِ

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْحَمْسُونَ

إعراب الاسم

المرفوعات

۱۔ حصہ اول سبق (۱۰) میں نیز مختلف مقامات میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم کو رفع کس کس موقع پر دیا جاتا ہے اور نصب اور جر کس کس موقع پر۔
اس سبق میں اور آئندہ چند سبقوں میں وہی باتیں کسی قدر تفصیل اور اضافے کے ساتھ دوبارہ لکھی جائیں گی۔

۲۔ پہلے مختصر طور پر ہم تمہیں پھر یاد دلاتے ہیں کہ کن مقامات میں اسم مرفوع ہوتا ہے، کہاں کہاں منصوب ہوتا ہے اور کہاں مجرور۔

مواضع رفع الاسم

اسم جب کہ ۱۔ فاعل ہو ۲۔ یا نائب الفاعل ہو ۳۔ یا مبتدا ہو ۴۔ یا خبر ہو۔
ان کو مرفوعات کہتے ہیں۔

مواضع نصب الاسم

اسم جب کہ ۱۔ مفعول بہ ہو ۲۔ یا مفعول مطلق ہو ۳۔ یا مفعول لہ ہو
۴۔ یا مفعول فیہ ہو ۵۔ یا مفعول معہ ہو ۶۔ یا حال ہو
۷۔ یا تمیز ہو ۸۔ یا مستثنیٰ ہو ۹۔ یا منادیٰ ہو

۱۰۔ یا لا لنفی الجنس کا اسم ہو ۱۱۔ یا إِنْ اور اس کے اخوات کا اسم
۱۲۔ یا كَانَ اور اس کے اخوات کی خبر ہو۔ ان سب کو منصوبات کہتے ہیں۔

مواضع جرا لام

جب اسم ۱۔ کسی حرف جر کے بعد واقع ہو ۲۔ یا مضاف کے بعد، یعنی مضاف الیہ ہو۔
انہیں مجرورات کہتے ہیں۔

آگے چل کر ایک ایک کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھا جائے گا، غور سے پڑھو اور یاد رکھو۔

المرفوعات

۱. الفاعل ۲. نائب الفاعل

۳۔ عربی میں فاعل اور نائب الفاعل کی جگہ فعل کے بعد ہے: اُكْرِمَ زَيْدٌ خَالِدًا اور اُكْرِمَ زَيْدٌ۔

۴۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اسے مبتدا کہیں گے اور باقی جملہ اس کی خبر ہوگی۔ اس طرح ایک جملے کے دو جملے ہو جائیں گے ایک ضمنی چھوٹا (صغریٰ) دوسرا جو کہ سب پر حاوی ہوگا بڑا (کبریٰ)۔ چنانچہ زید اکرم خالد جملہ اسمیہ ہوگا، اس طرح:

مبتدا اور خبر	$\left\{ \begin{array}{l} \text{مبتدا} \\ \text{خبر} \end{array} \right\}$	$\left\{ \begin{array}{l} \text{جملہ} \\ \text{فعلیہ} \\ \text{ہوا} \end{array} \right\}$	$\left\{ \begin{array}{l} \text{فعل، اس میں} \\ \text{ضمیر ہو فاعل} \\ \text{مفعول} \end{array} \right\}$	زید
مل کر				اُكْرِمَ
جملہ اسمیہ کبریٰ				خالد
ہوا۔				

۵۔ فاعل ظاہر ہو (یعنی فعل کے بعد واقع ہو) تو فعل کو ہمیشہ واحد رکھا جائے گا، فاعل خواہ
تثنیہ ہو خواہ جمع: حضر الوالد، الولدان، الأولاد۔ حضرت المرأة، المرأتان،
النساء۔ (دیکھو سبق ۱۸-۱)

۶۔ تم نے سبق (۱۸) میں پڑھا ہے کہ فاعل جب جمع مکسر ہو (خواہ مذکر خواہ مؤنث ہو) تو فعل مذکر بھی لاسکتے ہیں اور مؤنث بھی: **حَضَرَ الرَّجَالُ** بھی کہہ سکتے ہیں اور **حَضَرَتِ الرَّجَالُ** بھی، **حَضَرَ النِّسَاءُ** بھی کہہ سکتے ہیں اور **حَضَرَتِ النِّسَاءُ** بھی۔ جمع سالم مؤنث کے ساتھ بھی فعل کی تذکیر و تانیث کا اختیار ہے مگر جمع سالم مذکر کے ساتھ فعل مذکر ہی رہے گا۔ اس لیے **حَضَرَ الْمُسْلِمُونَ** ہی کہا جائے گا **حَضَرَتْ** نہیں کہیں گے، لیکن **ابْنُ** کی جمع سالم **بَنُونَ** (یا **بَنِينَ**) کا شمار **أَبْنَاءُ** (جمع مکسر) میں کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا فعل واحد مؤنث بھی لاسکتے ہیں: **أَمِنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ**۔^۱ (دیکھو سبق ۱۱)

تنبیہ: تم پڑھ چکے ہو کہ ابن اصل میں **بَنُو** ہے۔ اس لیے اس کی جمع سالم **بَنُوءُونَ** ہوئی جسے مخفف کر کے **بَنُونَ** بنالیا۔

۷۔ فاعل مضمر (ضمیر) ہو تو تذکیر اور تانیث میں فعل اور فاعل کی مطابقت ضروری ہے: **حَضَرَ الْأَوْلَادُ وَجَلَسُوا، حَضَرَتِ الْبَنَاتُ وَجَلَسَتْ** مگر فاعل غیر عاقل کی جمع ہو تو اس کی ضمیر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے، کبھی جمع مؤنث بھی ہوتی ہے: اشتیریت الکلاب فحرسَتْ یا حرسن بیٹی۔ اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع ہوتی تو جمع مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا: استأجرتُ الغلمان فحرسوا بیٹی کہا جاتا۔

۸۔ عربی میں فاعل کا مقام فعل کے بعد بلا فصل ہے اس کے بعد مفعول کا مقام ہے، اگرچہ اس ترتیب کا قائم رکھنا ہمیشہ ضروری نہیں، کبھی فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصل

^۱ بَنُونَ کا نون اعرابی اضافت کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے۔ (یونس: ۹۰)

^۲ استأجرو (۱۰) نوکر رکھنا، مزدوری پر لگانا، کرایہ سے لینا۔

^۳ جمع ہے غلام کی یعنی نو جوان لڑکا۔

بھی آسکتا ہے: قرأ الیوم علی کتابا۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیتے ہیں: قرأ کتابا علی، کتابا قرأ علی، لیکن فاعل کو فعل پر مقدم نہیں کر سکتے، مقدم کریں تو فاعل نہیں بلکہ مبتدا کہلائے گا۔

فاعل کو کہاں مقدم کرنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا؟

۹۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم رکھنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ فاعل اور مفعول دونوں کے دونوں ظاہری اعراب سے معرّی ہوں اور دونوں میں فاعل اور مفعول ہونے کی صلاحیت ہو پھر امتیاز کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو: اُکْرِمَ یَحْیٰی عِیْسٰی (یحییٰ نے عیسیٰ کی تعظیم کی) اگر عیسیٰ کو مقدم کر دیں تو اُسی کو فاعل سمجھا جائے گا اور متکلم کا مقصد فوت ہو جائے گا، البتہ اُکْلَ یَحْیٰی کُمُثْرٰی (یحییٰ نے امرود کھایا) جیسی مثالوں میں فاعل کو مؤخر کرنا جائز ہے، کیوں کہ کُمُثْرٰی کوئی ایسی چیز نہیں جو یَحْیٰی کو کھاجائے۔

۲۔ جب کہ مفعول اِلَّا یا اس کے ہم معنی لفظ کے بعد واقع ہو: مَا اُکْرِمَ زَیْدٌ اِلَّا عَلِیًّا یا غَیْرَ عَلِیٍّ (زید نے علی کے سوا کسی کی تعظیم نہیں کی) اگر مفعول کو مقدم کر دیں اور کہیں مَا اُکْرِمَ عَلِیًّا اِلَّا زَیْدٌ (زید کے سوا علی کی کسی نے تعظیم نہیں کی) تو مطلب ہی فوت ہو جائے گا۔ اِنَّمَا بھی حصر کے معنی دیتا ہے: اِنَّمَا اُکْرِمَ زَیْدٌ عَلِیًّا (زید نے صرف علی کو تعظیم دی) یہی معنی پہلے جملے کے ہیں، اس میں بھی فاعل کا مقدم کرنا واجب ہے ورنہ مطلب بدل جائے گا۔

۱۰۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ فاعل کے ساتھ مفعول کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہو: اُکْرِمَ خَالِدًا

قومہ^۱ اس مثال میں قوم فاعل ہے، اس کے ساتھ (ہ) کی ضمیر ہے جو خالداً (مفعول) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اگر قومہ خالدا کہیں تو اضار قبل الذکر (ذکر سے پہلے ضمیر پھیر دینا) لازم آئے گا اور یہ بات عربی زبان میں عموماً معیوب مانی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲: تم نے اوپر پڑھا ہے کہ ترتیب میں دراصل فعل کے بعد فاعل کا رتبہ ہے اور اس کے بعد مفعول کا۔ چاہے بظاہر مفعول کو مقدم ہی کر دیں، لیکن رتبے میں تو فاعل کے بعد ہی سمجھا جائے گا۔ پس مذکورہ مثال میں قومہ کو مقدم کریں تو (ہ) کی ضمیر ایک ایسے اسم کی طرف لوٹے گی جو لفظاً ورتبہً ضمیر سے مؤخر ہے اور یہ جائز نہیں، البتہ اگر مفعول کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہو تو اضار قبل الذکر جائز ہوگا: اکرم قومہ خالداً^۲ کہہ سکتے ہیں۔ کیوں کہ خالدا اگرچہ لفظاً ضمیر کے بعد آیا ہے، لیکن فاعل ہونے کی حیثیت سے وہ رتبہً مقدم ہے۔

۲۔ جب کہ فاعل اِلا کے بعد واقع ہو: ما اکرم علیاً اِلا زیداً^۳ یا غیر زید۔ اس موقع پر فاعل کو مقدم کرنے سے مطلب بگڑ جائے گا۔

۳۔ یا مفعول فعل کے ساتھ متصل ہو تو مجبوراً فاعل کو مؤخر کرنا ہی پڑے گا: ضَرَبَكَ زیداً۔ اس مثال میں (كَ) مفعول ہے جو فعل سے متصل ہے۔

۱۱۔ تم نے درس (۱۷) میں پڑھا ہے کہ بعض افعال کے مفعول دو اور تین بھی آتے ہیں، مگر ان کے مجہول کا نائب الفاعل جو مرفوع ہوتا ہے وہ ایک ہی ہوگا بقیہ مفعول بدستور منصوب رہیں گے: عَلِمَ زید حامداً غنیاً (زید نے حامد کو غنی سمجھا) اس کو مجہول

۱۔ خالد کو اس کی قوم نے عزت دی۔ ۲۔ خالد نے اپنی قوم کی عزت کی۔

۳۔ زید کے سوا اعلیٰ کی کسی نے عزت نہ کی۔

بنائیں تو کہیں گے: عَلِمَ حامدٌ غنیاً.

تنبیہ ۳: تم نے سبق (۱۴، ۱۵ اور ۲۵) میں فعل معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ پڑھ لیا ہے بوقت ضرورت اس کے مطابق مجہول بنالیا کرو۔

۱۲۔ مصدر اور بعض اسمائے مشتقہ کا بھی فاعل و مفعول آیا کرتا ہے (دیکھو سبق ۲۲) اور وہ بھی مفعول کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں: جاء السَّابِقُ فَرَسُهُ فَرَسَ زَيْدٍ (وہ آیا جس کا گھوڑا زید کے گھوڑے سے آگے بڑھ گیا) اس مثال میں پہلا ”فرس“ السَّابِقُ کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول ہے۔ یہاں اَلْ اسم موصول ہے پس السَّابِقُ کا مطلب الَّذِي سَبَقَ ہے۔ (دیکھو سبق ۴۲-۶)

مصدر اور اسمائے مشتقہ کا تفصیلی بیان اگلے سبقوں میں آئے گا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۹

اِبْتَلَى (ے-و) مبتلا ہونا، آزمانا	بَيَّضَهُ (ج بَيَّضَ) انڈا
اِسْتَنْزَفَ (۱۰) نکال لینا، اُچک لینا	بَيْعُهُ (ج بَيْعَ) گرجا، عیسائیوں کا معبد
اَلْهَى (۱-و) غفلت میں ڈالنا	بَغْتَهُ اچانک
جَرَّ (ن) کھینچنا، کسی اسم کو زبردینا	جَلَدَهُ (ج جُلِدَ) کھال
حَضَنَ (ض) انڈے سینا، بچہ سنبھالنا	حَيَّ (ج اَحْيَانٌ) وقت
رَاوَدَ (۳) برائی کی رغبت دینا	زُمَرَهُ (ج زُمَرٌ) ٹولی، گروہ
رَاوَدَ عَنْ نَفْسِهِ کسی کے ساتھ بری خواہش کا ارادہ کرنا	سَاحَرَهُ (ج سَحَرَةٌ) جادوگر
فَقَعَ (عَنْ-ف) تعلق کاٹ دینا	سَاحَةُ ميدان، صحن

لَامَ (ن، و) مامت کرنا	شَحْمُ (ج شُحْمٌ) چربی
مَرَقَ (۲) نوچ پھاڑ کر ٹکڑے کر دینا	شَمِعَ (ج شَمَعَاتُ) موم بتی، چراغ
وَتَبَ (يَتَبُ) حملہ کرنا، چھانگ مارنا	صَحِيحُ (ج أَصْحَاءُ) تن درست
هَدَمَ (ض) ڈھا دینا	صَوْمَعَةُ (ج صَوَامِعُ) عیسائیوں کی خانقاہ
أَعْرَابِيٌّ (ج أَعْرَابُ) دیہاتی	طَائِرٌ (ج طَيْرٌ اور طُيُورٌ) پرندہ
بَعَرٌ مینگی	عَرَأْتُ بڑا پچانے والا، چالاک آدمی
فَارَةُ (ج فَيْرَانُ) چوہا، چوبیا	لَبُوسٌ لباس
فَرَخٌ (ج أَفْرَاحٌ اور فُرُوحٌ) چوڑا، پرندے کا بچہ	مُبَاغْتَةٌ (۳- مصدر ہے) اچانک حملہ کرنا
فَرِيسٌ یا فَرِيسَةٌ (ج فَرِيسِي) وہ جانور جسے شیر یا کوئی درندہ شکار کرے	نَعْلٌ (ج نِعَالٌ) جوتا
فَتْسِي (ج فِتْيَانٌ) جوان غلام	وَبَرٌ (أَوْ بَارٌ) اونٹ وغیرہ کے موٹے بال
وَقُودٌ ایندھن	

مشق نمبر ۸۸

تنبیہ: ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر اور مضمحل کو پہچاننا اور فعل و فاعل کی مطابقت و عدم مطابقت کے مواقع میں غور کرو نیز یہ دیکھو کہ فاعل کس جگہ وجوباً مقدم اور کس جگہ وجوباً مؤخر ہے۔

۱. جاء یا جاءت أَحِبَّتِي وَجَلَسُوا عِنْدِي لِيَسْأَلُوا عَنْ أحوالِ السَّفَرِ.

۲. وَلَوْ ارْتَفَعَ الْمُتَكَبِّرُونَ حِينَمَا يَسْقُطُونَ أَخِيرًا.

۳. لَا يَعْرِفُ يَا لَا تَعْرِفُ الْأَصِحَاءُ قِيَمَةَ الصَّحَّةِ حَتَّى يُبْتَلاُوا بِالْمَرَضِ .
۴. جَاءَ يَا جَاءَتْ نِسْوَةُ الْقَرْيَةِ يَشْتَكِينَ غَفْلَةَ الْحُكُومَةِ عَنْ تَعْلِيمِ أَوْلَادِهِنَّ وَصِحَّتِهِنَّ .
۵. تَحْضُنُ الطَّيْرُ بَيْضَهَا وَتَحْفَظُ يَا يَحْفَظُنْ فِرْوَحَهَا .
۶. أَحْسِنِ إِلَى أَقَارِبِكَ وَلَوْ قَطَعُوا عَنْكَ .
۷. الْأَمْراءُ يَسَافِرُونَ فِي الطَّيَّارَاتِ بِتَمَامِ الرَّاحَةِ وَتَطِيرُ بِهِمْ وَتُوصِلُهُمْ إِلَى مَنَازِلِهِمْ سَرِيعًا مَعَ السَّلَامَةِ، وَتَقْطَعُ السَّبِيلَ الْفَقْرَاءُ يَمْشُونَ بِأَرْجُلِهِمْ حِينَ وَيَسَافِرُونَ بِالْقِطَارِ أَوِ السَّفِينَةِ حِينَ وَيَبْلُغُونَ مَنَازِلَهُمْ بِتَمَامِ الْمَشَقَّةِ، مَعَ هَذَا نَرَى الْمَسَاكِينَ يَنْسَوْنَ الْمَشَقَّةَ إِذَا بَلَّغُوا مَنَازِلَهُمْ وَيَحْمَدُونَ اللَّهَ بِخِلَافِ الْأَمْراءِ؛ فَإِنَّهُمْ مَا دَامُوا فِي الطَّيَّارَةِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ خَوْفًا مِنَ الْمَوْتِ وَلَمَّا نَزَلُوا مِنْهَا يَنْسَوْنَ مَا أَعْطَاهُمْ رَبُّهُمْ مِنْ نِعَمَائِهِ لَا يَشْكُرُونَ اللَّهَ بَلْ يَشْتَكُونَ التَّعَبَ ثُمَّ يَشْتَغِلُونَ فِي اللَّهْوِ وَاللَّعِبِ، فَلَا تَكُنْ مِنْهُمْ، أَيُّهَا الْمُسْلِمُ الْعَاقِلُ! بَلْ كُنْ شَاكِرًا عَلَى مَا أَعْطَاكَ رَبُّكَ مِنْ نِعْمَةِ الْحَيَاةِ وَالصِّحَّةِ وَالْإِيمَانِ .

مشق نمبر ۸۹

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ .
۲. قَالَتْ قَدْ لَبِئْتَ لَكَ الَّذِي لُمْتُنِي فِيهِ .
۳. قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تَزَلُوا يَكْفُرُونَ وَلَكِنْ قَوْلُوا اسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ

الایمانُ فی قلوبکم۔

۴. اذا جاءك المنافقون قالوا نشهدُ انک لرسولُ اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشہد انّ المنافقین لکاذبون۔
۵. اذا جاءك المؤمنتُ یبایعنک علی ان لا یُشرِکن باللہ۔
۶. یا ایہا الذین امنوا لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ۔
۷. وَالْقَی السَّحَرَةُ ساجدین۔
۸. وسیق الذین اتَّقُوا ربَّہم الی الجنة زُمَرًا۔
۹. ولولا دَفْعُ اللہ الناسَ بعضہم ببعض لَہَدَمَت صَوَامِعُ وَبِیْعٌ وَصَلَوْتُ وَمَسْجِدٌ یُذْکَرُ فیہا اسمُ اللہ کثیرا۔
۱۰. واِذَا ابْتَلٰی ابراہیمَ رَبُّہ بِکَلِمَاتٍ فَاتَمَّہُنَّ۔

مشق نمبر ۹۰

اردو سے عربی بناء

کہا جاتا ہے کہ (اِنَّ) شیر کو اتنی طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب (ضربۃ) میں بڑے بیل کو مار ڈالتا ہے۔ وہ اکثر (فی اکثر) رات کو شکار کے لیے اپنے غار سے نکلتا ہے۔ وہ اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ (کَمَا اَنَّ) بلی چوہیا پر جھپٹتی ہے۔ اس کی دونوں آنکھیں (ایسی) بنائی گئی ہیں کہ وہ (بِاَنۡہُ) رات کی تاریکی میں (ایسا ہی) دیکھتا ہے جیسا کہ وہ (کَمَا اَنۡہُ) دن کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہیں اسی لیے اسے جانوروں کا پادشاہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کے شر سے بچائے۔

سوالات نمبر ۱۹

- ۱۔ فاعل اور نائب الفاعل کا اصل مقام کہاں ہے اور مفعول کا کہاں؟
- ۲۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اسے کیا کہا جائے گا؟
- ۳۔ أَكْرَمَ زَيْدٌ عَمْرًا اور زَيْدٌ أَكْرَمَ عَمْرًا کی تحلیل کرو۔
- ۴۔ فاعل یا نائب الفاعل ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیر ہوگا اور مضمر ہو تو کیا تغیر ہوگا؟
- ۵۔ جمع مذکر سالم کیساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا اور جمع مؤنث سالم کیساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا؟
- ۶۔ فاعل کو مفعول پر کہاں مقدم رکھنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا واجب ہے؟
- ۷۔ جس فعل متعدی کے دو یا تین مفعول آتے ہیں ان کو مجہول بنا دیا جائے تو کتنے نائب الفاعل کو رفع دیا جائے گا؟
- ۸۔ ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کر کے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:

۱. يَخْدَعُ الْعَرَّافُونَ الْجَهْلَاءَ وَيَسْتَنْزِفُونَ أَمْوَالَهُمْ.
۲. يَسْتَعْدِمُ الْإِنْسَانُ الْخَيْلَ لِجَرِّ الْعَرَبَاتِ وَمُبَاغَةِ الْعَدُوِّ فِي سَاحَةِ الْقِتَالِ.
۳. يَأْكُلُ الْعَرَبُ لَحْمَ الْجَمَلِ وَيَصْنَعُونَ مِنْ وَبَرِهِ اللَّبُوسَ وَمِنْ جِلْدِهِ الْبَيْعَالَ وَمِنْ شَحْمِهِ الشَّمْعَ وَمِنْ بَعْرِهِ الْوَقُودَ.
۴. أَعْطَيْنَا السَّائِلَ دَرَاهِمِينَ.
۵. أَعْطَيْتُ أَخَاكَ كِتَابًا.
۶. رَزَقَكُمُ اللَّهُ عِلْمًا نَافِعًا.

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُونَ

المرفوعات

۳. المبتدأ ۴. الخبر

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں اور دونوں حالت رفعی میں رہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۶)

تنبیہ: لیکن مبتدا یا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملہ اسمیہ پر داخل ہو تو انہیں نصب دیا جائے گا: إِنَّ الْأَرْضَ مَدَوْرَةٌ، كَانَ خَالِدٌ شَجَاعًا۔

۲۔ مبتدا مفرد^۱ بھی ہوتا ہے مرکب ناقص (مرکب توصیفی اور مرکب اضافی) بھی ہوتا ہے، مگر جملہ یا شبہ جملہ (یعنی ظرف یا جار مجرور) نہیں ہو سکتا۔

۳۔ خبر کی جگہ اسم مفرد بھی آ سکتا ہے، مرکب ناقص، مرکب تام یعنی جملہ بھی اور شبہ جملہ بھی۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

۱۔ الولد طیب مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہیں۔

۲۔ الولد المطیع طیب مبتدا مرکب توصیفی ہے۔

۳۔ کتاب الولد طیب مبتدا مرکب اضافی ہے۔

۴۔ زیدٌ رجل صالح خبر مرکب توصیفی ہے۔

۵۔ زیدٌ ذو مالٍ خبر مرکب اضافی ہے۔

۶۔ المجتهدُ سَيَقُورُ خبر فعل ہے جو جملہ فعلیہ ہے۔

۱۔ یہاں مفرد سے مراد غیر مرکب ہے خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع۔

- ۷۔ حامدٌ أبوه عالم خبر جملہ اسمیہ ہے۔
 ۸۔ الكتابُ فوق المِنْصَدَةِ خبر ظرف ہے۔
 ۹۔ الدنانیز فی الصندوق خبر جار مجرور ہے۔

۴۔ خبر جملہ ہو (خواہ اسمیہ خواہ فعلیہ) تو اس میں ایک ایسی ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ دیکھو چھٹی مثال میں یفوز کے اندر هُو کی ضمیر پوشیدہ ہے جو مبتدا کی طرف لوٹی ہے اور وہی فاعل ہے، اس لیے فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا ہے پھر یہی جملہ فعلیہ خبر واقع ہوا ہے مبتدا (المجتہد) کی۔

۵۔ اسی طرح ساتویں مثال میں أبوه عالم میں ضمیر ہے جو مبتدا (زید) کی طرف راجع ہے۔ اَبُوہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا اور عَالِم خبر۔ یہ جملہ اسمیہ صغریٰ خبر ہے زید کی، جو کہ جملہ کبریٰ کا مبتدا ہے۔

۶۔ ایک مبتدا کی متعدد خبریں بھی ہو سکتی ہیں: ﴿هُوَ الْغَفُورُ الْودُودُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ﴾^۱ اس مثال میں ہو مبتدا ہے باقی چاروں اسم اس کی خبریں ہیں۔
 کبھی جملے میں ترتیب وار کئی مبتدا ہوتے ہیں اور اسی ترتیب سے ہر ایک کی خبریں ہوتی ہیں: حامد و خالد و صالح جالس و قائم و راکب (حامد بیٹھا ہے، خالد کھڑا ہے اور صالح سوار ہے) اس ترتیب کو لف و نشر مرتب کہا جاتا ہے۔

کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے؟

۷۔ دراصل مبتدا کا مقام خبر سے مقدم ہے مگر ذیل کی صورتوں میں خبر کو مقدم کرنا اور مبتدا

۱۔ لفظی معنی ہوں گے: حامد اس کا باپ عالم ہے یعنی حامد کا باپ عالم ہے۔

۲۔ مَنَصْدَة = میز۔ ۳۔ بروج: ۱۴، ۱۵

کو مؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ خبر اسم استفہام ہو: اَیْنَ زَیْدٌ؟ کَیْفَ أَبُوکَ؟

ان مثالوں میں اَیْنَ اور کَیْفَ خبر ہیں کیوں کہ ان میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لیے وہ مبتدا نہیں بن سکتے، ان کو مؤخر اس لیے نہیں کر سکتے کہ اسمائے استفہام ہمیشہ صدر کلام (جملے کے شروع میں) آیا کرتے ہیں، چاہے مبتدا ہوں چاہے خبر۔

تنبیہ ۲: اَیْنَ، اُنْیَ، مَتْنِیَ، اَیَّانَ اور کَیْفَ میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لیے وہ ہمیشہ خبر ہوں گے اور مَا وغیرہ بقیہ اسمائے استفہام ہمیشہ مبتدا ہوں گے۔

۲۔ یا مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو خبر کے کسی جز کی طرف راجع ہو:

فِی الدَّارِ صَاحِبُهَا (گھر میں اس گھر کا مالک ہے) اس جملے میں صاحبہا مبتدا مؤخر ہے اور فِی الدَّارِ خبر مقدم ہے، کیوں کہ مبتدا کے ساتھ خبر (دار) کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہوئی ہے، اگر مقدم کریں تو اضمار قبل الذکر لازم آئے گا۔

۳۔ جب کہ مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو:

عِنْدِی ثَوْبٌ، فِی الدَّارِ رَجُلٌ۔ ان دونوں جملوں میں ثوب اور رجل مبتدا مؤخر ہیں۔

۴۔ جب کہ مبتدا پر خبر کا حصر ہو یعنی مبتدا اِلَّا کے بعد واقع ہو:

مَا خَاسِرٌ اِلَّا الْکَسْلَانُ (سست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہیں) مبتدا الْکَسْلَانُ ہے، مقدم کر دیں تو مطلب بگڑ جائے گا۔

تنبیہ ۳: مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جملے میں جس کے بارے میں کچھ کہا جائے وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ خبر ہے۔ فعل اور ظرف کبھی مبتدا نہیں بن سکتے۔

مشق نمبر ۹۱ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱. اللہُ یَعْلَمُ الغیبُ.

(اللہ) مبتدا مرفوع (یَعْلَمُ) فعل مضارع، اس میں ضمیر مستتر ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہے وہی فاعل ہے (الغیب) مفعول بہ منصوب ہے۔
فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کہی ہوئی ہوا۔

۲. إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسُحْرًا.

(إِنَّ) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم ہے (مِنْ) حرف جر (الْبَيَانِ) مجرور، جار مجرور مل کر خبر مقدم ہے، محلا مرفوع۔ (لَ) حرف تاکید غیر عامل ہے (سُحْرًا) مبتدا مؤخر ہے کیوں کہ نکرہ ہے اور اس کی خبر مقدم جار مجرور ہے۔ إِنَّ کی وجہ سے مبتدا منصوب ہے۔
مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳. کَیْفَ حَالُکَ؟

(کَیْفَ) اسم استفہام مبنی ہے، خبر مقدم ہے اس لیے محلا مرفوع سمجھا جائے گا۔ (حَالُکَ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے اس لیے مرفوع ہے۔ مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۰

أَغْضَبَ (۱) غَضَبٌ مِیْلَانَا	خَبَرٌ خَنِی
أَنِیَّةٌ (جِ دَاوَانِ) بَرْتَن	رَائِحَةٌ (جِ دَاوَانِ) بُو
إِطْنَانٌ (۱-مصدر) کھلکھانا	سَتَرٌ (ن) ڈھانک دینا، چھپا دینا، پردہ پوشی کرنا

بَدْرٌ مَادِ كَالِ، پورا چاند	سَنَا چمک دمک
بَطَالَةٌ سَتِي، بیکاری	شُرُوقٌ طلوع ہونا
تَوْحِيدَةُ الْحُسْنِ یکتائے حسن، مصری شاعرہ	كَدٌّ مشقت، تکلیف
عائشہ تیوریہ کی بیٹی کا نام ہے۔	
تَحْرِیْکَةُ (۲- مصدر) ہلانا، حرکت	لَهْفٌ سخت افسوس
تَحَجَّبَ (۴) حجاب کر لینا، چھپ جانا	مَنْطِقٌ گفتگو
تَنْقَبَ (۴) نقاب ڈال لینا، منہ چھپا لینا	مُتَمَرِّدٌ سرکش
تَسْكِينَةٌ (۲- مصدر) سکون، ٹھہرنا	مِسْكٌ مشک
جَفْنٌ (ج. أَجْفَانٌ) پلک	وَرَاى مخلوقات

مشق نمبر ۹۲

تنبیہ: ذیل کے جملوں میں مبتدا اور خبر پہچانو اور دیکھو بعض جملوں میں خبر مقدم ہے اس کی وجہ معلوم کرو۔

۱. المسلم لا يخاف الموت.
۲. خیر الناس من ینفع الناس.
۳. الانیة تُمْتَحَنُ بِالْإِطْنَانِ وَالْإِنْسَانُ بِالْمَنْطِقِ.
۴. أَمَانِي الْكَسْلَانِ تَقْتُلُهُ فَإِنْ يَدِيهِ تَأْبِيَانِ الْعَمَلَ.
۵. لِكُلِّ فِرْعَوْنَ مُوسَى.
۶. عِنْدَ التَّلْمِيزِ كِتَابٌ.
۷. لِي حَاجَةٌ.
۸. إِنَّ لِي حَاجَةً.

۹. مَتَى نَصْرُ اللَّهِ؟
۱۰. أَفِي اللَّهِ شَكٌّ؟
۱۱. لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَالِ مَالٌ.
۱۲. فِي الْبُسْتَانِ أَزْهَارُهَا.
۱۳. كَلَامُ الْمُلُوكِ مَلُوكُ الْكَلَامِ.
۱۴. أَمَ الْعُيُوبِ الْبَطَالَةُ.
۱۵. الْبَطَالَةُ أُمُّ الْإِخْتِرَاعِ.
۱۶. حَامِلُ الْمَسْكِ لَا تَخْفَى رَوَائِحُهُ.
۱۷. الْجُمْلَةُ الْمُرَكَّبَةُ مِنَ الْفِعْلِ وَالْفَاعِلِ تُسَمَّى جُمْلَةً فَعْلِيَّةً.
۱۸. إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

اشعار

ذیل کے اشعار میں فاعل، نائب الفاعل، مبتدا اور خبر پہچانو:

۱. وَلِلَّهِ فِي كُلِّ تَحْرِيكَةٍ وَفِي كُلِّ تَسْكِينَةٍ شَاهِدٌ
وَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَهُ آيَةٌ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ وَاحِدٌ
۲. سُبِّرَ السَّنَا وَتَحَجَّبَتْ شَمْسُ الضُّحَىٰ وَتَنَقَّبَتْ بَعْدَ الشُّرُوقِ بُدُورٌ
۳. لَهْفِي عَلَى تَوْحِيدَةِ الْحُسْنِ الَّتِي قَدْ غَابَ عَنِّي بَدْرُهَا الْمَسْتُورُ

۱۔ یہ تین اشعار (نمبر ۲، ۳، ۴) اس مشہور مرثیہ کے ہیں جو شاعرہ عظمیٰ سیدہ عائشہ تیموریہ (متولدہ ۱۲۵۶ھ) نے اپنی بیٹی توحیدہ کی وفات پر کہا تھا۔

۴. قَلْبِي وَ جَفْنِي وَاللِّسَانُ وَ خَالِقِي رَاضٍ وَ بَالِكٌ، شَاكِرٌ وَ غَفُورٌ
 ۵. إِنَّ الْأَكَابِرَ يَحْكُمُونَ عَلَى الْوَرَى وَعَلَى الْأَكَابِرِ تَحْكُمُ الْعُلَمَاءُ
 ۶. يَجُودُ عَلَيْنَا الْخَيْرُونَ بِمَالِهِمْ وَنَحْنُ بِمَالِ الْخَيْرِينَ نَجُودُ
 ۷. بِقَدْرِ الْكَدِ تُكْتَسَبُ الْمَعَالِي وَ مَنْ طَلَبَ الْعُلَى سَهَرَ اللَّيَالِي

سوالات نمبر ۲۰

- ۱۔ مبتدا اور فاعل میں کیا فرق ہے؟
- ۲۔ فاعل اور نائب الفاعل میں کیا فرق ہے؟
- ۳۔ جملے میں مبتدا اور خبر کی شناخت کیسے ہوتی ہے؟
- ۴۔ کون کون سے موقع پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا ضروری ہے؟
- ۵۔ فاعل اسم ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیرات ہوں گے؟
- ۶۔ ذیل کے جملوں فاعل اور نائب الفاعل کو مبتدا سے، اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو:

يُعْرِفُ الْإِنْسَانُ بِالْمَنْطِقِ.

لَا يَنْفَعُ الْعِلْمُ بِغَيْرِ الْعَمَلِ.

لَا يُكْرَمُ الْبُخْلَاءُ وَلَا يُهَانَ الْأَسْخِيَاءُ.

حَضَرَتِ الشُّهُودُ وَ شَهِدُوا بِالْحَقِّ.

الْحَدِيدُ يَوْجَدُ فِي الْمَعْدِنِ مُخْلُوطًا بِالتُّرَابِ.

۱۔ پہلے مصرع میں چار مبتدا ہیں، دوسرے میں چار خبریں ترتیب وار ہیں۔ اس ترتیب کو لف و نشر مرتب کہتے ہیں۔

۲۔ گنگناؤ

أَعْطِيَ السَّائِلَانِ دِينَارَيْنِ.

الأحمق لا يجد لذّة الحكمة.

۷۔ ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ اور حسب قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ:

أين المنزل؟

ما اسم ولدك؟

المرأة الصالحة تسرّ زوجها.

الولد الذي يُحسّن القراءة فله الجزاء.

في الدار (جد دُور) صاحبها وعلى الشجرة ثمرها.

الابنُ الفاقِدُ الأدبِ عارٌ ۸ لایبہ.

۸۔ پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر جملہ ہو اور پانچ میں شبہ جملہ ہو اور پانچ جملے ایسے بناؤ

جن میں خبر کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

الدَّرْسُ السِّتُونُ

المنصوبات

۱. المفعول به

۱۔ مفعول بہ (جو عام طور پر محض مفعول کہلاتا ہے) وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل (کام) واقع ہو۔

۲۔ اکثر متعدی افعال کا ایک ہی مفعول آتا ہے، بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین مفعول بہ آتے ہیں: عَلِمَ، حَسِبَ، وَجَدَ، جَعَلَ، اِتَّخَذَ کے دو دو مفعول آتے ہیں اور اُعْلَمَ کے تین: عَلِمَ حامدٌ عَلِيًّا عَالِمًا. اُعْلَمَ حامدٌ مُحَمَّدًا عَلِيًّا عَالِمًا. (حامد نے محمود کو علی کو عالم بتایا یعنی محمود کو خبر دی کہ علی عالم ہے)۔

۳۔ مفعول بہ کے لیے فعل میں کوئی تغیر نہیں ہوتا: يُكْرِمُ زَيْدٌ أُمَّهُ وَأَبَاهُ وَأَخَوَيْهِ وَعَمَّاتِهِ وَالْأَقْرَبِينَ.

۴۔ مفعول بہ اسم ظاہر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثال میں لکھا گیا اور اسم ضمیر بھی ہوتا ہے: أُرْشِدُنِي الْعِلْمَ وَإِيَّاكَ وَإِيَاهُمْ. اس میں پہلا مفعول ضمیر متکلم منصوب متصل ہے، دوسرا اور تیسرا ضمیر منصوب منفصل۔

۵۔ تم پڑھ چکے ہو کہ دراصل مفعول کی جگہ فاعل کے بعد ہے اگرچہ تقدیم بھی جائز ہے، لیکن جب فاعل اور مفعول میں التباس (مشابہت) ہو اور شناخت کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو مفعول کو مؤخر ہی رکھنا چاہیے۔ (دیکھو سبق ۵۸-۱۰)

۶۔ ذیل کی صورتوں میں مفعول کا مقدم کرنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر لگی ہو جو مفعول کی طرف راجع ہو: اُكْرَمَ الْأُسْتَاذُ تَلْمِيْذَهُ.

۲۔ جب کہ مفعول کی ضمیر فعل کے ساتھ متصل ہو: اُكْرَمَنِیَ الْأَمِیْرُ.

۳۔ جب کہ فاعل پر حصر کیا جائے: ﴿اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعِلْمَاءُ﴾^۱ (اللہ کے بندوں میں اللہ سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں) اس مفہوم کو اس طرح بھی ادا کیا جاسکتا ہے: لَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْعِلْمَاءُ.

۴۔ جب کہ مفعول ایسا لفظ ہو جس کے لیے کلام کی صدارت ضروری ہو اور وہ اسمائے استفہام، اسمائے شرط اور کم خبریہ ہیں: مَنْ رَأَيْتَ؟ مَا تُرِيدُ؟ مَا تَفْعَلُ مِنْ خَیْرٍ تُجْزَئُ بِهِ (دیکھو سبق ۵۶-۲) کَمُ کِتَابًا قَرَأْتَ؟ کَمُ کِتَابٍ قَرَأْتَ (اس میں کم خبریہ ہے): اس صورت میں مفعول کو صدارت کلام کے لیے فعل پر بھی مقدم کرنا پڑتا ہے۔

۷۔ ذیل کے تین مقاصد میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے اور فعل و فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں:

۱۔ تَحْذِیْرٌ (ڈرانا، بچانا) کے موقع پر: اَلْکَسَلُ الْکَسَلُ (سستی سے سستی سے، یعنی سستی سے بچ) گویا دراصل اِحْذَرْ الْکَسَلَ ہے۔ پس اِحْذَرْ جو کہ فعل با فاعل ہے یہاں مقدر ہے۔ اس صورت میں مفعول کو مکرر لانا پڑتا ہے۔

اسی طرح اِیَّاكَ وَالْکَسَلَ (اپنے آپ کو اور سستی کو) یعنی اپنے آپ کو سستی سے دور رکھ اور سستی کو اپنے سے دور رکھ۔ گویا اصل میں اِحْذَرْ نَفْسَكَ مِنَ الْکَسَلِ

وَالْكَسَلَ مِنْكَ. اِحْذَرُ كِيْ جَلَّهٖ اِتَّقِ يَ اَبَعَدُ (دور کر) بھی مقدر سمجھ سکتے ہیں۔
۲۔ اِغْرَاءُ (اُکسانا) کے موقع پر: **اَلْاَجْتِهَادُ اَلْاَجْتِهَادُ** (کوشش کو کوشش کو،
 یعنی کوشش کو لازم بناؤ) گویا دراصل **اَلزَّمُ اَلْاَجْتِهَادُ** ہے۔ اسی طرح **اَلْمُرُوَّةُ**
وَالنَّجْدَةُ (مرؤت اور شرافت کو لازم پکڑو) یہاں بھی **اَلزَّمُ** جو کہ فعل بافاعل ہے
 مقدر ہے۔

۳۔ اِخْتِصَاصٌ (مخصوص کرنا، مراد لینا): **نَحْنُ** - **مَعَاشِرُ** **اَلْاَنْبِيَاءِ** - **لَا نَرِثُ**
وَلَا نُورِثُ (ہم یعنی پیغمبر لوگ نہ (کسی کے) وارث ہوتے ہیں نہ ہمارے مال و
 متاع کا کوئی وارث ہوتا ہے) اس جگہ لفظ **اِخْصُصْ** **يَا اَعْزِي** کو مقدر مان لیا جاتا
 ہے اور لفظ **مَعَاشِرُ** کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔
 اسی طرح **نَحْنُ** **اَلْعَرَبُ**، **نَحْنُ** **اَلْمُسْلِمِيْنَ** وغیرہ کہا جائے گا۔

۸۔ مذکورہ تینوں مقامات تو قیاسی ہیں جن کے قیاس پر بہتری مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔
 ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں، جن میں فعل و فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہ
 بولا جاتا ہے: کسی آنے والے کے خیر مقدم کے وقت صاحب خانہ کہتا ہے: **اَهْلًا وَسَهْلًا**
وَمَرْحَبًا (= **اَتَيْتْ اَهْلًا وَوَطِئَتْ سَهْلًا وَصَادَفَتْ مَرْحَبًا**) **اِمْرَءًا وَنَفْسَهُ**
 (= **اَتْرَكَ اِمْرَءًا وَنَفْسَهُ**) **غُفْرَانُكَ رَبَّنَا** (= **نَطْلُبُ غُفْرَانُكَ**)۔

۱۔ **مَعَاشِرُ** (جہ **مَعَاشِرُ**) گروہ، جماعت۔ **۲۔** میں مخصوص کرتا ہوں۔ **۳۔** میں مراد لیتا ہوں۔

۴۔ آپ اپنے اہل میں یعنی اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستے طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کر لیا، یعنی بلا تکلف
 بہ آرام تشریف رکھے۔

۵۔ مرد کو اور اس کے نفس کو چھوڑ دو، یعنی اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو۔

۶۔ **غُفْرَانٌ** مصدر ہے یعنی بخشش، یعنی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔

اِسْتِغَالَ الْفِعْلِ

۹۔ بعض جملوں میں مفعول کا ذکر فعل سے پہلے ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ فعل کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس مفعول کی طرف لوٹتی ہے: الْكِتَابَ قَرَأْتُهُ، ایسے جملوں میں اسم مقدم کو مشغول عنہ (جس کی طرف سے بے پروائی کی گئی ہو) کہتے ہیں، کیوں کہ فعل کو ایک مفعول (ضمیر مفعول) مل جانے سے وہ مفعول مقدم سے بے پروا ہو جاتا ہے۔

تنبیہ: یہ مسئلہ مفعول مقدم کا نہیں ہے، بلکہ مذکورہ مثال میں فعل کا مفعول تو وہ ضمیر ہے جو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس اسم کی اعرابی حالتیں مختلف ہو گئی ہیں۔

۱۰۔ ایسے اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے جیسے کلمات الشرط اور حروف التخصیص (دیکھو سبق ۵۰-۶) تو اس اسم کو نصب دینا ضروری ہے: اِنِ الْعِلْمَ حَصَلَتْهُ نَفْعُكَ (اگر تو علم حاصل کر لے تو وہ تجھے نفع دے گا) هَلَّا وَلَدَكَ تَعَلَّمَهُ (تو اپنے لڑکے کو کیوں تعلیم نہیں دیتا)۔

۲۔ اور جب وہ اسم حرف نفی (ہا اور لا) یا حرف استفہام (اُ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو تو اسے نصب پڑھنا بہتر ہے لازم نہیں: مَا زَيْدًا لَقَيْتُهُ وَلَا عَمْرًا رَأَيْتُهُ. هَلِ الرَّجُلَيْنِ تَعْرِفُهُمَا؟ مذکورہ مثالوں میں اسم مشغول عنہ کو رفع پڑھنا بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔

۳۔ جب وہ اسم ”اِذَا“ الْفُجَائِيَّة (بمعنی ناگہاں) کے بعد واقع ہو اس کو رفع دینا لازم ہے: دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَاِذَا الْغُلَامُ يُؤَبِّخُهُ اَبِي^۲۔

۱۔ کیا تو ان دو مردوں کو پہچانتا ہے؟

۲۔ میں گھر میں داخل ہوا تو ناگہاں (کیا دیکھتا ہوں) کہ [ایک لڑکا ہے] اس کو میرا باپ دھمکا رہا ہے۔

اسی طرح جب وہ کلمات الشرط، اسمائے موصولہ، لام الابتداء، ما نافیہ یا حرف مشبہ بالفعل کے قبل واقع ہو، تو اس پر رفع لازم ہے: **الْعِلْمُ إِنَّ خِدْمَتَهُ رَفَعَكَ،** **الْوَلَدُ الَّذِي رَأَيْتَهُ ذَكِّيٌّ.**

۳۔ مذکورہ مواقع کے سوا باقی صورتوں میں رفع اور نصب دونوں جائز ہیں: **الْكِتَابُ النَّافِعَةُ أَقْرَأُهَا دَائِمًا.**

۱۱۔ جب اسم مشغول عندہ کو نصب پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے فعل مقدر کا مفعول بناتے ہیں اور اس اسم کے بعد جو فعل واقع ہوا ہے اسے فعل مقدر کا مفسر (تفسیر کرنے والا) کہتے ہیں۔ اور جب اس اسم کو رفع پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے مبتدا کہتے ہیں اور باقی جملہ کو اس کی خبر بناتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کے جملوں کی تحلیل سے تم سمجھ لو گے:

مشق نمبر ۹۳

۱. **إِنَّ الْعِلْمَ حَصَلَّتْهُ نَفْعَكَ.** ۲. **الْعِلْمُ إِنَّ حَصَلَّتْهُ نَفْعَكَ.**

پہلی مثال میں نصب لازم ہے اور دوسری میں رفع۔

(إِنَّ) حرف شرط

(الْعِلْمَ) مفعول بہ ہے فعل مقدر **حَصَلَّتْ** کا، جس کی تفسیر وہ فعل ظاہر کرتا ہے جو اس کے بعد واقع ہے۔ اب یہ فعل و فاعل و مفعول بدل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفسر ہے۔

(حَصَلَّتْ) فعل با فاعل (ہ) مفعول بہ، محلاً منصوب۔ جملہ فعلیہ ہو کر تفسیر یعنی مفسر ہے پہلے جملہ کا۔ مفسر اور مفسر دونوں جملہ ل کر شرط ہے۔

(نفع) فعل ماضی واحد غائب، اس میں ضمیر مستتر ہے جو علم کی طرف راجع ہے، وہی فاعل ہے۔

۱۔ اگر تو علم کی خدمت کرے گا تو وہ تجھے بلند کر دے گا۔

(ک) مفعول بہ، محلاً منصوب، فعل و فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہے۔
شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو گیا۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔	مبتدا مرفوع شرط جزا مرفوع جملہ فعلیہ ہوا	<p>الْعِلْمُ</p> <p>إِنْ حَصَلَتْهُ</p> <p>نَفَعَكَ</p>
---	--	---

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۱

زُبُونُ (ج ذَبَانُ) جدید محاورے میں گاہک اور خریدار کو کہتے ہیں	أَقْبَلَ (۱) سامنے آنا، متوجہ ہونا
شَاهِقٌ بہت اونچا	أَنَارَ (۱-و) روشن کرنا
عُورِيَانُ (ج عَوْرَاتُ) ننگا جانا	إِفْرَاطُ (۱-مصدر) کسی کام میں حد سے بڑھ جانا
قَهَرَ (ف) دباؤ ڈالنا، غصہ کرنا	تَفَرَّيْتُ (۲-مصدر) کوتاہی کرنا
كَسَا (ن، و) پہنانا	بِضَاعَةٌ (ج بَضَائِعُ) مال تجارت، پونجی
لُقْطَةُ پڑی پائی ہوئی چیز	جَلَبَ اور اسْتَجَلَبَ کھینچنا، حاصل کرنا
الْمُتَنَبِّئُ مدعی نبوت، عرب کے ایک مشہور شاعر کا تخلص ہے	جَاعَ (ج جِيَاعٌ) بھوکا
مَخْزَنٌ (ج مَخَازِنُ) گودام، دکان	جَلَسَ (ج جُلُوسٌ) ہم نشین
نَهَرَ (ف) جھڑکنا	دَيَّوَانٌ (ج دَوَائِيْنُ) اشعار کا مجموعہ، کچہری
	مَحَا (ن، و) مٹانا

مشق نمبر ۹۴

ذیل کی مثالوں میں دیکھو کون سی جگہ مفعول مقدم ہے اور اس کی وجہ معلوم کرو، یہ بھی پہچانو کہ کس جگہ جوازاً مقدم ہے اور کہاں وجوباً۔ کون سی مثالوں میں فعل اور فاعل دونوں محذوف ہیں، کس جگہ کون سا فعل محذوف ہے؟

۱. كَا فَاُنَا اَخَانَا الصَّغِيرَ .
۲. كَا فَاُنَا اَخُونَا الْكَبِيرَ .
۳. مَا رَأَى مُوسَى عِيسَى .
۴. بَنَى الْمَحْرَابَ زَكَرِيَّا .
۵. اَلْقَى الْعَصَا مُوسَى .
۶. اَكْرَمَ اَخِي اَبِي .
۷. قَرَأَ كِتَابِي صَدِيقِي .
۸. اَيَّ رَجُلٍ لَقِيتُ ؟
۹. كَمْ رُمَانَةً اَكَلْتُ ؟
۱۰. كَمْ تَفَاحَةً اَكَلْتُ ؟
۱۱. مَنْ عَلِمْتُ وَمِمَّنْ تَعَلَّمْتُ ؟
۱۲. اَصْحَابُ لَا عَيْبَ فِيهِ تَرِيدُ ؟
۱۳. فَاَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ .
۱۴. مَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللّٰهِ .
۱۵. اِيَّاكُمْ وَالشَّقَاقَ .
۱۶. اِيَّاكَ وَجَلِيسَ السُّوءِ .
۱۷. الْاِتِّحَادَ الْاِتِّحَادَ .
۱۸. الطَّرِيقَ الطَّرِيقَ .
۱۹. اللّٰهُ اللّٰهُ عِبَادَ اللّٰهِ ! (يا عباد اللّٰهِ) .

مشق نمبر ۹۵

ذیل میں اشتغال کی مثالیں ہیں، ان میں غور کرو کس جگہ نصب واجب ہے اور کس جگہ رفع واجب ہے اور کہاں دونوں جائز ہیں؟

۲۰. هل دیوان المتنبي قرأته؟
۲۱. حیثما المحسن وجدتموه فَعِظْمُوهُ.
۲۲. لا الإفراط أريده ولا التفريط أبتغيه والإعتدال هو مذهبي.
۲۳. الناس تغرهم الدنيا فيهلكون.
۲۴. أبوك يا أباك أعرفه فقد كان رجلا صالحا.
۲۵. الجائع أطعموه والعريان اكسوه.
۲۶. اللقطة حيثما وجدتموه وجب عليكم ردها إلى صاحبها.
۲۷. الكتاب الذي نقرأه نافع جدا.
۲۸. البضائع الجيدة هل استجلبتها لمخزنك حتى تشتهر بين التجار ويكثر عليك إقبال الزبائن؟
۲۹. وأين الوعد قلت لها، فقالت:
كلام الليل يمحوه النهار

مشق نمبر ۹۶

- ۱۔ کون سی کتاب تم نے خریدی؟
- ۲۔ کتنے روپے تم نے مزدور کو دیے؟
- ۳۔ تم نے بمبئی میں کیا دیکھا اور کس سے ملاقات کی؟
- ۴۔ میرے باپ نے میرے بھائی کو بلایا۔
- ۵۔ تم جو کچھ کرو اس کی جزا پاؤ گے (اس کا معاوضہ تمہیں دیا جائے گا)۔
- ۶۔ صرف علم اور عمل ہی آدمی کو کامیاب بناتے ہیں۔

- ۷۔ حامد جہاں بھی مل جائے اسے میرے پاس بھیج دو، میں اسے ایک عمدہ گھڑی دوں گا۔
 ۸۔ لیکن بچوں کو تو نہ جھڑکا کرو اور جانوروں کو بے سبب نہ ستایا کرو۔

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو۔

خرج صباح الجمعة أخوان للتفرج إلى الضاحية وأخذا معهما أختيهما رُقِيَّةً، فدخلوا في بستان فرأوا هناك أشجاراً شاهقة وأزهاراً طيبة الرائحة وأنماراً مختلفة الألوان والأشكال، فطمعت البنت في تفاحة ناضجة وأرادت أن تقطفها فصاح أخوها: إياك والثمر، يا رُقِيَّة! لا تمسّي شيئاً من الأزهار والأثمار دُونَ^۱ إجازة البستاني، إنما يسرق الأثمار الأولاد الشرار فلا تكن منهم ولنكن من الكرام. فإن طابت لك ثمرة فاشترها ولا تسرق.

فثلاثة من التفاح اشترتها رُقِيَّة بستّانات وباقة^۲ من الورد بانه. أما أخوها فاشترى ثمانى رمانات بروبية واحدة. ثم خرجوا على شاطئ النهر وتفرّجوا واغتسلوا وسبحوا في الماء وسروا مسرة عظيمة. ثم رجعوا إلى بيتهم وقصّوا على أمهم فتبسّمت وفرحت على قصّة الأثمار.

الدَّرْسُ الْحَادِي وَالسِّتُونَ

المنصوبات

۲. المفعول المطلق

۱۔ ﴿كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا﴾، ضَرَبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيدًا، سِرْتُ سِرَّ الْبَرِيدِ، دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ۔

۲۔ اوپر کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ گئے ہو گے: تَكْلِيمًا، ضرباً شَدِيدًا اور دَقَّتَيْنِ میں سے ہر ایک مفعول مطلق ہے، کیونکہ تم نے حصہ سوم سبق (۴۳) میں پڑھا ہے کہ اگر کسی فعل کے بعد اسی فعل کا مصدر لایا جائے جس سے اس فعل کی تاکید یا نوعیت اور کیفیت یا تعداد مقصود ہو تو اس مصدر کو مفعول مطلق کہتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

۳۔ پہلی مثال سے تاکید، دوسری اور تیسری سے نوعیت اور کیفیت اور چوتھی سے تعداد معلوم ہوتی ہے۔

۴۔ نوعیت صفت سے بھی بتلائی جاتی ہے اور اضافت سے بھی۔ دیکھو اوپر کی مثالیں۔

۵۔ جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لیے لانا ہو تو اس کا مرادف لفظ بھی بول سکتے ہیں: قَامَ الْخَطِيبُ وَقُوفًا، جَلَسْتُ قَعُودًا۔

۶۔ کبھی مصدر کسی اسم صفت کا مضاف الیہ واقع ہوتا ہے اور مضاف کو نصب دیا جاتا ہے:

۱۔ اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا کلام کرنا۔ (نساء: ۱۶۴)

۲۔ چور کو سخت مار ماری گئی۔

۳۔ میں چلا قاصد کی چال۔

۵۔ قیام اور وقوف مترادف ہے، اسی طرح جلوس اور قعود۔

خَاطَبَ أَفْصَحَ خِطَابٍ. (خِطَاب مصدر ہے خَاطَب کا)

۷۔ لفظ کُلُّ اور بَعْضُ، نیز صفت اور اسمِ عد و مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں:

مَالَ كُلِّ الْمَيْلِ، تَأَثَّرَ بَعْضُ التَّائِثِرِ، ﴿اذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا﴾ (= ذکرِ کثیرا) جُلِدَ السَّارِقُ عَشْرًا (= جِلْدَةُ عَشْرًا یا عَشْرَ جِلْدَاتٍ).

دیکھو مَيْل مصدر ہے مَال کا مگر وہ مضاف الیہ ہونے سے مجرور ہے اور کُلُّ مضاف ہے اور مصدر کی بجائے اس کو نصب دیا گیا ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھ سکتے ہیں۔

۸۔ عربی میں بہت سی مثالیں ایسی ملتی ہیں جہاں صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے: هَنِئُا لَكَ (هَنَا هَنِئُا)، عَجِبَا لَكَ (= عَجِبْتُ عَجَبَا لَكَ)، شُكْرًا لَكَ (= أَشْكُرُكَ شُكْرًا لَكَ)، رَغِيًا (= رَعَاكَ اللَّهُ رَغِيًا)، سَمْعًا وَطَاعَةً (= اِسْمَعُوا سَمْعًا وَأَطِيعُوا طَاعَةً) اَيْضًا (= اَضَ اَيْضًا) بڑے کی پکار کے جواب میں چھوٹا کہتا ہے: لَيْيِكَ وَ سَعْدِيكَ. لَيْيِكَ کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اصل میں اَلْبُ لَكَ اِلْبَابِيْنِ فعل حذف کر دیا گیا اور اِلْبَابِيْنِ کو ضمیر مخاطب ل کی طرف مضاف کر دیا گیا، اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون ساقط ہو گیا، اِلْبَابِيكَ ہو گیا پھر اس میں تخفیف کر کے لَيْيِكَ کہہ دیا گیا۔

معنی ہیں: میں آپ کی خدمت کے لیے (ایک ہی بار نہیں) دو بار یعنی کئی بار حاضر ہوں۔

۱۔ مائل ہوا پورا مائل ہونا، یعنی پوری طرح مائل ہو گیا۔ ۲۔ کسی قدر متاثر ہوا، یعنی کچھ اثر قبول کر لیا۔

۳۔ جمعہ: ۱۰۔ ۴۔ تجھے خوش گوار ہو، مبارک ہو۔ ۵۔ رَغِيًا رَغِيًا: حفاظت کرنا، چرنا۔

۶۔ اَضَ اَيْضًا: لوٹنا، دوبارہ وہی کام کرنا، اسی مناسبت سے ”بھی“ ”پھر وہی“ کے معنی میں استعمال

اسی طرح سَعَدَيْكَ دراصل اُسْعِدْكَ اِسْعَادَيْنِ ہے۔ یعنی میں آپ کی مدد (ایک بار نہیں بلکہ) دوبار کرنے کو حاضر ہوں۔ اسکو بھی اِسْعَادَيْكَ سے مخفف کر کے سَعَدَيْكَ بنا لیا گیا۔

تنبیہ: اردو میں مفعول مطلق کا استعمال کم ہوتا ہے، اس لیے عربی عبارت کے ترجمے میں ہر جگہ مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۴. المفعول له یا لَاجِلِه

۹۔ المفعول له یا المفعول لَاجِلِه (یعنی جس کے لیے یا جس سبب سے کام کیا گیا ہو) اس کا بیان حصہ سوم سبق (۲۳) میں ہو چکا ہے۔

مفعول له بھی ایک مصدر ہوتا ہے، مگر جملے میں اس کا استعمال کسی کام کا سبب بتلانے کے لیے ہوتا ہے: قُمْتُ اِكْرَامًا لِلْاَسْتَاذِ، ضَرَبْتُ الْوَلَدَ تَأْدِيبًا۔ ان جملوں میں اِکرام اور تَأْدِیب مفعول له کہلاتے ہیں، مگر مصدر پر لام جاڑہ لگا دیں تو اسے مفعول له نہیں بلکہ جار مجرور کہیں گے: ضَرَبْتُ الْوَلَدَ لِلتَّأْدِيبِ۔

ذیل کی تین مثالوں کا فرق اچھی طرح سمجھ لو:

۱. اَدَّبْتُ وَلَدِي تَأْدِيبًا۔ ۲. ضَرَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيبًا۔

فعل بافاعل مفعول بہ مفعول مطلق فعل بافاعل مفعول بہ مفعول له

۳. اَدَّبْتُ وَلَدِي لِلتَّأْدِيبِ۔

فعل بافاعل مفعول بہ جار مجرور متعلق فعل

دیکھو لفظ تَأْدِیب پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے دوسرے میں مفعول له اور تیسرے میں مجرور متعلق فعل ہے۔ تینوں جملہ فعلیہ ہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۲

اَبُّ چارہ، گھاس وغیرہ	ثِقَّةٌ (وَثَقَ يَثِقُ کا مصدر ہے) اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا
اِبْتِغَاءٌ (ل-ی، مصدر) چاہنا	جَائِزَةٌ انعام
اَخَذٌ (مصدر ہے) پکڑنا، گرفت	جَزُوعٌ بے صبر، آزرده
اِكْتَشَفَ (ل-کھوج لگانا، معلوم کر لینا)	حَشِيَّةٌ (ض، ی، مصدر) خوف، ڈرنا
اِمْلَاقٌ (۱) مفلسی	شُعَاعٌ (اَشْعَعْتُ) شعاع، کرن
تَجَوَّعٌ گھونٹ گھونٹ پینا	شِرْكَةٌ یا شَرِكَةٌ کمپنی، ساجھا
تَذَخِيْنٌ (۲) تمباکو پینا، دھونی دینا	شَهْمٌ ہوشیار، تیز فہم، سردار
تَشْجِيعٌ (۲) حوصلہ افزائی کرنا	شِيْمَةٌ (ج شِيْمٌ) خصلت، فطرت
تَعَمَّدَ (۳) دیدہ دانستہ کرنا	كَادَ (يَكِيدُ) تدبیر و حیلہ کرنا، داؤ چلنا
صَاحِبٌ مصاحب، دوست، آقا	مَنَاعٌ (ج اَمْنَعَةٌ) فائدہ، اسباب
صَبٌّ (ن، مصدر) گرانا، اُنڈیلنا	مُتَمَرِّدٌ سرکش
صِلَّةٌ (ج صِلَاتٌ) انعام، میل جول	مَرَضَاةٌ مرضی، رضامندی
طَبْعٌ (ج طِبَاعٌ) طبیعت	مُقْتَدِرٌ صاحبِ اقتدار، قدرت والا
عَاقِبَ (۳) سزا دینا، پیچھا کرنا	مُقَاسَاةٌ (۳-مصدر) تکلیف اٹھانا
عَصْرٌ (ج غُصُورٌ، اَعْصَارٌ) زمانہ	نَعَمٌ (ج اَنْعَامٌ) چوپائے، پالتو جانور
عُنْوَانٌ پتہ، نشان	نَعْمَةٌ آسودگی

غُلِبْتُ (جمع ہے غلباء کی) گھنے	نَكَالُ عَذَابٍ سزا
قَصَبُ اونچا شاخ دار درخت، بانس	هَجَرَ (ن) جدا ہونا، چھوڑ دینا
قَلَمُ الْحِسَابَاتِ حساب کا دفتر	

مشق نمبر ۹۸

تنبیہ: ذیل کی مشق میں مفعول مطلق اور مفعول لہ کو پہچانو:

۱. لقد سرّني سروراً عظيماً كمالُ صحّةِ ابنك بعد مقاساة مرض شديد.
۲. أشكرك شكراً قلبياً من إرسالك لي عنوان صاحبك.
۳. يضرّ التدخين مُستَعْمِلِيهِ إِضْراً بليغاً، فإذا شئت السّلامة من مضارّه فاتركه تركاً أبدياً.
۴. اكتشف العلماء في هذا العصر اكتشافاتٍ كثيرةً.
۵. نأْكُلُ في النهار أَكْلَتَيْنِ ما عدا أَكْلَةَ الصّباح.
۶. إذا أكرمت اللّيم بعض الإكرام ظنّ أنّك في احتياج إليه.
۷. وقّف أعرابي بين يدي المليك فخطابه أفصح خطابٍ، فأعجبه وأمر له بصلّة.
۸. ينبغي أن نصبر كلّ الصبر على حوادث الأيام.
۹. يُعطى الأولاد النّاجحون في العلم جائزة تشجيعاً لهم على تحصيل العلم.
۱۰. عيّنت شركة السكة الحديدية أحد شركائها رئيساً على قلم الحسابات اعتماداً على خبرته وثقّة بأمانته ونشاطه.
۱۱. يُعاقبُ القاتل المتعمّد بالقتل مُجازاةً على إثمهِ وعِبرةً لأمثاله.

۱۲. تُشْعَلُ الْقَنَادِيلُ لَيْلًا فِي الْمُدُنِ **إِنَارَةً** لِلشَّوَارِعِ وَ**هَدَايَةً** لِلْمَارِينَ.
۱۳. كَلَّمَا يَدْعُونِي أَبِي: "يَا سَعِيدُ" أَقُولُ: "لَبَّيْكَ وَ**سَعْدِيكَ** يَا سَيِّدِي"
وَأَقُومُ لِامْتِثَالِ أَمْرِهِ قِيَامَ الْخَادِمِ الْوَفِيِّ.
۱۴. **فَصْبِرَا** جَمِيلًا يَا بُنَيَّ وَلَا تَكُنْ جَزُوعًا فَإِنَّ الصَّبْرَ مِنْ شِمَةِ الشَّهْمِ
۱۵. **هَيِّنَا** لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا وَلِلْعَاشِقِ الْمَسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ

مشق نمبر ۹۹

من القرآن

۱. إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا.
۲. إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا.
۳. وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ **هَجْرًا** جَمِيلًا وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ
أُولَى النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا.
۴. فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ أَنَا صَبَّبْنَا الْمَاءَ **صَبًّا** ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ **شَقًّا**
فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا وَعِنَبًا وَقَضْبًا وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا وَحَدَائِقَ غُلْبًا وَفَاكِهَةً وَأَبًّا
مَتَاعًا لَكُمْ وَلَا نَعَامَكُمْ.
۵. وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ **خَشِيَّةً** أَمْلَاقٍ، نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ.
۶. وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ **ابْتِغَاءً** مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا.
۷. وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا **جَزَاءً** بِمَا كَسَبَا **نَكَالًا** مِنَ اللَّهِ.
۸. فَآخِذْنَا بِهِمْ **أَخْذَ** عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ.

مکتوب من تلمیذ الی أخته الکبیرة ذات الثروة یطلب منها بعض ما یلزمه^۱

أختی المحترمة زینة السیدات!

السلام علیک ورحمة الله وبرکاته،

جمیلُ صنْعکِ^۲ معیَ قد عودنی^۳ أَنْ ألجأ^۴ إلیکِ فی جمیعِ أموری. وإنّی
أرانی الیوم فی حاجةٍ إلی شراء^۵ بعضِ أشياء تَلْزُمُنِی فی المدرسة.
فَقَصَدْتُکِ راجیاً من مکارمکِ أَنْ تُرْسِلِی إلیّ لَدَیْ^۶ أَوَّلِ فرصةٍ ما تَسْمَحُ^۷
به نفسُکِ من النقود لِأَقْضِیَ بها حاجتی وأحفظَ الباقي تحت يد اللزوم^۸،
وبذلك یزداد شکري لفضلکِ وتتضاعف محبّتی لک، دُمْتَ لِأخیکِ.

أخوْکِ المطیع

حامد

تنبیہ: اس خط کا جواب اگلے سبق کے آخر میں دیکھو۔

سوالات نمبر ۲۱

۱۔ منصوبات کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ مفعول بہ کی تعریف کرو۔

۱۔ صاحب ثروت، مال دار۔ ۲۔ لزوم (س) لازم ہونا، ضروری ہونا، کسی کے ساتھ لگے رہنا۔

۳۔ جمیلُ صنْعکِ تیرا اچھا سلوک۔ ۴۔ ألجأ (ف) التجا کرنا۔

۵۔ شراء: خریدنا، خرید و فروخت۔ ۶۔ لَدَیْ: پاس، بوقت۔

۷۔ تَسْمَحُ بہ: اجازت دینا، مناسب جاننا۔

۸۔ تَحْتَ يَدِ اللّٰزِمِ: ضرورت کے ہاتھ کے نیچے یعنی ضروری کام کے لیے۔

۳۔ مفعول کی وجہ سے فعل میں کیا تغیرات ہوتے ہیں؟

۴۔ کون کون سی صورتوں میں مفعول بہ پر فاعل کا مقدم کرنا ضروری ہے؟

۵۔ کون کون سی صورتوں میں فاعل پر مفعول بہ کا مقدم ہونا ضروری ہے؟

۶۔ اشتغال الفعل سے کیا مراد ہے؟

۷۔ اسم مشغول عنہ کے اعراب کی مختلف صورتیں بیان کرو۔

۸۔ مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے؟

۹۔ مفعول مطلق کے قائم مقام کون کون سے الفاظ ہوتے ہیں؟

۱۰۔ بارہ جملے مرتب کرو جن میں سے چار میں مفعول مطلق تاکید کے لیے ہو، چار میں

کیفیت اور نوع کے لیے ہو، اور چار میں عدد بتانے کے لیے ہو۔

۱۱۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. سَجَدَ الْمَصْلِيُّ سَجْدَتَيْنِ.

۲. يُمِيلُ الصَّالِحُ إِلَى الْفَضِيلَةِ كُلِّ الْمِيلِ.

۱۲۔ مفعول لہ کی تعریف کرو۔

۱۳۔ دس جملے بناؤ جن میں ذیل کے مصادر بطور مفعول لہ استعمال کیے گئے ہوں:

ثِقَّةٌ	تَعْلِيمًا	احترامًا	إِعَانَةً	إِفَادَةً
مُكَافَأَةً	طَلَبًا لِلْغِنَى	رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ	تَوْكُّلاً عَلَى اللَّهِ	

۱۴۔ ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو:

۱. يَتَصَدَّقُونَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ.

۲. نَتَاجَرُ أَمَلًا بِالرَّيْحِ.

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالسِّتُونُ

المنصوبات

۴. المفعول فيه

۱۔ قرأت الدرس صباحاً أمام المعلم.

تم نے سبق (۴۳) میں پڑھا ہے کہ جو اسم کام کا وقت یا کام کی جگہ بتلانے کے لیے بولا جائے اُسے مفعول فیہ یا ظرف کہا جاتا ہے۔ اس لیے تم کہہ سکتے ہو کہ اوپر کے جملے میں صباحاً اور أمام یہ دونوں مفعول فیہ یا ظرف ہیں، کیوں کہ پہلا لفظ وقت بتاتا ہے اور دوسرا جگہ، یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ پہلا ظرف زمان ہے اور دوسرا ظرف مکان۔

۲۔ ظرف زمان اور مکان کے بہترے الفاظ تو پچھلے سبقوں میں متفرق طور سے اور ضمنی طریقے سے تم نے پڑھ لیے ہیں۔ یہاں پر اکثر اسمائے ظرف اکٹھا لکھ دیے جاتے ہیں۔

ظرف زمان:

ثَانِيَّة (سِکَنْڈ)	دَقِيقَةٌ (مِنْٹ)	سَاعَةٌ (گھنٹہ)	يَوْم	أُسْبُوع
سَنَةٌ	عَام (سال)	قَرْن (صدی)	دَهْر (زمانہ، ہمیشہ)	حِجِين ^۱
بُكْرَةٌ (صبح، سورے)	أَصِيل (شام)	صَبَاح	مَسَاء	لَيْل
نَهَار	أَبَد (ہمیشہ)	وغيره۔		

ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جرداغل نہ ہو تو ہمیشہ وہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو تو آخر میں توین آتی ہے: اذکروا اللہ بکرةً وأصیلاً.

مگر ظرف مکان میں سے وہی الفاظ منصوب ہوں گے جو مبہم (غیر معین) ہوں:

فَوْق	تَحْتَ	أَمَامَ	فُدَّامَ (آگے، سامنے)
خَلْفَ (پیچھے)	وَرَاءَ ^۱ (پیچھے)	قَبْلَ (پہلے)	قُبَيْلَ (ذرا پہلے) بُعِيدَ (ذرا پیچھے)
بَعْدَ	إِزَاءَ (مقابل)	حِذَاءَ (مقابل)	نُجَاءَ (طرف، مقابل)
تِلْقَاءَ (طرف)	مَعَ (ساتھ)	عِنْدَ	لَدُنْ ^۲ (پاس) لَدَى (پاس)
بَيْنَ (درمیان)	بَيْنَ يَدَيَّ (سامنے، آگے)	يَمِينًا (دائیں طرف)	
شِمَالًا (بائیں طرف)	يَسَارًا (بائیں طرف)	شَرْفًا	
غَرْبًا	جَنُوبًا	شَمَالًا ^۳	فَرَسَخًا (تین میل)
مِيلًا	بَرِيدًا (تقریباً بارہ میل کا، پتہ، ڈاک، مقاصد)۔		

تنبیہ ۱: عِنْدَ اور لَدُنْ ہم معنی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ عِنْدَ اشیا اور معانی اور حاضر اور غائب سب کے لیے بول سکتے ہیں۔ مگر لَدُنْ صرف حاضر اشیا کے لیے کہا جاتا ہے، مثلاً
هَذَا الْقَوْلُ عِنْدِي صَوَابٌ کہہ سکتے ہیں لَدُنِّي صَوَابٌ نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح
عِنْدِي کتاب اس وقت بھی کہہ سکتے ہیں جب کہ کتاب تمہارے پاس حاضر نہ ہو بلکہ
تمہارے گھر پر یا اور کہیں ہو مگر لَدُنِّي کتاب اسی وقت کہہ سکتے ہیں جب کہ کتاب
تمہارے پاس موجود ہو۔ لَدَى اور عِنْدَ میں بھی یہی فرق ہے۔

تنبیہ ۲: لَدُنْ اور لَدَى کے ساتھ ضمیریں مِنْ اور عَلٰی کی طرح ملائی جائیں گی: لَدُنْهُ
سے لَدُنِّي اور لَدُنَّا تک اور لَدِيْهِ سے لَدِيْ اور لَدَيْنَا تک۔ (دیکھو سبق ۱۱-۴)

۱۔ وَرَاءَ کبھی آگے اور سوا کے معنی میں آتا ہے۔

۲۔ لَدُنْ اور لَدَى پر کوئی اعراب نہیں آئے گا۔

۳۔ شَمَالُ فِتْہِ شَیْن سے = اُتر کی جہت اور شَمَالُ کِسْرَہ شَیْن سے = بائیں ہاتھ یا بائیں طرف۔

۳۔ مذکورہ اسمائے ظرف میں سے آخر کے دس الفاظ کے سوا باقی سب الفاظ ہمیشہ اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

کبھی یَمِین، یَسار، شِمال اور جہاتِ اربعہ بھی اضافت کیساتھ استعمال ہوتے ہیں:

فَوْقَ الْجَبَلِ، تَحْتَ الشَّجَرَةِ، جَلَسْتُ يَسَارَهُ، جَرَيْتُ مَيْلًا لَا فَرَسًا.

۴۔ ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جاڑہ بھی لگائے جاتے ہیں یَمِین اور شِمال کے ساتھ اکثر عَنْ لگایا جاتا ہے۔ باقی کے ساتھ عموماً مِنْ لگتا ہے اور جہات کے ساتھ زیادہ تر فِي لگاتے ہیں: ﴿عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ﴾، ﴿تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾، البحر في غرب الهند.

۵۔ وہ ظروف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں: دار، بیت، مسجد، مدرّسۃ، مکّۃ وغیرہ عموماً فِي کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوا کرتے ہیں: صَلَّيْتُ فِي الْمَسْجِدِ، سَكَنْتُ فِي مَكَّةَ.

مگر دَخَلَ، نَزَلَ اور سَكَنَ کے بعد مذکورہ اسمائے ظروف اکثر بغیر فِي کے بولے جاتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، نَزَلْتُ قَرْيَةً، سَكَنْتُ مَكَّةَ.

۶۔ بعض اسمائے ظرف مبنی ہیں:

الف: قَطُّ (کبھی) زمانہ ماضی کے لیے، عَوْضُ (ہرگز، کبھی) زمانہ مستقبل کے لیے، یہ دونوں ظرف زمان ہیں اور ضمّہ پر مبنی ہیں: مَا شَرِبْتُ الْخَمْرَ قَطُّ وَلَا أَشْرَبُهَا عَوْضً.

۱۔ جَرَى (ض) دوڑنا، بہنا

۲۔ بیٹھا ہوا۔ ۳۔ ق: ۱۷۔ ۴۔ بقرہ: ۲۵

۵۔ مکّۃ غیر منصرف ہے، اس لیے حالت جری میں فتح دیا گیا ہے۔

ب: حَيْثُ (جہاں، جب کہ، اس لیے کہ) یہ ظرف مکان ہے اور زمان کے لیے بھی آتا ہے۔ ضمہ پر مبنی ہے، یہ لفظ جملہ کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے: **ثُمَّ افِئْضُوا^۱ لِمَنْ حَيْثُ افَاضَ النَّاسُ^۲**۔

ج: قَبْلُ اور **بَعْدُ** دراصل معرب ہیں، لیکن جب اُن کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو وہ ضمہ پر مبنی ہو جاتے ہیں: **لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ^۳** یعنی **قَبْلُ كُلِّ شَيْءٍ وَبَعْدُ كُلِّ شَيْءٍ**۔

لا غیر بھی جب مقطوع الاضافت ہو تو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے اگرچہ یہ ظرف نہیں ہے: **أَنَا أَكُلُ الْفَوَاكِهَ لَا غَيْرُ = لَا أَكُلُ غَيْرَهَا**۔

تنبیہ ۳: بعض اوقات **بَعْدُ** کے معنی ”اب تک“ ہوتے ہیں: **لَمْ يُقْضَ الْأَمْرُ بَعْدُ** (اب تک معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا)۔

د: هُنَا (یہاں) اور **هُنَاكَ** (وہاں، اس وقت) **ثُمَّ يَأْتُمُهُ** (وہاں، اُس طرف) یہ الفاظ اسمائے اشارہ ہیں اور ظرفیت کے معنی بھی لیے ہوئے ہیں اس لیے اسمائے ظرف بھی ہیں: **إِنَّا هُنَا قَاعِدُونَ^۴**، **مَنْ جَالَسَ هُنَاكَ^۵**، **هُنَاكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ^۶**، **فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا فِئْضَهُ وَجْهَ اللَّهِ^۷**۔

تنبیہ ۴: **مِنْ ثَمَّ** ”اسی لیے یا اسی وجہ سے“ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے: **الْحَمْرُ تُزِيلُ الْعَقْلَ وَمِنْ ثَمَّ حُرِّمَتْ فِي الْإِسْلَامِ**۔

۱: افاض من المكان: چل پڑنا، یعنی پھر تم چل پڑو جہاں سے سب لوگ چل پڑے ہیں۔ اس مثال میں حَيْثُ اپنے مابعد کے جملے کی طرف مضاف ہے۔

۲: حَيْثُ بمعنی چونکہ اکثر مستعمل ہے، اس وقت اسکے بعد اُن مفتوحہ لایا جاتا ہے: حَيْثُ إِنَّهُ جَاهِلٌ لَمْ أَخَاطِبْهُ۔

۳: بقرہ: ۱۹۹ **۴:** روم: ۴ **۵:** مائدہ: ۲۴ **۶:** آل عمران: ۳۸ **۷:** بقرہ: ۱۱۵

ھ: اَیْن، اُنْی، اَیَّان اور مَتْنی یہ الفاظ استفہام کے لیے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۱۳) شرط کے لیے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۵۶) اور ظرفیت کے معنی بھی لیے ہوئے ہیں اس لیے اسمائے ظرف میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ اَیْن ظرف مکان ہے، اُنْی زمان اور مکان دونوں کے لیے آتا ہے۔ اَیَّان اور مَتْنی زمان کے لیے آتے ہیں۔ کبھی اَیْن اور مَتْنی کے ساتھ مَا بڑھا کر اَیْنَمَا اور مَتْنی مَا کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ۵: اَیَّان اور مَتْنی کے معنی ایک ہیں لیکن اَیَّان سے زیادہ اہم بات کا سوال کیا جاتا ہے: ﴿اَیَّانَ یَوْمِ الدِّینِ؟﴾ (جز اس کا دن کب ہے؟) اَیَّان ذاہبُ اَنْتَ نہیں کہیں گے۔

و: کُلَّمَا (جب کبھی) رَیْثَمَا (ذرا دیر، جب تک) طَالَمَا (عرصہ دراز سے، اکثر اوقات) قَلَّمَا (بہت کم، بعض اوقات) یہ الفاظ بھی ظرف زمان ہو جاتے ہیں: ﴿کُلَّمَا اَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ اُطْفِئَهَا اللّٰهُ﴾ (جب کبھی وہ (کافر) لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے) وَقَفَ الْغُلَامُ رَیْثَمَا صَلَّیْنَا (لڑکا اتنی دیر کھڑا رہا کہ ہم نے نماز پڑھ لی) طَالَمَا کُنَّا نَنْتَظِرُکَ (عرصہ دراز سے ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے) قَلَّمَا رَاٰنَاہُ (ہم نے اسے بہت کم دیکھا ہے)۔

ز: اِذَا شرطیہ (جب) اِذْ (جب) ظرف زمان ہیں۔ اِذَا عموماً زمانہ مستقبل کے لیے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو: ﴿اِذَا السَّمَاءُ اَنْشَقَّتْ﴾ (جب آسمان پھٹ جائے گا) اور اِذْ اکثر زمانہ ماضی کے لیے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو:

۱۔ کہاں، جہاں۔ ۲۔ کہاں سے، جہاں، جب۔ ۳۔ کب، جب۔ ۴۔ کب، جب۔

﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ﴾^۱ (اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے)۔

تنبیہ ۵: إِذَا شرطیہ کے بعد ہمیشہ فعل آتا ہے اور إِذْ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے اور اسم بھی: ﴿إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾^۲ مگر إِذَا فُجائیۃ کے بعد ہمیشہ اسم ہی آئے گا: طَلَعْتُ الْجَبَلَ وَإِذَا أَسَدٌ نَائِمٌ فِي الْغَارِ^۳ کبھی إِذْ بھی مفاعلات کیلئے آجاتا ہے۔^۴
تنبیہ ۶: قرآن مجید میں جہاں کہیں آیت کے شروع میں إِذْ آیا ہے وہاں اُذْکُرْ یا اُذْکُرُوا کو مقدر مان لیا جاتا ہے: ﴿وَإِذْ يَرْفَعُ﴾ کے معنی کے لیے جاتے ہیں ”یاد کرو جب کہ ابراہیم الخ۔“

تنبیہ ۷: إِذْ کے معنی ”اس لیے“ بھی ہوتے ہیں: اُکرمته إِذْ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ^۵ یعنی لِأَنَّهُ، ایسے إِذْ کا شمار حروف میں ہوگا۔

۷۔ یَوْمَ اور حِینَ جب إِذْ کی طرف مضاف ہوں تو کہیں گے یَوْمَئِذٍ = یَوْمَ إِذْ (اس روز، جس روز) حِینَئِذٍ (اس وقت، جس وقت) اسی طرح وَقْتُئِذٍ بھی کہتے ہیں۔ ان لفظوں میں إِذْ کے بعد ایک جملہ تھا جسے حذف کر کے اس کے عوض میں تنوین لگا دی گئی ہے۔ اصل میں یوں ہے: یَوْمَ إِذْ کَانَ کَذَا (جس روز ایسا ہوا تھا)۔

۱۔ بقرہ: ۱۲۷

۲۔ جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ (توبہ: ۴۰)

۳۔ إِذَا بعض اوقات مفاعلات (ناگہاں) کے معنی میں آتا ہے۔

۴۔ میں پہاڑ پر چڑھا تو ناگہاں (دیکھتا ہوں) کہ ایک شیر غار میں سویا ہوا ہے۔

۵۔ إِذْ فُجائیۃ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ إِذْ جَاءَ زَيْدٌ۔

۶۔ میں نے اس کی تعظیم کی اس لیے کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔

تنبیہ ۸: یَوْمَ إِذْ كُورِ یَوْمَئِذٍ، حِینَ إِذْ كُورِ حِینَئِذٍ اور وَقْتُ إِذْ كُورِ وَقْتِئِذٍ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ مفعول فیہ (ظرف) کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں:

مصدر، کم، اسم عدد، اسم اشارہ اور وہ الفاظ جو کل اور جز و پردالت کریں: جُنْتُ طُلُوعَ الشَّمْسِ (میں آفتاب نکلنے کے وقت آیا) كَمْ لَبِثْتُ؟ (= کم یَوْمًا یا کم سَنَةً لَبِثْتُ؟) لَبِثْتُ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ، وَقَفْتُ هَذِهِ النَّاحِيَةَ، مَشَيْتُ كُلَّ النَّهَارِ یا طُولَ النَّهَارِ وَرُبْعَ اللَّيْلِ.

تنبیہ ۹: تیسری مثال میں کم اور چوتھی میں اسم اشارہ محلاً منصوب ہوں گے کیوں کہ مثنیٰ ہیں۔ ان پر لفظی اعراب نہیں آسکتا۔

۵. المفعول معه

۹۔ جو اسم و او معیت (دیکھو سبق ۵۱-۷۰) کے بعد واقع ہو اسے مفعول معہ کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے: سَرْتُ وَالشَّارِعَ (میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا) سَافَرْتُ وَأَخَاكَ (میں نے تیرے بھائی کے ساتھ ساتھ سفر کیا) سَلَمْنَا عَلَيْهِ وَأَبَاهُ (ہم نے اس پر مع اس کے باپ کے سلام کیا)۔

۱۰۔ او کے بعد نصب اسی ترکیب میں پڑھا جائے گا جب کہ وہاں عطف جائز نہ ہو۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں عطف نہیں ہو سکتا۔

پہلی مثال میں اگر او عطف مانا جائے تو معنی ہوں گے ”میں نے اور سڑک نے سیر کی“ یہ ایک مہمل بات ہو جائے گی۔

دوسری مثال میں اس لیے عطف جائز نہیں کہ ضمیر مرفوع متصل پر بلا کسی فاصلہ کے عطف جائز نہیں۔ البتہ اگر کہیں: سافرت أنا وأخوڪ تو یہاں واو عطف ہوگا واو معیت نہ ہوگا۔

تیسری مثال میں اس لیے کہ ضمیر مجرور پر عطف اسی حالت میں جائز ہوگا جب کہ معطوف پر بھی حرف جر کا اعادہ کیا جائے۔ مثلاً جب کہیں گے سَلَمْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ أَبِيهِ تُوَاو عطف ہوگا نہ کہ واو معیت (جیسا کہ عطف کے بیان میں سبق (۶۷) میں پڑھو گے)۔ بعض ترکیبوں میں واو عطف اور واو معیت دونوں جائز ہو سکتے ہیں: قَدِمَ الْأَمِيرُ وَجُنْدُهُ يَا وَجُنْدُهُ۔

۱۱۔ اس جملے کی تحلیل کرو:

دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ وَأَخَاكَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ۔

(دَخَلْتُ) فعل بافاعل، (المدرسة) ظرف مکان، مفعول فیہ ہے اس لیے منصوب ہے (و) واو معیت مبنی برفتح (أَخَاكَ) مفعول معہ ہے اس لیے منصوب ہے۔ (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، محلاً مجرور (یَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ) ظرف زمان، مفعول فیہ۔ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۳

أَرْتَدَّ (۷) واپس پھرنا، دین سے پھر جانا	خَرِيطَةٌ، خَارِطَةٌ، نَقِشٌ (ج خرائط)
أَرَضَعَ (۱) دودھ پلانا	ذُبُرٌ (ج أذْبَارٌ) پیٹھ، چوڑ، پیچھے
أَسْرَى (۱-ی) رات کے وقت سیر کرنا (ب) رَضَاعَةٌ (مصدر) دودھ پلانا	
کے ساتھ) سیر کروانا	

۱۔ میں مدرسہ میں تیرے بھائی کے ساتھ بدھ کے روز داخل ہوا۔

الٰی (یُولٰی) قسم کھانا، عہد کر لینا	شَبَكَةٌ (ج شَبَاكٌ) جال
بَارَكَ (۳) برکت دینا	عَامِلٌ (ج عَمَلَةٌ) کام کرنے والا، مزدور، حاکم
بَأْسٌ خوف، مضائقہ	قَضَى (۲) پورا کرنا مقصد کا
تَفَرَّغَ (۴) شاخ در شاخ ہونا	لَعَبُ الصُّوْلَجَانِ کرکٹ کا کھیل
حَبَبَ (۲) محبوب بنادینا، پسندیدہ بنادینا	المَسْجِدُ الْحَرَامُ حرمت والی مسجد جس میں خانہ کعبہ ہے
حَيَّةٌ (ج حَيَاتٌ) سانپ	المَسْجِدُ الْأَقْصَى بیت المقدس کی مسجد
مَأْرَبٌ (ج مَارِبٌ) مقصد، غرض، آرزو	

مشق نمبر ۱۰۰

ذیل کی مثالوں میں مفعول فیہ پہچانو۔ ظرف زمان اور ظرف مکان کو دیکھو کہاں منصوب ہیں؟ آخر میں چند مثالیں مفعول معہ کی ہیں۔

۱. إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ الْجِهَاتِ الْأَرْبَعَ فَاسْتَقْبِلْ جِهَةَ طُلُوعِ الشَّمْسِ،
فَمَا كَانَ أَمَامَكَ فَهُوَ الشَّرْقُ، وَمَا كَانَ خَلْفَكَ فَهُوَ الْغَرْبُ، وَإِلَى
يَمِينِكَ الْجَنُوبُ، وَإِلَى يَسَارِكَ الشَّمَالُ.

۲. تَرَى خَلِيجَ الْبَنْغَالِ فِي الْخَارِطَةِ شَرْقَ الْهِنْدِ وَبَحْرَ الْعَرَبِ فِي غَرْبِهَا.

۳. تُرَى السَّكِّكَ الْحَدِيدِيَّةَ فِي الْخَرِيطَةِ كَالشَّبَكَةِ مَتَفَرِّعَةً شَرْقًا وَغَرْبًا
وَجَنُوبًا وَشَمَالًا.

۴. يَشْتَغِلُ الْعَمَلَةُ طَوْلَ النَّهَارِ وَيَعُودُونَ إِلَى بُيُوتِهِمْ غِيَابَ الشَّمْسِ
وَيَنْهَضُونَ قُبَيْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ثُمَّ يَذْهَبُونَ ثَانِيًا إِلَى أَعْمَالِهِمْ.

۵. قُرْبَ الْحَيَّةِ نَمَّ وَقُرْبَ الْعَقْرَبِ لَا تَجْلِسُ. [مَثَلٌ]
۶. كُلُّ بَيْتٍ الْيَهُودِيِّ وَنَمَّ بَيْتَ النَّصْرَانِيِّ. [مَثَلٌ]
۷. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ.
۸. كُنْ وَجَارَكَ مُتَوَافِقَيْنِ.
۹. مَا لَكَ اَيُّهَا التَّاجِرُ وَالْمُبَاحِثُ الْفَلَسْفِيَّةَ؟
۱۰. كَيْفَ حَالُكَ وَالْحَوَادِثُ؟
۱۱. مَا لَكَ وَآيَاهُ؟
۱۲. اَمَّا تُقِيْمِيْنَ وَاَحَاكِ؟

اشعار

وَلِيَّ وَطَنٍ الْيَتُّ اَنْ لَا اُبَيْعَهُ وَاَنْ لَا اَرٰى غَيْرِيْ لَهٗ الدَّهْرُ مَا لِكَا^۱
وَحَبَّبَ اَوْطَانَ الرَّجَالِ اِلَيْهِمْ مَا رُبَّ قَضٰهَا الشَّابُّ هُنَالِكَا^۲

فعل مفعول فاعل یہ جملہ صفت ہے فاعل کی

اَحْسِنُ اِلَى النَّاسِ تَسْتَعِيْدُ قُلُوْبَهُمْ
فَطَالَمَا اسْتَعْبَدَ الْاِنْسَانَ اِحْسَانٌ^۳

۱۔ الدھر: مفعول فیہ ہے اسلیے منصوب ہے یعنی کبھی بھی۔
۲۔ ما لیکا: وقف کی وجہ سے الف کی آواز نکالی جاتی ہے۔
۳۔ جوانی۔

۴۔ ہنالکا = ہنالک الف زائد ہے۔

۵۔ پہلے دو شعرا ابن الرومی المتوفی ۲۸۳ھ کے ہیں اور تیسرا ابو الفتح البستی (۳۰۱ھ) کا ہے۔

مشق نمبر ۱۰۱

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ.
۲. سَبْحَنَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ.
۳. قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ.
۴. وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ.
۵. يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ.
۶. قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَن نَدْخُلُهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ.
۷. وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَؤُونَ.

مشق نمبر ۱۰۲

عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ جب تم نقشہ میں چاروں طرفیں پہچاننا چاہو تو نقشہ سامنے رکھو، پس جو (جہت) اوپر کو ہوگی وہ شمال ہوگی اور جو نیچے ہوگی وہ جنوب اور جو دائیں طرف ہے وہ مشرق اور جو بائیں طرف ہے وہ مغرب ہے۔
- ۲۔ ہندوستان کے نقشہ میں کلکتہ مشرق میں اور کراچی مغرب میں اور کوہ ہمالیہ کا سلسلہ شمال میں اور سیلون جنوب میں ہے۔

- ۳۔ میرے گھر کے شمال میں بازار ہے اور جنوب میں مدرسہ ہے اور مشرق میں سڑک ہے اور مغرب میں ایک باغیچہ ہے۔
- ۴۔ ہمارا مدرسہ مشرق کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔
- ۵۔ ہم دن بھر علم حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور نماز عصر کے ذرا بعد کرکٹ کھیلنے چلے جاتے ہیں۔
- ۶۔ اس تصویر میں دیکھ میرے دائیں طرف میرا بھائی بیٹھا ہے اور میرے بائیں جانب میرا چھوٹا بھائی کھڑا ہے اور میرے پیچھے میرا خادم کھڑا ہے۔
- ۷۔ صبح شام ورزش کرنا تیری صحت کے لیے ضروری ہے۔
- ۸۔ میرے دوستو! مسجد میں داخل ہو جاؤ اور عشا کی نماز پڑھو، اس کے بعد اپنے گھروں میں چلے آؤ اور رات کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو۔

الجواب من أخت إلى أخيها

أخي الحبيب!

وعليك السّلام ورحمة الله وبركاته،

بَيْنَمَا أَنَا فِي شَوْقٍ إِلَى أَخْبَارِكَ وَنَاصِرٍ أَزْهَارِكَ إِذْ وَفَدَتْ عَلَيَّ
رَسَالَتُكَ الْمُوَرَّخَةَ بِكَذَا الَّتِي أَبَدَتْ مَا فِي قَلْبِكَ الْمَخْلُصِ مِنْ
حَسَنِ الظَّنِّ إِلَى أَخْتِكَ.

۱۔ بَيْنَمَا: درمیان اس حالت کے لیے۔

۲۔ نَاصِرٌ: تروتازہ۔ زہر: پھول یعنی تیری تروتازہ صحت و عافیت کی خبریں۔

۳۔ إِذْ: اس جگہ مفاجات کے لیے ہے۔

۴۔ وَفَدَتْ: آئی۔

يَا أُخَيَّ! لَقَدْ سُرِرْتُ عَلَى طَلَبِكَ مِنِّي مَا أَنْتَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ. وَحَيْثُ إِنَّكَ
نَشِيطٌ فِي دُرُوسِكَ، حَرِيصٌ عَلَى وَاجِبَاتِكَ، قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ بِكَذَا وَكَذَا
مِنَ النُّقُودِ. وَإِذَا بَلَغَنِي عَنْكَ مَا يَسْرَنِي أَجَزْتُكَ بِأَكْثَرِ مِمَّا تَرِيدُ.
هَذَا، وَأَرْجُو أَلَّا تَوَخَّرَ عَنِّي رِسَالَتَكَ، حَتَّى أَكُونَ دَائِمًا عَلَى بَيِّنَةٍ^۳ مِنْ
أَمْرِكَ، أُرْشِدُكَ اللَّهُ إِلَى مَا فِيهِ كَمَالُكَ. وَالسَّلَامُ

أَخْتِكَ

راشدة

سوالات نمبر ۲۲

- ۱۔ مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کرو۔
- ۲۔ کون سی قسم کے اسمائے ظرف ہیں جو ظرفیت کی بنا پر منصوب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟
- ۳۔ ظرف کے قائم مقام کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں؟
- ۴۔ دس جملے مرتب کرو جن میں ذیل کے الفاظ شامل ہوں:
ذِرَاعَيْنِ، مِائَتَيْنِ، جَنُوبًا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،
حَوْلًا كَامِلًا، نِصْفَ النَّهَارِ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.
- ۵۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:
۱. قُمْتُ نِصْفَ اللَّيْلِ.
۲. نِمْتُ بَعْدَ الْعِشَاءِ إِزَاءَ الشُّبَّانَةِ (کھڑکی) فَوْقَ السَّرِيرِ.

۱۔ أُخَيَّ: اُخی کا مصغر ہے یہاں حرف ندا محذوف ہے یعنی اے میرے چھوٹے بھائی۔

۲۔ إِذَا شرطیہ ہے جس کے بعد ماضی سے مضارع کے معنی لیے جاتے ہیں۔ ۳۔ بَيِّنَةٌ: معلومات۔

۶۔ مفعول معہ کی تعریف کرو۔

۷۔ واو کے بعد کون سی صورت میں نصب پڑھنا ضروری ہے؟

۸۔ ذیل کے جملوں میں کہاں کہاں واو کے بعد نصب پڑھنا ضروری ہے اور کیوں؟

۱. كُلُّ مِّنْ هَذَا الطَّعَامِ وَأَخَاكَ.

۲. سافرت إلى الشام أنا وأخوك.

۳. ما لكم وإيَّاه؟

۴. سافرَ إبراهيمُ وخالدٌ.

۵. سلّمت عليه وأقاربه.

۶. سلّمتنا عليك وعلى عمك.

۹۔ مذکورہ جملوں میں سے دو جملوں کی تحلیل کرو یعنی (۱) اور (۵) کی۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسِّتُونُ

المنصوبات

۶. الحال

۱۔ ﴿اُذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا﴾^۱ شربنا الماء صافياً، کَلَّمَ زید عَمْرًا رَاكِبِينَ، دخلتُ المسجدَ مُمْتَلِئًا من الناس، اغتسلتُ في الحَوْضِ مَمْلُوءًا من الماء.

کیا تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ جملوں میں قیامًا، قعودًا، صافياً، راکبین وغیرہ کس لیے منصوب ہیں؟

ہمیں امید ہے کہ تم جواب دے سکو گے کہ وہ سب الفاظ حال واقع ہوئے ہیں اس لیے منصوب ہیں، کیونکہ تم نے سبق (۱۰-۲) اور سبق (۲۳-۹) میں پڑھا ہے کہ جو ”اسم“ فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت (حالت) بتلائے اسے حال کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے۔ یہاں نئی بات یہ ہے کہ مُمْتَلِئًا ظرف (مسجد) کی حالت بتلاتا ہے اور مَمْلُوءٌ مجرور (حوض) کی حالت بتلاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حال ظرف کا اور مجرور کا بھی آتا ہے۔

۲۔ صاحبِ حال کو ذوالحال کہتے ہیں۔ پہلی مثال اذکروا میں فاعل کی ضمیر یعنی واو بمعنی (أنتم) ذوالحال ہے، دوسری میں الماء، تیسری میں زید اور عَمْرُو، چوتھی میں مسجد اور پانچویں میں حوض ذوالحال ہیں۔

۳۔ جملے میں حال کی شناخت یہ ہے کہ ”کس حالت میں“ یا ”کس طرح“ کے جواب میں واقع ہو۔ جیسا اوپر کی مثالوں میں سمجھ سکتے ہو۔

۴۔ حال عموماً اسم مشتق اور نکرہ ہوتا ہے۔ اور ذوالحال معرفہ (دیکھو اوپر کی مثالیں) مگر کبھی حال اضافت کی وجہ سے معرفہ بھی ہو جاتا ہے: اَمْسْتُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ^۱ اس مثال میں وَحْدَهُ لفظ جلالۃ (= اللہ) کا حال ہے اسی لیے منصوب ہے۔ یہاں لفظ وَحْدِ اضافت کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔

۵۔ اسم جامد بھی کبھی حال واقع ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے: كَرَّ عَلَيَّ اُسْدًا^۲ یا ترتیب پر دلالت کرے: اُدْخِلُوا رَجُلًا رَجُلًا^۳ یا اسم عدد ہو: جَاؤْا مَثْنِي وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ^۴ یا نرخ بتلائے: يَبِيعُ الزَّيْتُ رَطْلًا بِدِرْهَمٍ^۵ یا وہ موصوف ہو: اَنَا اَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا^۶ یا جانین کے معاملے پر دلالت کرے: بَعَثُ الْقَمَحَ يَدًا بِيَدٍ^۷

۶۔ جملہ (اسمیہ ہو یا فعلیہ) بھی حال واقع ہوتا ہے۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابطہ (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ رابطہ واو حالیہ ہوتا ہے: اَطْلُبُ الْعِلْمَ وَأَنْتَ فَتًى، یا ضمیر غائب: جَاءَ رَشِيدٌ يَضْحَكُ^۸، یا دونوں: جَاءَ رَشِيدٌ وَهُوَ يَضْحَكُ^۹۔ (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)

۱۔ میں ایمان لایا اللہ پر جب کہ وہ ایک اکیلا (خدا) ہے۔

۲۔ علی شیر کی حالت میں (شیر کی طرح) لوٹ پڑا یعنی دوبارہ حملہ کر دیا۔ ۳۔ اندر آؤ ایک ایک آدمی۔

۴۔ وہ آئے دودو تین تین چار چار ہو کر۔ ۵۔ تیل فی رطل ایک درہم میں بیچا گیا۔

۶۔ ہم نے اس (کتاب) کو قرآن عربی کی صورت میں نازل فرمایا۔ (یوسف: ۳)

۷۔ میں نے گیہوں ہاتھوں ہاتھ (نقد) بیچے۔

۸۔ یضحک صیغہ واحد غائب ہے۔ اس میں ضمیر غائب (هُوَ) مستتر رہتی ہے۔ اس جملہ میں وہی رابطہ ہے۔

تنبیہ: اگر جَاءَ رَجُلٌ يَضْحَكُ کہیں تو ترکیب میں يَضْحَكُ (جملہ فعلیہ ہو کر) رَجُل کی صفت ہوگا اسے حال نہیں کہا جائے گا کیوں کہ رَجُل نکرہ ہے اور جملہ بھی نکرہ مانا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ذوالحال معرفہ نہ ہو تو اسے موصوف کہیں گے، مگر ترکیب کے بدلنے سے معنی میں کوئی خاص فرق نہ ہوگا۔

۷۔ حال متعدد بھی ہوتے ہیں: ﴿رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾^۱۔

۸۔ قرینہ ہو تو حال کے ماقبل کا جملہ حذف کر دیتے ہیں، چناں چہ کوئی سفر کو روا نہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں: سَالِمًا غَانِمًا یعنی اِذْهَبْ سَالِمًا وَاَرْجِعْ غَانِمًا (سلامتی میں جا اور نفع حاصل کرتا ہوا واپس آ)۔

مشق نمبر ۱۰۳

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. ﴿اَتَيْنَاهُ الْحَكَمَ صَبِيًّا﴾^۲۔

(اَتَيْنَا) فعل بافاعل (هُ) مفعول بہ، ذوالحال (الحکم) دوسرا مفعول (صَبِيًّا) حال ہے پہلے مفعول کا۔ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲. ﴿جَاءُوا اَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ﴾^۳۔

(جَاءُوا) فعل بافاعل، اس میں داؤ ضمیر فاعل ہے وہی ذوالحال ہے (اَبَاهُمْ) مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول بہ (عِشَاءً) مفعول فیہ (يَبْكُونَ) فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ہے اس میں ضمیر رابطہ ہے۔

پہلا فعل اپنے فاعل و مفعول وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۱۔ اعراف: ۱۵۰ ۲۔ ہم نے اسے بچپن کی حالت میں حکم یعنی پیغمبری دیدی۔ (مریم: ۱۲)

۳۔ وہ آئے اپنے باپ کے پاس عشا کے وقت روتے ہوئے۔ (یوسف: ۱۶)

سلسلہ الفاظ ۵۴

الَّذِي (يُؤْذِي) اِيْذَا دِيْنَا	حَلَقَ (۲) سِرْمَنْدَانَا
تَبَسَّمَ (۴) مَسْكِرَانَا	فَجَّءَ كَيَا
تَرَصَّدَ (۴) اِنْظَارِ كِرْنَانَا گوار بات کا	قَصَّرَ (۲) كُوتَاهِ كِرْنَا، سِرْ كے بَالِ كِتْرَوَانَا
جُنُبٌ جِسْ شَخْصِ كُونِهَانِي كِي حَاجَتِ هُو	مُسْرَجٌ زَيْنِ كِسَا هُوَا
قَلْبَ (۲) اَلْ پِلْتِ كِرْنَا	

مشق نمبر ۱۰۴

تنبیہ: ذیل کے جملوں میں حال اور ذوالحال اور ان کی اقسام پہچانو:

۱. إِذَا اجْتَهِدَ الطَّالِبُ صَغِيرًا سَادَ كَبِيرًا.
۲. عَشْ عَزِيزًا أَوْ مُتَّ كَرِيمًا.
۳. وَلَّى الْعَدُوُّ مُدْبِرًا.
۴. لَا تَأْكُلِ الْفَوَاكِهَ فِجَّةً وَلَا الطَّعَامَ حَارًّا.
۵. رَكِبْنَا الْفَرَسَ مُسْرَجًا.
۶. قَلَبْنَا الْكِتَابَ صَفْحَةً صَفْحَةً وَقَرَأْنَاهُ أَبَا بَابًا.
۷. السُّعْدَاءُ يَشَاهِدُونَ اللَّهَ فِي الْجَنَّةِ وَجْهًا إِلَى وَجْهِ.
۸. إِصْطَفَى التَّلَامِذَةُ أَرْبَعَةً أَرْبَعَةً.
۹. يَمُوتُ التَّقِيُّ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ وَالسَّعَادَةُ تَنْتَظِرُهُ، وَيَمُوتُ الشَّقِيُّ وَضْمِيرُهُ يُعَذِّبُهُ وَالشَّقَاوَةُ تَتَرَصَّدُهُ.
۱۰. لَا تَخْرُجْ لَيْلًا وَحَدَاكَ.
۱۱. رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا (ﷺ).

اشعار

أنت الذي وَلَدْتَكَ أُمُّكَ بِأَكْبَا وَالنَّاسُ حَوْلَكَ يَضْحَكُونَ سُورَا
فاحِرِصٌ عَلَى عَمَلٍ تَكُونُ إِذَا بَكُوا فِي يَوْمٍ مَوْتِكَ ضَاحِكًا مَسْرُورَا

مشق نمبر ۱۰۵

من القرآن

۱. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا.
۲. تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا.
۳. لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ **الْمَسِينِ مُحَلِّقِينَ** رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ.
۴. فَتَبَسَّمْ **ضَاحِكًا** مِنْ قَوْلِهَا.
۵. وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا **كُسَالَى** يُرَاءُونَ النَّاسَ.
۶. **إِهْبِطُوا** **بَعْضُكُمْ** لِبَعْضٍ عَدُوًّا.
۷. مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ **وَأَنْتَ فِيهِمْ** وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ **وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ**.
۸. وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ **وَهُوَ يَعِظُهُ** يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.
۹. فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ **مُعْرِضِينَ**.
۱۰. وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُوَدُّونَنِي **وَقَدْ تَعْلَمُونَ** أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ.

۱۱. وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ.

۱۲. وَاذْ قَالِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ.

مشق نمبر ۱۰۶

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ لڑکے جب چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتے ہیں تو بڑے پن میں سردار ہوتے ہیں۔

۲۔ گرم گرم چائے مت پی، کیوں کہ وہ دانتوں کے لیے مضر ہے۔

۳۔ میں مدرسہ میں داخل ہوا حالانکہ میری کلاس میں سب لڑکے حاضر ہو چکے تھے۔

۴۔ میں اور میرا باپ مسجد میں آئے جب کہ خطیب منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا تھا۔

۵۔ منافق نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو سست اور ریاکار ہو کر کھڑا رہتا ہے۔

۶۔ میرے بھائیو! تم مدرسہ ہرگز نہ چھوڑو مگر اس حال میں کہ تم علومِ دینی اور عقلی میں کامل ہو جاؤ۔

۷۔ میں نے اس کتاب کا ایک ایک ورق الٹا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا۔

۸۔ اے شریف عورت! تو مجھے کیوں ایذا دیتی ہے حالانکہ تو جانتی ہے کہ میں تیری بھلائی کا طالب ہوں۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا جب کہ وہ مغفرت چاہتا ہو۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسِّتُونُ

المنصوبات

۷. التَّمْيِيزُ

۱. اشتریت رطلا سَمْنًا.
 ۲. زَكَاةُ الْفَطْرِ صَاعٌ^۱ شَعِيرًا^۲.
 ۳. بعت عشرة ذراع حريرا.
 ۴. عندي عشرون فَرَسًا.
 ۵. على التَّمْرَةِ مثلها زُبْدًا^۳.
 ۶. ما في السماء قَدْرُ رَاحَةٍ^۴ سحابا.
- ☆.....☆.....☆.....

۱. اِمْتَلَأَ الْإِنَاءُ لَبَنًا.
 ۲. طاب المكانُ هَوَاءً.
 ۳. خَيْرُ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.
 ۴. أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا.
- ۱۔ تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ دس مثالوں کے آخر میں جو اسم منصوب ہیں، قواعد نحو کی اصطلاح میں ان میں سے ہر ایک کو تمیز یا ممیز کہا جائے گا۔
- کیوں کہ تم نے حصہ سوم سبق (۴۳-۱۲) میں پڑھ لیا ہے کہ جو اسم کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام کو دور کر کے مطلب کو صاف کر دے اسے تمیز یا ممیز کہتے ہیں۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جس اسم یا معنی سے ابہام دور کیا جائے اسے ممیز کہتے ہیں۔

- ۲۔ پہلے گروہ کی چھ مثالوں میں ممیز مختلف مقداروں کے نام ہیں۔ چنانچہ رطل وزن کی ایک مقدار ہے، صاع کیل (= ماپ) کی ایک مقدار ہے، ذراع مساحت (= پیمائش) کی ایک مقدار ہے، عشرون ایک عدد ہے، مثل اور قدر کسی قسم کی مخصوص مقدار کے

۱۔ صَاع: پاکی کی مانند ایک پیمانہ ہے۔ ۲۔ شَعِير = جو۔ ۳۔ زُبْد = کھن۔ ۴۔ رَاحَةٌ = تھیلی، آرام۔

نام تو نہیں ہیں مگر اپنے مضاف الیہ سے مل کر ایک اندازہ (قیاس) بتلاتے ہیں۔ الغرض مذکورہ تمام اسموں میں ابہام پایا جاتا ہے، جو تمیز کے بغیر دور نہیں ہو سکتا۔

دوسرے گروہ کی چار مثالوں میں کوئی اسم مبہم تو نہیں نظر آتا، بلکہ خود جملوں کے معانی میں ابہام پایا جاتا ہے: امتلاً الإناء ایک جملہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن بھر گیا، مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کس چیز سے بھرا۔ پانی سے؟ دودھ سے؟ شہد سے؟ یا کسی اور چیز سے بھرا؟ جب کہا گیا لَبْنَا تو مطلب کی تعیین ہو گئی۔

۳۔ کبھی اسم غیر مقدار کی بھی تمیز آتی ہے جب کہ اس میں ابہام پایا جائے: خَاتَمٌ حَدِيدًا^۱ (ایک انگوٹھی لوہے کی)۔

۴۔ یہ بھی یاد رکھو کہ میز ہمیشہ اسم تام ہوتا ہے۔ یعنی ایسا اسم جس پر تنوین آئی ہو یا اسکے ساتھ تشنیہ یا جمع کا نون لگایا ہو یا مضاف ہو، مگر معرف باللام کو اسم تام نہیں کہتے ہیں۔

۵۔ میز بھی نکرہ ہی ہوتا ہے، مگر جب اس پر مِنْ داخل ہو تو معرف باللام ہو سکتا ہے: رَطُلٌ مِنْ لَبَنِ يَ مِنْ اللَّبَنِ۔

۶۔ وَزْنٌ، كَيْلٌ اور مِسَاحَةٌ کی تمیز اکثر منصوب ہوتی ہے کبھی اضافت سے یا مِنْ لگانے سے مجرور بھی ہوتی ہے۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

شَرِبْتُ رَطْلًا لَبْنًا - رَطْلَ لَبَنِ - رَطْلًا مِنَ اللَّبَنِ يَ مِنْ لَبَنِ۔

اشْتَرَيْتُ كَيْسًا قَمْحًا - كَيْسَ قَمْحٍ - كَيْسًا مِنَ الْقَمْحِ يَ مِنْ قَمْحٍ۔

عِنْدِي قَدَانٌ أَرْضًا - قَدَانُ أَرْضٍ - قَدَانٌ مِنَ الْأَرْضِ يَ مِنْ أَرْضٍ۔

۱۔ خَاتَمٌ: انگوٹھی، مہر۔ اس لفظ میں بھی ابہام ہے، معلوم نہیں انگوٹھی چاندی کی یا سونے کی یا کسی اور چیز کی۔

۲۔ كَيْسٌ (جہ انکھٹا) تھیلا، بوری۔ ۳۔ پیمائش کی ایک مقدار ہے جو چار سومر بلع بانس کے برابر ہے۔

۷۔ عدد کی تمیز کا مفصل بیان سبق (۴۴) اور (۴۵) میں لکھا جا چکا ہے۔

۸۔ تمیز کی شناخت یہ ہے کہ ”کیا چیز“ یا ”کس چیز میں سے“ یا ”کس حیثیت سے“ یا ”کس لحاظ سے“ کے جواب میں واقع ہو۔

کنایات العدد

۹۔ کَم (کئی، بہتیرے) کَآئِن (بہتیرے) کَذَا (ایسا ایسا، اتنا اتنا) ان الفاظ سے غیر معین عدد کا کنایہ (اشارہ) معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے ان کو اسمائے کنایہ کہتے ہیں اور یہ مبنی ہوتے ہیں۔ ان الفاظ میں بھی ابہام ہے۔ جس کو دور کرنے کے لیے تمیز کی ضرورت پڑتی ہے۔

تمہیں معلوم ہے کم استفہامیہ کی تمیز منصوب اور مفرد ہوتی ہے: کم کتاباً قرأت؟ اور کم خبریہ کی مجرور ہوتی ہے، کبھی مفرد: کم کتاب قرأت کبھی جمع: کَم کُتُب قرأت۔ (دیکھو سبق ۱۳-۶-۷)

جب کہ کم استفہامیہ خود ہی حالت جری میں ہو اس وقت اس کی تمیز بھی حالت جری میں ہو سکتی ہے: بِکَم درہم اشتریت؟ اگرچہ بِکَم درہم بھی کہہ سکتے ہیں۔

کَآئِن کی تمیز پر ہمیشہ مَن آیا کرتا ہے اس لیے وہ مجرور ہی ہو سکتی ہے: ﴿وَكَاَئِن مِّنْ نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رَبِّيُونَ كَثِيرٌ﴾^۱

کذا کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے: أَنْفَقْتُ كَذَا درهماً، عندي كَذَا ديناراً، اشتریت الكتاب بِكذا رُبِّيَّةً۔

۱۔ اس جملہ میں (ب) کی وجہ سے کَم حالت جری میں ہے۔ ۲۔ کتنے درہم میں تو نے خریدا۔

۳۔ بہت سے پیغمبر ہو چکے جن کی ہمرائی میں بہتیرے اللہ والوں نے لڑائیاں لڑی ہیں۔ (آل عمران: ۱۴۶)

کذا اکثر مکرر بولا جاتا ہے: اَنْفَقْتُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا^۱ کَم اور کَائِنِ ہمیشہ صدر کلام میں واقع ہوتے ہیں، مَا کے لیے یہ ضروری نہیں۔

تنبیہ ۱: کذا سے صرف عدد کی طرف کنایہ نہیں ہوتا بلکہ کام یا بات چیت کی طرف بھی ہوتا ہے: فَعَلَ يَأْخُذُ كَذَا وَكَذَا (زید نے ایسا ایسا کیا یا کہا) مگر اس مطلب کے لیے اکثر كَيْتَ وَذَيْتَ بھی بولتے ہیں: فَعَلَ يَأْخُذُ كَيْتَ وَذَيْتَ۔
تنبیہ ۲: کَم خبریہ اور کَائِنِ سے کثیر کا کنایہ ہوتا ہے اور کذا سے قلیل کا۔

مشق ۱۰۷

ذیل کی مثالوں میں وزن، کیل، مساحت اور عدد کی اور جملے کی تمیزیں پہچانو:

۱. مِثْقَالٌ ذَهَبًا أَرْفَعُ قِيَمَةً مِنْ ثَلَاثَةِ أَرْطَالٍ نَحَاسًا.
۲. زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعٌ شَعِيرًا أَوْ نِصْفَ صَاعٍ قَمْحًا.
۳. زَرَعْتُ فِدَانًا أَرْزًا.
۴. خَمْسَةُ أَمْدَادٍ قَمْحًا جَيِّدًا يَبْلُغُ ثَمَنُهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ قَرَشًا.
۵. شَرِبْتُ فِنْجَانَ قَهْوَةٍ وَرِطْلِي لَبَنٍ.
۶. اللَّيْمُونُ الْبَرْتَقَالُ مِنَ الْأَشْجَارِ طَعْمًا وَأَحْسَنُهَا مَنْظَرًا وَأَطْوَلُهَا بَقَاءً.
۷. اشْرَبْ فِنْجَانًا قَهْوَةً بَعْدَ الطَّعَامِ وَلَا تَشْرَبْ خَمْرًا أَبَدًا فَإِنَّهَا أَقَلُّ نَفْعًا وَأَكْثَرُ ضَرَرًا وَأَكْبَرُ إِثْمًا.
۸. جَرَّةٌ^۲ مَاءً تَكْفِي يَوْمًا لِشُرْبِ عِيْلَةٍ صَغِيرَةٍ^۳.
۹. الْإِنْسَانُ أَعْدَلُ الْحَيَوَانِ مَزَاجًا وَأَكْمَلُهُ أَفْعَالًا وَأَلْطَفُهُ حِسًّا.

۱۔ میں نے اتنے اتنے درہم خرچ کیے۔ ۲۔ جَرَّةٌ: مِک۔ ۳۔ عِيْلَةٌ: کنبہ۔

۱۰. صَحَا الْجَوُّ فَمَا تَرَى فِيهِ قَدْرَ رَاحَةٍ سَحَابًا.
۱۱. عِنْدِي ذِرَاعَانِ حَرِيرَا وَثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ ثَوْبًا مِنَ الصُّوفِ.
۱۲. فَاضْ قَلْبَ الْوَالِدِ سُرُورًا لَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ أَوْلَادَهُ نَاجِحُونَ.
۱۳. طَابَ رَئِيسُ الْمَدْرَسَةِ نَفْسًا إِذَا رَأَى التَّلَامِذَةَ نَاجِحِينَ.
۱۴. خَيْرَ الْأَعْمَالِ أَعْجَلُهَا عَائِدَةً وَأَكْثَرُهَا فَائِدَةً.
۱۵. بُنِيَ اقْتَدَى بِالْكِتَابِ الْعَزِيزِ فَزِدْتُ سُرُورًا وَزَادَ ابْتِهَاجًا.
- فَمَا قَالَ لِي أَفْ فِي عَمْرِهِ لِكُونِي أَبَا وَلِكُونِي سِرَاجًا.

مشق نمبر ۱۰۸

من القرآن

۱. فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.
۲. فَجَرْنَا الْأَرْضَ عَيُْونًا.
۳. لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا.
۴. إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا.

۱. راحة: ہتھیلی۔

۲. صَحَا يَصْحُو: نسا کا صاف ہو جانا، نشا اُتر جانا۔

۳. فاض: خوش۔

۴. ابتہاج: نتیجہ۔

۵. سراج: چراغ کو بھی کہتے ہیں اور اس شاعر کا تخلص بھی ہے جس نے یہ رباعی کہی ہے۔ ماں باپ کو اُف کہنا

قرآن میں منع آیا ہے چراغ کو اُف کریں تو بجھ جائے گا۔ شاعر کہتا ہے میں باپ بھی ہوں اور چراغ بھی ہوں اس لیے میرے بیٹے نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا۔

۶. فَجَّرَ (۲) شگاف ڈالنا۔ زمین میں پانی کے راستے کھول دینا۔

۷. دَرَى يَدْرِي: جاننا۔

۸. سَعِير: دہکتی ہوئی آگ، دوزخ۔

۹. صَلَّى يَصْلَى: جھلسنا، جلنا۔

۵. قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعِيَّهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا.^۱
۶. فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا.
۷. وَالْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا.
۸. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبِرَ مَقْتًا^۲ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا^۳ كَانَتْهُمْ بُيُوتًا مَرُصُوصًا.
۹. قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا.
۱۰. وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ^۴ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلَهُ فَحَاسِبْنَاهَا حَسَابًا^۵ شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا^۶ نُكْرًا^۷.

مشق نمبر ۱۰۹

عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ ہم نے ایک تولہ سونا ایک سو روپے میں خریدا۔
- ۲۔ آج کل بمبئی میں ایک من عمدہ گیہوں پندرہ روپے میں مل جاتے ہیں۔
- ۳۔ ابھی میں نے دو پیالی^۱ کافی پی ہے۔
- ۴۔ دو رطل گھی چھ رطل گوشت کے لیے کافی ہے۔

۱۔ بھٹک جانا، کھوجانا۔ ۲۔ ضَعُ: کام، کاریگری ۳۔ مَقْتًا: سخت ناراضی
 ۴۔ صَفًّا: اس جگہ حال ہے تیز نہیں ۵۔ عَتَا يَعْتُو (عَنْ) سرکشی کرنا ۶۔ نُكْرًا: بہت ناگوار
 ۷۔ فَتَنْجَانُ: یہ الفاظ تیز نہیں ہیں بلکہ مفعول مطلق ہیں۔

- ۵۔ محمود عمر کے لحاظ سے خالد سے چھوٹا ہے لیکن علم کے لحاظ سے اس سے بڑا ہے۔
- ۶۔ اونٹ جسامت، فرمانبرداری اور قناعت کے لحاظ سے سب جانوروں میں زیادہ مشہور ہے۔
- ۷۔ ہند اور پاکستان میں مزہ، خوشبو اور رنگ کے لحاظ سے آم (اَنْبَه) بہت ہی مشہور میوہ ہے۔
- ۸۔ میں نے جب تمہارے چھوٹے بھائی کی کامیابی کی خبر سنی تو میرا دل خوشی سے بھر گیا۔
- ۹۔ بڑا وہ ہے جو علم و عقل میں بڑا ہو۔
- ۱۰۔ یہ گھر طول میں (طَوْلًا) بیس گز ہے اور عرض میں پندرہ گز ہے۔

مشق نمبر ۱۱۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. بَعَثَ مَنَيْنٍ سَكْرًا.

(بَعَثَ) فعل بافاعل (مَنَيْنٍ) مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے، تثنیہ ہے اس لیے اس کا نصب (-) یُن سے آیا ہے، میّز ہے (سَكْرًا) تمیز ہے اس لیے منصوب ہے۔ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲. خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا. (الحديث)

(خَيْرٌ) اسم صفت ہے اسم تفضیل کے معنی میں بھی آتا ہے (دیکھو سبق ۴۳-۶۱) مبتدا ہے اس لیے مرفوع ہے مضاف ہے (النَّاسِ) مضاف الیہ مجرور، (أَحْسَنُ) اسم تفضیل ہے، خبر ہے اس لیے مرفوع ہے (هُمْ) ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ چوں کہ اس جملہ میں ابہام ہے اس لیے (خُلُقًا) تمیز ہے اور منصوب ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۱۱۱

تنبیہ: اب سے اکثر مشقوں کا عنوان عربی زبان میں لکھا جائے گا۔

أَكْمِلِ الْجُمْلَةَ الْآتِيَةَ بِوَضْعِ أَلْفَاظِ التَّمْيِيزِ الْمُنَاسِبَةِ فِي الْأَمَاكِنِ الْخَالِيَةِ.^۱

۱. الْفِصَّةُ أَرْفَعُ مِنَ النَّحَاسِ.

۲. الْكُمُتْرَى أَلَدُّ مِنَ التُّفَاحِ

۳. الْأَنْبِيَاءُ أَصْدَقُ النَّاسِ

۴. الشَّمْسُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَمَرِ وَأَسْطَعُ

۵. دَخَلْتُ حَدِيقَةَ الْحَيَوَانَاتِ وَشَاهَدْتُ مَا فِيهَا مِنْ صُنُوفِ^۲ الْحَيَوَانِ،

فَوَجَدْتُ الزَّرَّافَةَ أَطْوَلَهَا وَالطَّائِفَ^۳ أَجْمَلَهَا وَالْقَيْلَ

أَضَحَمَهَا وَالْأَسَدَ أَشَدَّهَا

مشق نمبر ۱۱۲

اجْعَلْ كُلَّ اسْمٍ مِنَ الْأَسْمَاءِ الْآتِيَةِ تَمْيِيزًا فِي جُمْلَةٍ مُنَاسِبَةٍ.^۴

سُكْرًا	بَاسًا	طُولًا
أَخْلَاقًا	رُطَلًا	هَوَاءً
مِنْ بُنٍّ	لَاعِبًا	ثَمَنًا
مِنَ الْكُتُبِ	مِنْ عَسَلٍ	تَلْمِيزًا

۱۔ خالی مقامات میں تمیز کے لیے مناسب الفاظ رکھ کر آنے والے (ذیل کے) جملوں کو پورا کر دو۔

۲۔ صنف (جد صنف اور اصناف) قسم۔ ۳۔ طاؤوس (جد طاووس) مور۔

۴۔ آنے والے اسموں میں سے ہر ایک اسم کو مناسب جملے میں تمیز بناؤ۔

مشق نمبر ۱۱۳

غَيْرِ التَّمْيِيزِ فِي الْجُمْلِ الْاِتْيَةِ مِنْ صُورَتِهِ الَّتِي جَاءَ عَلَيْهَا إِلَى كُلِّ صُورَةٍ أُخْرَى مُمَكِّنَةً لَهُ، وَرَاعِ^۱ مَا يَسْتَدْعِيهِ^۲ ذَلِكَ مِنَ التَّغْيِيرِ فِي الْمُمَيِّزِ^۳.

۱. رأيت البنت تحمِلُ جَرَّةَ ماءٍ.

۲. مثقالُ ذهبًا خیر من رطل نحاسا.

۳. اشتريت مائتي ذراعٍ كَتَانًا^۴.

۴. هل اشتريت سَلْتِي عِنَبٍ؟

۵. باع التاجر قِنْطَارًا صابونًا^۵.

۶. زكاةُ الفطر نصفُ صاعٍ بُرًّا.

مشق نمبر ۱۱۴

مَبْنِي الْأَعْدَادِ الْمَذْكُورَةِ فِي الْجُمْلِ الْاِتْيَةِ بِمَعْدُودَاتٍ تُنَاسِبُهَا.

۱. في السنة اثنا عشر وفي الشهر ثلاثون وفي اليوم أربع

وعشرون

۲. طول الطريق مائة وعرضه عشرون

۳. في المدرسة خمسة وستون ومائتا وتسعة عشر

۱. راعِ امرءٌ راعِي بُرَاعِي (۲) سے یعنی رعایت کر اور طوطا رکھ۔ ۲. اِسْتَدْعَى (۱۰) تقاضا کرنا، چاہنا۔

۳. آئندہ جملوں میں ہر ایک تمیز کو اس کی اس صورت سے جس پر وہ آئی ہے (یعنی موجودہ صورت سے) دوسری ہر

ممکن صورتوں سے بدل دو اور اس تبدیلی کی وجہ سے تمیز میں جس تغیر کی ضرورت پیش آئے اس کو ملحوظ رکھو۔

۴. کتان: لینن سے بنا ہوا کپڑا۔ ۵. سورطل کا ایک وزن ہے، بہت سا مال۔ ۶. یعنی تمیز بیان کرو۔

۴. يقطع القطار في الساعة خمسين
۵. يشتمل المنزل على بهوَيْنِ وتسع

مشق نمبر ۱۱۵

۱. کوْن ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها منصوبا والمميّز اسما من أسماء الكيل.
۲. کوْن ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها مجرورا والمميّز اسما من أسماء الوزن.
۳. کوْن ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها منصوبا والمميّز اسما من أسماء المساحة.
۴. کوْن ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها جمعا مجرورا والمميّز اسما من أسماء العدد.
۵. کوْن ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها مفردا منصوبا والمميّز اسما من أسماء العدد.
۶. کوْن ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها مجرورا والمميّز اسما من أسماء العدد.
۷. کوْن ثلاث جُمَلٍ يكون المميّز فيها ملحوظا في الجملة.

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالسِّتُونُ

المنصوبات

۸. المستثنى بِـ إِلَّا (الَّا کے ذریعے استثنا کیا ہوا)

۱۔ حصہ سوم سبق (۴۳-۸) میں مستثنیٰ بِـ إِلَّا کا بیان پڑھ لیا ہے۔ یہاں اس کے متعلق کچھ اور معلومات لکھی جاتی ہیں:

۲۔ استثنا کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی چیز کو الگ کر دینا۔ نحو کی اصطلاح میں استثنا سے یہ مراد ہے کہ حرف استثنا کے ماقبل کے جملے میں جو حکم اثبات یا نفی کا ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا، یعنی یہ بتلانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے: أَكَلْتُ الْفَوَاكِهَ إِلَّا عِنَبًا (میں نے سب میوے کھائے مگر انگور یعنی انگور نہیں کھایا) مَا أَكَلْتُ الْفَوَاكِهَ إِلَّا عِنَبًا (میں نے میوے نہیں کھائے مگر انگور یعنی صرف انگور کھائے)۔

۳۔ مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مستثنیٰ متصل جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا۔

۲۔ مستثنیٰ منقطع جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو: جَاءَتِ الْأَفْرَاسُ إِلَّا حِمَارًا۔

تنبیہ: مستثنیٰ منقطع کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

۴۔ تم پڑھ چکے ہو کہ مستثنیٰ بِـ إِلَّا کا شمار منصوبات میں کیا جاتا ہے، مگر یہ ہمیشہ منصوب نہیں ہوتا، بلکہ اس کے اعراب کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور إِلَّا سے پیشتر کلام موجب تامة ہو، یعنی اس جملے میں نفی اور

۱۔ کلام موجب یعنی کلام مثبت اور تامة یعنی پورا جملہ۔ جملہ میں استفہام ہو تو وہ بھی کلام موجب نہیں رہتا۔

استفہام نہ ہو یا مستثنیٰ منقطع ہو تو مستثنیٰ کو نصب پڑھا جائے گا، جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں سمجھایا گیا ہے۔

۲۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر اِلَّا سے پیشتر کلام غیر موجب (غیر مثبت) ہو تو مستثنیٰ کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور ماقبل کے اعراب کی متابعت بھی کر سکتے ہیں: لَمْ تَنْفَتَحِ الْأَزْهَارُ إِلَّا وَرَدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور وَرَدٌ بھی۔ مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِينَ إِلَّا الْأَوَّلَ يَا إِلَّا الْأَوَّلَ۔

۳۔ مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ اِلَّا سے پیشتر کلام ناقص ہو، تو حالتِ ترکیبی کے مطابق مستثنیٰ کا اعراب ہوگا۔ وہاں اِلَّا کا کوئی اثر نہ ہوگا: مَا جَاءَ إِلَّا زَيْدٌ، مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا، لَمْ أُسَافِرْ إِلَّا مَعَ زَيْدٍ۔ ایسے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں۔

۵۔ اِلَّا کے علاوہ الفاظِ استثنائیہ بھی ہیں: غَيْرٌ، بِلْوَى، خَلَا، عَدَا، مَا خَلَا، مَا عَدَا اور حَاشَا۔ ان سب کے معنی ہیں ”مگر“ یا ”سوا“۔

۶۔ غیر اور بِلْوَى اسم ہیں، انکے بعد مستثنیٰ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ خود لفظ غَيْرٌ کا اعراب مستثنیٰ بِ اِلَّا کی مانند تین طور سے ہوگا:

۱۔ اتَّقَدَّتِ الْمَصَابِيحُ غَيْرَ وَاحِدٍ۔

۲۔ سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِينَ غَيْرَ سَعِيدٍ۔

۳۔ مَا عَادَ الْمَرِيضَ عَائِدٌ غَيْرَ الطَّيِّبِ يَا غَيْرَ الطَّيِّبِ۔

۴۔ لَا تَعْتَمِدْ عَلَى أَحَدٍ غَيْرَ اللَّهِ يَا غَيْرَ اللَّهِ۔

۱۔ تفتح (۴) کھانا، کھل جانا۔ ۲۔ قادم سفر سے آنے والے۔

۳۔ عاد (ن) عیادت کرنا، بیمار پرسی کو جانا، لوٹنا۔

۵. لَا يَنَالُ الْمَجْدَ غَيْرُ الْعَامِلِينَ.
۶. لَمْ يَفْتَرِسِ الذِّئْبُ غَيْرَ شَاذَةٍ^۱.
۷. لَا تَعْتَمِدْ عَلَى غَيْرِ اللَّهِ.

۷۔ خَلَا اور عَدَا دراصل فعل ماضی ہیں مگر کلام عرب میں ان کے بعد اسم کو مجرور بھی پایا گیا ہے اس لیے نحو یوں نے ان کو حروف جارہ میں بھی شمار کر لیا ہے۔ حاشا کو حرف جر بھی مانا جاتا ہے کبھی فعل بھی سمجھا جاتا ہے۔ ان کے بعد مستثنیٰ کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور جر بھی مگر مَا خَلَا اور مَا عَدَا ہمیشہ فعل ہی رہتے ہیں اس لیے ان کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ مفعول بہ ہوگا اور منصوب ہوگا۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

۱. قَطَفْتُ الْأَزْهَارَ خَلَا الْوَرْدَ يَا الْوَرْدَ.
۲. زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِينَةِ عَدَا وَاحِدًا يَا وَاحِدَ.
۳. قَطَعْتَ الْأَشْجَارَ حَاشَا النَّخِيلَ يَا النَّخِيلَ.
۴. قَرَأْتُ الْكِتَابَ مَا خَلَا (يَا مَا عَدَا) صَفْحَةً.

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۵

اِسْتَطَبَّ (۱۰) علاج کرنا	سَيَّءٌ برا
اُعْيِي (يُعْيِي) تھکا دینا، عاجز کر دینا	صَحِبَ (س) ساتھی ہونا
تَدَارَكَ (۵) تلافی یا اصلاح یا علاج کرنا	ضَلَّالٌ (مصدر، ض) گمراہی
جَرِيحٌ (ج جَرَحَ) زخمی	عَمَةٌ (ف) بے راہ بھٹکتا، متخیر ہونا

حَقَّ (يَحِقُّ) گھیر لینا، پیٹ میں لے لینا	عَزَلُ عورتوں کے متعلق عاشقانہ کلام
خَلَا (يَخْلُو) خالی ہونا، تنہائی میں ملنا	لَا مُحَالَّةَ ضرور
دَاوَى (۳) علاج کرنا	نَبَرٌ روشنی دینے والا ستارہ
دَاءٌ (جہِ اَدْوَاء) مرض، بیماری	نَبَرَانِ چاند سورج

مشق نمبر ۱۱۶

تنبیہ: ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ کی قسمیں اور اعراب پہچانو:

۱. قَدِمَ الْجُنُودُ إِلَّا الْقَائِدَ، فَإِنَّهُ مشغول في تَدَارُكِ الْمَرَضَى وَالْجَرْحَى
وَسَيَقْدُمُ عَدَاً وَبَعْدَ الْعَدِ.
۲. يَعْيشُ النَّاسُ بِرَاحَةٍ إِلَّا الْكِسْلَانِ وَسَيَّءُ الْأَخْلَاقِ.
۳. اِنْتَبَهَ الْمُسْلِمُونَ إِلَّا الْمَنَافِقِينَ مِنْهُمْ، الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ بَعْدَ مَا هُمْ أَظْهَرُوا مَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَالْبَغْضَاءِ وَقَتَلُوا كَثِيرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَيَأْبُونَ إِلَّا اسْتِعْبَادَ الْمُسْلِمِينَ وَتَذْلِيلَهُمْ.
۴. صَادَقْتُ كُلَّ الْجِرَانِ إِلَّا الْمَتَكْبِرِينَ.
۵. لَمْ يَصْحَبْكَ عِنْدَ مَوْتِكَ إِلَّا عَمَلُكَ.
۶. لَا يَقَعُ الْحَالُ إِلَّا نَكْرَةً مُشْتَقَّةً إِلَّا فِي بَعْضِ الْأَمْثَلَةِ يَكُونُ الْحَالُ مَعْرِفَةً
وَاسْمًا جَامِدًا.

۱۔ اُبُلّٰی یٰاُبّٰی: انکار کرنا، (تمام باتوں سے) انکار کرتے ہیں سوا مسلمانوں کے غلام بنانے اور انہیں ذلیل کرنے کے، یعنی وہ مسلمانوں کو غلام بنانے کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔

۲۔ جمع ہے جَار کی، یعنی پڑوسی۔

۷. لم تَخُلْ منظومات الشعراء من الغزل سوى ديوان ابن العتاهية
والخنساء.

۸. ما لي أنيس سوى الكتاب.

۹. ما ساد إلا ذو العزم (يا ذا العزم) المجدد المخير المؤثر صاحب العلم
والعقل، وما ذل إلا الجاهل الكسلان البخيل ابن الغرض.

۱۰. لا يأكل مالك إلا تقي ولا تأكل إلا مال تقي.

۱۱. لن أتبع غير الحق ولن أخشى غير الله.

اشعار

لكل داء دواء يُستطب به☆.....☆.....☆.....
إلا الحمافة أغيت من يداويها

ألا كل شيء ما خلا الله باطل وكل نعيم لا محالة زائل

مشق نمبر ۱۱

من القرآن

۱. وإذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا إلا إبليس.

۲. ما هذه الحيوة الدنيا ألا لهو ولعب.

۳. لا يحيق المكر السيئ إلا بأهله.

۴. فما وجدنا فيها غير بيت من المسلمين.

۵. فما ذا بعد الحق إلا الضلال.

۶. لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله.

۷. هل جزاء الإحسان إلا الإحسان.

مشق نمبر ۱۱۸

اردو سے عربی بناؤ

- ۱۔ سب لڑکے کامیاب ہو گئے مگر **ست لڑکا**۔
- ۲۔ مسلمان عورتیں حجاب کے ساتھ نکلتی ہیں مگر **خالہ**۔
- ۳۔ میں نے ان پھلوں میں سے کچھ نہ لیا مگر **ایک نارنگی**۔
- ۴۔ مسلم کسی سے نہیں ڈرتا مگر **اللہ** سے۔
- ۵۔ میں نے سب سے دوستی کی مگر **متکبر** سے۔
- ۶۔ ہم **اللہ** کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے۔
- ۷۔ آج ہمارے مدرسہ میں سب لڑکے حاضر ہیں مگر **محمود**۔
- ۸۔ سب لڑکیاں کامیاب ہوئیں مگر **ایک ست لڑکی** جس نے اپنے اوقات کھیل کود میں ضائع کر دیے تھے۔

مشق نمبر ۱۱۹

اَكْمِلِ الْجُمْلَةَ الْآتِيَةَ بِوَضْعٍ مُسْتَثْنِيٍّ بِإِلَّا فِي الْأَمَاكِنِ الْخَالِيَةِ وَاشْكُلْهُ^۱
وَيَبَيِّنْ مَا يَجُوزُ وَجِهَانِ فِي إِعْرَابِهِ^۲

- ۱۔ قَدِمَ الْحَاجَّ
- ۲۔ قَرَأْتُ الْكِتَابَ
- ۳۔ لَمْ يَنْجَحْ أَحَدٌ

^۱ اشکل (ن) اور اشکل اعراب لگانا۔

^۲ خالی جگہوں میں مستثنیٰ بِإِلَّا رکھ کر آنے والے جملوں کو کامل کرو اور اعراب لگاؤ اور جس مقام میں دو صورتیں اعراب کی جائز ہیں اس کی تفصیل لکھو۔

۴. لَا تَتَمَوُ الشَّرَوَةُ
 ۵. صَامَ الْغَلَامَ رَمَضَانَ
 ۶. لَمْ يُسَلِّمْ أَخُوكَ عَلَى أَحَدٍ
 ۷. لَا يَنْفَعُ الْإِنْسَانَ
 ۸. أَكَلْتُ الْفَوَاكِهَ
 اِسْتَشْنِي بِغَيْرٍ مِنَ الْجُمْلِ الْآتِيَةِ وَاشْكُلِ الْمُسْتَشْنِيَّ وَأَذَاةُ الْاِسْتِثْنَاءِ
 ۹. مَا قَطَعْتُ الْأَزْهَارَ
 ۱۰. لَا يَبْقَى لِلْإِنْسَانِ بَعْدَ الْمَوْتِ
 ۱۱. تَصَدَّأُ ۱۱ الْمَعَادُنُ
 ۱۲. لَمْ يَصِدِ الصِّيَادُ
 ۱۳. حَضَرَ الْوَلِيمَةَ ۱۳ جَمِيعُ الْأَصْدِقَاءِ
 ۱۴. عَادَ الْجَنُودُ
 اَتَمَّ الْجُمْلِ الْآتِيَةِ بِوَضْعِ الْمَحْذُوفِ مِنْهَا فِي الْأَمَاكِنِ الْخَالِيَةِ
 ۱۵. عَلَى غَيْرِ نَفْسِكَ
 ۱۶. إِلَّا قَلَمًا
 ۱۷. إِلَّا الْعَامِلُونَ
 ۱۸. غَيْرِ اللَّبَنِ

۱۔ نَمَا يَتَمَوُ: بڑھنا، ترقی کرنا۔ ۲۔ أَذَاةُ (جہ اذوات) حرف، لفظ، آہ۔

۳۔ ذیل کے جملوں میں لفظ غیر کے ذریعے استثنا کرو یعنی کسی مستثنیٰ پر غیر لگا کر خالی جگہ کو پُر کر دو اور مستثنیٰ اور لفظ

استثنا (یعنی غیر) کو اعراب لگاؤ۔ ۴۔ صَدَّأُ (ف) زنگ کھانا۔ ۵۔ وَلِيمَةُ خُونِی کا کھانا۔

۱۹. ما عدا قائدہم.

۲۰. خلا اثنين.

مشق نمبر ۱۲۰

اجعل كُلَّ اسمٍ من الأسماء الآتية مستثنىً منه في جملة مفيدة.^۱

الأبواب	التُّجَّار	المُدُن	الأشجار	البُقُول ^۲
الأزهار	التلاميذ	الطيور	الليل	المُسافرون

مشق نمبر ۱۲۱

۱. كَوْنُ ثلاثٍ جُمْلٍ يكون المستثنى بِإِلَّا في كُلِّ منها واجباً نَصْبُهُ.^۳

۲. كَوْنُ ثلاثٍ جُمْلٍ يكون المستثنى بِإِلَّا في كُلِّ منها يجوز صورتين في الإعراب.

۳. كَوْنُ ثلاثٍ جُمْلٍ يكون المستثنى بِإِلَّا في كُلِّ منها مُعْرَباً عَلَى حسبِ ما يَقْتَضِيهِ مَوْقِعُهُ في الجملة.^۴^۱ آنے والے (یعنی نیچے لکھے ہوئے) اسموں میں سے ہر ایک اسم کو کسی جملہ میں مستثنیٰ منہ بناؤ۔^۲ بُقُولُ جمع بُقْلٍ کی = سبزی (کھانے کی)۔^۳ تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنیٰ بِإِلَّا واجب النصب ہو۔^۴ تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنیٰ بِإِلَّا کو وہ اعراب دیا گیا ہو جو جملے میں اسکے اقتضا کے مطابق ہو۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالسِّتُونُ

المنصوبات

۹. المُنَادَى

۱۔ حصہ سوم سبق (۲۳-۹) میں تم نے منادی کا مختصر بیان پڑھ لیا ہے کہ منادی بھی منصوبات میں شامل ہے، لیکن وہ حالت نصبی میں اسی وقت ہوتا ہے جب کہ وہ مضاف ہو۔ خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: يَا سَاكِنَ الْهِنْدِ، يَا سَاكِنِي مَكَّةَ، يَا سَاكِنِي الْمَدِينَةِ یا وہ مشابہ بالمضاف ہو: يَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) اور یا نکرہ غیر مقصود ہو: يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِي (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)۔

تنبیہ: ۱۔ طَالِعًا مضاف تو نہیں ہے، لیکن معنی میں طالع الجبل کے ہے۔ اس لیے اسے مشابہ بالمضاف کہا جاتا ہے۔ يَا رَجُلًا میں کوئی مخصوص آدمی مراد نہیں ہے، جیسے اندھا بغیر دیکھے سوچے پکارا کرتا ہے۔

۲۔ اگر منادی مفرد یعنی مضاف نہ ہو تو وہ حالت رفعی پر مبنی سمجھا جائے گا، پھر وہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: يَا مُحَمَّدُ، يَا رَجُلُ، يَا رَجُلَانِ، يَا مُسْلِمُونَ۔

تنبیہ: ۲۔ لفظ مفرد کے تین معنی ہوتے ہیں: ۱۔ واحد ۲۔ غیر مرکب ۳۔ غیر مضاف۔ یہاں تیسرے معنی کے لیے آیا ہے۔

زید بن عمرو جیسی ترکیب جب منادی ہو تو اس میں کئی باتیں خاص توجہ کے قابل ہوتی ہیں:

۱۔ زید کو منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں اور مرفوع بھی، لیکن نصب بہتر ہے: يَا زَيْدُ بْنُ

عَمْرُو اور يَا زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو .

۲۔ اس میں لفظ ابن اگرچہ زید کی صفت ہے، لیکن اس کو منصوب ہی پڑھا جائے گا کیوں کہ وہ مضاف ہے۔

۳۔ ایسی مثالوں میں لفظ ابن کا ہمزہ وصل کتابت سے بھی ساقط ہو جائے گا۔

۳۔ کبھی حرف ندا حذف بھی کر دیا جاتا ہے: ﴿يُوسُفُ اغْرَضْ عَنْ هَذَا﴾^۱، ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا﴾^۲، یا رَبِّي کو صرف رَبِّ کہتے ہیں: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي﴾^۳۔

۴۔ تم نے سبق (۱۱-۵) میں پڑھا ہے کہ منادی جب معرف باللام ہو تو یا کے بعد لفظ اَيْتُهَا یا اَيْتُهَا بڑھانا چاہیے۔ کبھی اسم اشارہ بڑھا دیتے ہیں: ﴿يَا اَيْتُهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ﴾^۴، ﴿يَا اَيْتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾^۵ یا هَذَا الرَّجُلُ اَمِنْ بِاللّٰهِ۔ کبھی یا کے بغیر ہی کہتے ہیں: اَيْتُهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ۔

مگر لفظ جلالۃ یعنی لفظ اللہ کو اگرچہ معرف باللام سمجھا جاتا ہے، لیکن اس پر بلا واسطہ حرف ندا لگا کر یا اللہ کہتے ہیں، اس کی جگہ عموماً اَللّٰهُمَّ بھی کہتے ہیں۔

۵۔ منادی یا اے متکلم (ی) کی طرف مضاف ہو تو اس کو کئی طرح سے بولتے ہیں: يَا غُلَامِي، یا غلامی، یا غلام، یا غلاماً، یا غلاماًہ۔

يَا اُمِّي اور اُمِّي میں یہ صورتیں بھی جائز ہیں: يَا اُبْتُ، یا اُبْتُ، یا اُبْتَا، یا اُمَّتْ، یا اُمَّتْ اور اُمَّتَا۔

۶۔ اُمِّي اور عَمِّي کی طرف لفظ ابن مضاف ہو تو کہہ سکتے ہیں: يَا ابْنَ اُمِّ (اے میری

۱۔ اے یوسف تم اس بات سے منہ موڑ لو۔ (یوسف: ۲۹) ۲۔ اے آل عمران! ۳۔ اعراف: ۱۵۱

۴۔ اے پیغمبر (ہمارا پیغام) پہنچا دو۔ (ماکہ: ۶۷) ۵۔ فجر: ۲۷

ماں کے بیٹے)، یا ابْنِ عَمِّ۔ یہ صورت کسی اور لفظ میں جائز نہیں ہے۔

۷۔ تم نے سبق (۴۳) تنبیہ (۷) میں پڑھا ہے کہ منادئ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں، منادئ اور جواب ندائل کر جملہ انشائیہ ہوتا ہے۔

(دیکھو اس کی ترکیب کے لیے سبق ۴۳)

ترخیم

۸۔ کبھی تخفیف کے لیے منادئ کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں: یا مَالِکُ سے یا مَالِ یا مَالُ، أَفَاطِمَةُ سے أَفَاطِمَ یا أَفَاطِمُ کہا جاتا ہے، اس عمل کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے منادئ کو منادئ مرخم۔

تنبیہ ۳: سبق (۴۹-ھ) میں لکھا جا چکا ہے کہ حروف ندا پانچ ہیں: (۱) یا (۲) ایا (۳) ہیا (۴) ای اور (۵) ا۔ ان میں سے یا قریب و بعید دونوں کے لیے، ای اور ا قریب کے لیے، ایا اور ہیا بعید کے لیے آتا ہے۔

ندبہ

۹۔ میت کو نعم سے پکارنے کو نُدْبَة کہتے ہیں اور جسے پکارا جائے اسے مندوب کہا جاتا ہے۔ مندوب پر اکثر یا کی بجائے وا لگایا جاتا ہے اور آخر میں الف اور ہ بڑھا کر پکارتے ہیں: وا اُمّاء، وابنتاہ (اے میری بیٹی)۔

توالع المنادئ

۱۰۔ منادئ مبنی (جو کہ مضموم ہوتا ہے) کے بعد کوئی اسم اس کی صفت واقع ہو تو دیکھا جائے کہ اگر وہ مضاف ہے اور اُل سے خالی ہے تو اس کو نصب پڑھنا واجب ہے: یا خالدُ صاحبُ الشَّجَاعَةِ، یا زیدُ بنُ خالدٍ۔ اور اگر وہ معرف باللام ہو خواہ مضاف

ہو خواہ مفرد تو اس پر نصب بھی جائز ہے اور رفع بھی: یا رَشِيدُ الْكَرِيمِ الْأَبِ (اے شریف باپ والے رشید) یا رَشِيدُ الظَّرِيفِ (اے خوش طبع رشید)۔

منادئ پر جو اسم معطوف ہو اس کا اعراب منادئ کی مانند ہوگا، لیکن معطوف پر اَل لگا ہو تو نصب اور رفع دونوں جائز ہیں: یا عَبْدَ اللَّهِ وَاَمْتُهُۥۤ اَلْ یا جِبَالُ اَوْبِي مَعَهُ وَالطَّيْرِۥۤ اَلْ

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۶

أَبْشَرَ (۱) خوش خبری پانا، خوش خبری دینا	تَغَانِي تَغَانِيًا باہم بے نیاز ہو جانا
إِسْفَارَ (۱- مصدر) صبح کا اُجالا، کھل جانا	تَكَلَّفَ تَكَلُّفًا تکلیف برداشت کرنا
أَفْتَى (۱-و) فتویٰ دینا	جَدُّ عَزَتْ، درجہ، مال و دولت، دادا، نانا
بَغِيٌّ بدکار عورت، باغی	خَلْفٌ پیچھے رہنے والا، جانشین، بیٹا
تَدَلَّلَ (۴) ناز و انداز سے چلنا، بتلانا	دَنَا يَدْنُو دُنُوًّا قریب ہونا
رَعَى (ف) رعایت کرنا، چرانا	لِحْيَةٍ (جِ لِحْيٍ اور لِحْيٍ) ڈاڑھی
رَفَتْ گالی گلوچ، ہم بستری	إِمْرُؤُ سَوَّءٍ برامرد
سَمِينٌ (جِ سِمَانٍ) فربہ، موٹا۔ مؤنث	مَهْلًا (مفعول مطلق ہے، دراصل اِمَهْلٌ سَمِينَةٌ کی جمع بھی سِمَانٌ ہے
سُنْبَلَةٌ (جِ سَنَابِلٍ) خوشہ	نَأَى يَنْتَئِي نَائِيًا دور ہونا
صَفُوٌّ صاف دلی، صفائی، اخلاص	نَاءٍ (اسم فاعل ہے) دور ہونے والا

۱۔ اے اللہ کے بندے اور اس کی بندی۔

۲۔ اے پہاڑ اور پرندو! اس (داود علیہ السلام) کے ساتھ (تبیح و تہلیل میں) جوابی بن جاؤ یعنی تم بھی اس کا ساتھ دو۔ (سبا: ۱۰) اَوْبِي امر حاضر مؤنث کا صیغہ ہے۔ کیوں کہ جبال اور طیر غیر عاقل کی جمع ہے۔

ظَلَامٌ اندھیرا، اندھیرا چھا جانا	نَجَا (ن، و) نجات پانا
عَن (ض) پیش آنا، آڑ سے آنا	نَزَعَ (ض) چھین لینا، نکال لینا، خالی کرنا
عَجَفَاءُ (ج ع ج آ ف) دلی، کمزور	وَدَّادٌ (مصدر - س) دوستی، محبت کرنا
فَاتِحَةُ الْكِتَابِ سورۃ الحمد (قرآن کا	وَدَّ (ج ا و د آ د) دوستی، گہرا دوست (مصدر بھی
دیناچہ)	ہے اور اسم صفت بھی ہے)
فُسُوقٌ گناہ کا کام، بدکاری	يَا بَسُّ شَكْ

مشق نمبر ۱۲۲

تنبیہ: ذیل کی مثالوں میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو خصوصاً منادئ اور لا لنفی الجنس کے اسم کو غور سے دیکھو۔

۱. یا عبد الرحمن! احفظ در سک واسع دائما اَنْ تكون اولاً في فصلك^۱.
۲. یا ابا سعيد! هلا تعلم ولذک اللغة العربیة کئی یسهل له فهم القرآن.
۳. ایا ساعیاً فی الخیر! ابشیر بالفوز العظیم.
۴. هیأ اخذاً بيد الضعیف! ستجزی بما یرضیک.
۵. ای زینب! تعلمی القرآن و علمیه بناتک و اولادک.
۶. افاطم! مهلاً بعض هذا التدلل.
۷. یا ایها الشبان من المسلمین! تخلقوا بأخلاق الرسول و اهتدوا بهدی الخلفاء الراشدين، فإنکم لم تكونوا صالحین للسیادة و الحکومة ما لم تحسنوا أخلاقکم.

۱. فصل کے معنی جماعت (کلاس) بھی ہوتے ہیں۔ ۲. ما ظریف ہے یعنی جب تک۔

۸. السلام عليك، أَيُّهَا النَّبِيُّ، ورحمة الله وبركاته.

۹. لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق.

۱۰. لا صلاةَ إِلَّا بفاتحة الكتاب.

۱۱. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

اشعار

فصبرا جميلا ^۱مَعِينِ الْمَلِكِ إِنَّ عَنِّ حَادِثٌ
عليه لإسفار الصَّباح دليلٌ

.....☆.....☆.....

إذا المرء لا يركاك إِلَّا تَكْلُفًا
فَدَعُهُ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيْهِ التَّأْسُفًا
إذا لم يكن صَفْوُ الْوِدَادِ طَبِيعَةً
فلا خَيْرَ فِي وَدِّيْ جِيءَ تَكْلُفًا

.....☆.....☆.....

فَإِنْ تَدُنْ ^۲مَنِّي تَدُنْ مِنْكَ مَوَدَّتِي
وإنْ تَنَا عَنِّي تَلْقَنِي عَنْكَ نَائِيَا
كَلَّانَا غَنِيٌّ عَنْ أَخِيهِ حَيَاتِهِ ^۳
ونحن إذا مِتْنَا أَشَدُّ تَغَانِيَا ^۴

۱۔ معین الملک منادی ہے، حرف ندا محذوف ہے، دراصل یا معین الملک ہے۔

۲۔ یہ اشعار طغرانی (المتوفی ۵۲۴ھ) کے ہیں، معین الملک کو تسلی دے رہا ہے۔

۳۔ الف زائد ہے جو ترنم کے لیے بڑھایا گیا ہے۔

۴۔ پہلا تَدُنْ، دُنَا یَذْنُوْ سے مضارع واحد مذکر حاضر اور دوسرا تَدُنْ واحد مؤنث غائب ہے۔ یہ دونوں حالت

جزمی میں ہیں اس لیے آخر کا حرف علت گرا دیا گیا ہے۔

۵۔ حیاتہ مفعول فیہ ہے یعنی فی مدۃ حیاتہ۔

۶۔ ہم دونوں یعنی میں اور میرا بھائی یعنی دوست اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے بے نیاز ہیں اور جب ہم مر جائیں گے تو زیادہ بے نیاز ہو جائیں گے۔

مشق نمبر ۱۲۳

من القرآن

۱. رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.
۲. قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.
۳. يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ.
۴. يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً.
۵. قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ.
۶. يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعُ عَجَافٍ وَسَبْعِ سُتُوبَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابَسَاتٍ.
۷. يَا أُخْتُ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكَ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكَ بَغِيًّا.
۸. قَالَ يَا ابْنُ أُمِّ لَا تَاخُذْ بِكَلِمَتِي وَلَا بِرَأْسِي.
۹. قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ.
۱۰. ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ.
۱۱. قَالُوا سُبْحَنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ.
۱۲. فَلَا رَفْتَ وَلَا فَسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ.

مشق نمبر ۱۲۴

اردو سے عربی

- ۱۔ اے عبدالکریم! تم کوشش کیوں نہیں کرتے کہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاؤ۔
- ۲۔ اے میرے چچا کے بیٹے! ہر روز صبح سویرے اُٹھ اور میرے ساتھ نماز کو چلا کر۔
- ۳۔ اے حاجی اسماعیل کے بیٹو! [یا بَنِي الْحَاجِّ إِسْمَاعِيلَ] تم اپنے نیک باپ کی پیروی کرو اور اُن کے ٹھیک جانشین بن جاؤ۔
- ۴۔ نوجوانو! قرآن حکیم کو سمجھو اور اس کی ہدایت پر عمل کرو، اسی میں تمہاری اور تمہاری قوم کی فلاح ہے۔
- ۵۔ اے طالب علم! اگر تو اس کتاب کو پڑھے گا اور یاد رکھے گا تو وہ علم صرف و نحو میں تیرے لیے کافی ہوگی۔
- ۶۔ کوئی کتاب قرآن حکیم سے زیادہ مفید نہیں ہے۔
- ۷۔ میرے پاس نہ کوئی کتاب ہے نہ کوئی کاغذ۔
- ۸۔ اللہ کی توحید سے بڑھ کر کوئی وسیلہ نجات نہیں ہے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالسِّتُونَ

المجرورات

۱. المجرور بالحروف ۲. المجرور بالإضافة

۱۔ کسی اسم کو جردو ہی صورتوں میں آتا ہے:

۱۔ یا تو وہ کسی حرف جارہ کے بعد واقع ہو: خَاتَمٌ مِنْ فِصَّةٍ^۱۔

۲۔ یا تو وہ مضاف الیہ ہو: خَاتَمُ فِصَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)۔

۲۔ حروف جارہ کی تفصیل درس (۴۹) میں لکھی جا چکی ہے۔ اور اضافت کا بیان درس

(۷) اور درس (۱۱) میں لکھا جا چکا ہے۔ یہاں اس کے بارے میں کچھ اور ضروری باتیں

لکھی جاتی ہیں:

اقسام اضافت

۳۔ اضافت کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لفظیہ ۲۔ معنویہ

اضافت لفظیہ اس ترکیب اضافی میں ہوگی جس میں مضاف اسمائے صفت (اسم فاعل،

اسم مفعول اور صفت مشبہ) میں سے کوئی لفظ ہو: سَالِكُ الطَّرِيقِ^۲، مَقْطُوعُ الْيَدِ^۳،

حَسَنُ الْوَجْهِ^۴ اور اضافت معنویہ اس ترکیب میں سمجھی جائے گی جس میں مضاف

اسمائے صفت کے علاوہ کوئی اور اسم ہو: نَوْرُ الْقَمَرِ، طَرِيقُ السَّالِكِ، وَجْهُ الْحَسَنِ

(یہاں حسن خاص نام ہے یعنی حسن کا منہ)۔

۱۔ ایک انگوٹھی چاندی سے یعنی چاندی کی انگوٹھی۔ ۲۔ چلنے والا۔

۳۔ ہاتھ کا کٹا ہوا یعنی کٹے ہوئے ہاتھ والا۔ ۴۔ منہ کا اچھا یعنی اچھی صورت والا۔

۴۔ اضافتِ معنویہ میں مضاف اُل کے بغیر ہی معرفہ بن جاتا ہے اس لیے اس پر اُل داخل نہیں ہو سکتا۔ البتہ اضافتِ لفظیہ سے مضاف معرفہ نہیں بنتا اس لیے اس میں بوقت ضرورت اُل داخل ہو سکتا ہے۔ جب کہ وہ تشنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو اور مفرد پر بھی اس وقت داخل ہو سکتا ہے جب کہ اس کا مضاف الیہ معرف باللام ہو یا اس کی طرف مضاف ہو: اَلْمَتَّبِعُ الْحَقِّ مَنْصُورٌ، السَّالِكُ طَرِيقَ الْبَاطِلِ مَخْذُولٌ، الْفَاتِحَا بِلَادِ الشَّامِ خَالِدٌ وَأَبُو عَبِيدَةَ (ع)، السَّاكِنُو مَكَّةَ وَالْحُجَّاجُ كُلُّهُمْ اٰمِنُونَ^۱ الْيَوْمَ فِي عَهْدِ السُّلْطَانِ ابْنِ السَّعُوْدِ (اَيَّدَهُ اللّٰهُ بِنَصْرِهِ الْمُبِيْنِ مَا دَامَ مُتَّبِعُ السُّنَّةِ وَ مُحَافِظُ حَرَمَةِ الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ)۔

مذکورہ بیان کے مطابق الناصرُ الرَّجُلِ تو کہہ سکتے ہیں مگر الناصرُ زید نہیں کہہ سکتے۔ اگر اس کا موصوف معرفہ ہو تو بجائے الناصرُ زید کے الناصرُ زیداً کہیں گے: خَالِدٌ النَّاصِرُ زَيْدًا (زید کو مدد کرنے والا خالد) اس صورت میں زید مضاف الیہ نہیں بلکہ مفعول ہوگا اس کی تفصیل آئندہ درس (۷۰) میں ملے گی۔

تنبیہ ۱: اسم صفت کی اضافت کا بیان درس (۲۳) میں بھی لکھا گیا ہے۔ ضرور دوبارہ دیکھ لو۔

۵۔ یائے متکلم (ی) کی طرف کوئی اسم مفرد مضاف ہو تو (ی) کو جزم بھی پڑھ سکتے ہیں اور فتح بھی: کِتَابِيْ یا کِتَابِيْ، ایسا لفظ جملہ کے آخر میں واقع ہو تو اس کے ساتھ (ھ) بھی بڑھا دینا جائز ہے: کِتَابِيْہ (میری کتاب) ۵ حسابیہ (میرا حساب)۔ اگر یائے متکلم کی طرف اسم مقصور یا منقوص (دیکھو درس ۱۰-۸) مضاف ہو تو اس (ی) کو فتح ہی پڑھا جائے گا: عَصَايْ، قَاضِيْ (میرا قاضی) یا تشنیہ اور جمع سالم مذکر اس کی طرف

مضاف ہو تو بھی فتح پڑھنا چاہیے: کتابانِ، کتابین اور محبوں، مُحَبِّین کو کتابائی، کتابی اور مُحَبُّوئی اور مُحَبِّی کہیں گے۔ قاضوں سے قاضوئی، قاضین سے قاضیئی۔

چاروں مثالوں میں اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرا دیا گیا ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۷

اِبْتَدَلَ (۷) حقیر ہونا	ثَبَات (صدر ہے) ثابت قدمی
أَحْرَقَ (۱) جلانا	جَزَعٌ سخت پریشانی
أَعْوَزَ (۱) حاجت مند ہونا، کسی چیز کی کمی محسوس کرنا	حَاذَرَ (۳) بچتے رہنا، چوکنار ہونا
أَقْرَنَ (۱) دو چیزوں کو باہم ملا دینا	حَلِيْتُ بات، دلی خیالات، نیا
اِنْبَسَطَ (۶) پھیل جانا، کھل جانا، خوش ہونا	حَلَّ (ن) داخل ہونا، گرہ کھل جانا
اِنْقَبَضَ (۶) سکڑ جانا، ناخوش ہونا	حِجَّةٌ (ج حَجَّجَ) برس
اِنْفَرَدَ الگ ہو جانا (لہ) سب چھوڑ چھاڑ کر کسی کام میں لگ جانا (یہ) یکتا ہو جانا	حَمِيمٌ (ج اَحْمَاءُ) گہرا دوست، رشتہ دار
اِنْكَبَّ (علی شیعہ) کسی کام میں منہمک ہو جانا	خُحِلَ (إِلَيْهِ) کسی بات کی خیالی تصویر سامنے آ جانا
تَحَسَّسَ (۴) تلاش کرنا	دَخَلَ اُپرا اُپری طور پر
تَرَهَّبَ دنیاوی لذائذ و خواہشات ترک کر دینا	رَاهِبٌ (ج رُهَبَانٌ) تارک دنیا
رَوْحٌ رحمت، مدد، راحت	الرُّبَا جمع ہے رُبُوۃ کی ٹیلہ، اونچی زمین

سُكِبَ (ن) اُنڈینا، بہانا	مُبْتَدِلٌ حقیر چیز، حقیر آدمی
سُلْطَانٌ (مصدر ہے) غلبہ، حکومت	مَسْعَاةٌ کوشش
شَوْطٌ (جہ اشواط) ایک دور کا فاصلہ	مُشْمِسٌ سورج نکلا، نوا دینا
شَاوَرَ (۳) باہم مشورہ کرنا	مُقَمَّرٌ چاندنی رات
صَاغَ (يَصُوغُ) بنانا، گھڑنا	مَبْلًى طویل عرصہ۔ مَبْلًى کافی عرصہ تک
صَوَّرَ (۲) تصویر بنانا	مَعَاشٌ زندگی۔ زندگی گزارنے کی جگہ، اسباب زندگی
عَزَاةٌ مصیبت میں ہمدردی کرنا، تسلی دینا	نَزَعٌ (ف) فساد ڈالنا
عَنَفَ (س) تشدد کرنا، دباؤ ڈالنا	نَزَعٌ وسوسہ، فاسد خیال
عِيشَةٌ زندگی	نَسَأَ (ف) تاخیر کرنا، طول دینا
غَابَ (يَغِيبُ غِيَابًا) غائب ہونا	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا (۱) نکاح کروادینا
غَالِي (يُغَالِي بِالشَّيْءِ) کسی چیز کو قیمت بڑھا کر خریدنا	نَهَضَ (ف) اُٹھنا (بہ) اُٹھا دینا
غَدَرَ (س) بے وفائی، وعدہ خلافی کرنا	نَوَّرَ (جہ انوار) پھول، سفید پھول
فَطَنَ (ن۔ لِلْأَمْرِ) معاملہ کو سمجھ جانا	وَجَّهَ (إِلَيْهِ) کسی کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا
قَانَدٌ (جہ قَوَادٍ) سالار لشکر	وُجْهَةٌ توجہ کا مرکز، جانب
لَغِيَ (يَلْغِي) بیہودہ بکواس کرنا	وَهْدَةٌ (جہ وَهْدًا) گہرا گڑھا
لَقِيَ (يُلْقِي) کسی کو کوئی چیز دے دینا	وَلِيدٌ (جہ وَلَدَةٌ اور وَلَدَانٌ) بچہ
هَا (جہ هَاؤُمْ) ہاں یہ لے، ہاں یہ لو	

مشق نمبر ۱۲۵

ذیل کی مشق میں مرفوعات، منصوبات، مجرورات پہچانو۔ خصوصاً اضافت کی قسموں اور مضاف و مضاف الیہ کی قسموں میں غور کرو۔

من القرآن

۱. وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ.
۲. وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○ وَلَا تَسْتَوِ الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ○ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ○ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○ وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ○ وَإِنَّمَا يَنْزِعُ عَنْكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ○ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○
۳. فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاءُ مُمٌّ أَقْرَأُوا **كِتَابِيَه** (= كتابی) اِنِّی ظَنَنْتُ اَنِّی مُلَاقٍ **حَسَابِيَه** ○ فهو فی عِشَّةٍ رَاضِيَه ○
۴. وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَلْبِثُنِي لَمْ أُوْتِ كِتَابِيَه وَلَمْ أَذْرِ مَا **حَسَابِيَه** (= حسابی) يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَه ^ش مَا أَغْنَى عَنِّي **مَالِيَه** (= مالی) هَلْكَ عَنِّي **سُلْطَانِيَه** (= سلطانی).
۵. قَالَ اِنِّی اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلٰی اَنْ تَاْجِرَنِيْ ثَمَانِيْ حِجَجٍ.

۱۔ یہاں اِذَا فُجِیَہ ہے یعنی ناگہاں۔ ۲۔ حمیم گہرا دوست، گرم پانی۔

۳۔ اِمَّا = اگر۔ دراصل اِن مَّا ہے، اس میں مَّا زائد ہے۔ (دیکھو سبق ۵-۱۳)

۴۔ ہا کی ضمیر حیلة دنیا کی طرف راجع ہے۔

۵۔ اے کاش کہ وہ (دنیا کی زندگی) فیصلہ کن ہوئی یعنی اسی پر خاتمہ ہو جاتا اور دوبارہ زندہ نہ ہونا پڑتا۔

۶. **يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَآخِيهِ وَلَا تَيْسَرُوا مِنْ رُوحِ اللَّهِ .**
إِنَّهُ لَا يَيْئَاسُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ .

مشق نمبر ۱۲۶

کَتَبَ أمير المؤمنين سَيِّدُنَا أبو بكر الصَّدِّيق رضی اللہ عنہ إِلَى بعض قُودَاهِ:
 إِذَا سِرْتَ فَلَا تَعْنَفْ عَلَى أَصْحَابِكَ فِي السَّيْرِ وَلَا تُغْضِبْ
 قَوْمَكَ، وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ وَاسْتَعْمِلِ الْعَدْلَ، وَبَاعِدْ عَنْكَ
 الظُّلْمَ وَالْجَوْرَ، فَإِنَّهُ مَا أَفْلَحَ قَوْمٌ ظَلَمُوا وَلَا نَصَرُوا عَلَى
 عَدُوِّهِمْ. وَإِذَا نَصَرْتُمْ فَلَا تَقْتُلُوا وَلَيْدًا وَلَا شَيْخًا وَلَا امْرَأَةً
 وَلَا طِفْلًا وَلَا تَقْرَبُوا نَخْلًا وَلَا تُحْرِقُوا زَرْعًا وَلَا تَقْطَعُوا شَجَرًا
 مُثْمِرًا. وَلَا تَغْدِرُوا إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا إِذَا صَالَحْتُمْ.
 وَتَسْمُرُونَ عَلَى قَوْمٍ فِي الصَّوَامِعِ رُهْبَانٍ تَرَهَّبُوا لِلَّهِ فَدَعَوْهُمْ
 وَمَا أَنْفَرَدُوا لَهُ وَارْتَضَوْهُ لِأَنْفُسِهِمْ، فَلَا تَهْدِمُوا صَوَامِعَهُمْ
 وَلَا تَقْتُلُوهُمْ. وَالسَّلَامُ

مشق نمبر ۱۲۷

اشعار

للطُّغْرَايِي ۲۳۱ھ

غَالِي بِنَفْسِي عِرْفَانِي بِقِيمَتِهَا فَصُنَّتْهَا عَنْ رَخِيصِ الْقَدَرِ مُبْتَدِّلِ
 أَعْدَى عَدُوِّكَ أَذْنَى مَنْ وَثَقَتْ بِهِ فَحَاذِرِ النَّاسِ وَأَصْحَبِهِمْ عَلَى دَخَلِ

۱۔ ان کو اور اس چیز کو جس کے لیے وہ سب سے الگ ہو گئے ہیں اور جس چیز کو انھوں نے اپنے لیے پسند کر رکھا ہے
 (اپنے حال پر) چھوڑ دو۔ ۲۔ اذنی بمعنی قریب۔

فی وصف الربیع لأبی تمام حبیب بن اوس ۲۳۱ھ

یا صاحبی تَقْصِّیا نَظْرَیْکُما تَرِیا وَجْوَ الْأَرْضِ کِیفَ تُصَوِّرُ
تَرِیا نَهاراً مُشْمِئاً قَدْ رَأَیْنَاهُ زَهْرُ الرُّبَا فَکَأَنَّمَا هُوَ مَقْمَرُ
أَضْحَتْ تَصَوُّغٌ بَطُونُهَا لِظُهُورِهَا نَوْرًا تَکَادُ لَهُ الْقُلُوبُ تَنَوَّرُ
ذُنْیا مَعَاشٌ لِلوَرای حَتَّى إِذَا
حَلَّ الرَّیْعُ فَإِنَّمَا هِیَ مَنظَرُ

مشق نمبر ۱۲۸

من ابنة إلى أمها بعد وصولها إلى المدرسة

سَيِّدَتِي الْوَالِدَةُ

سَلامٌ وَتَحِيَّةٌ طَيِّبَةٌ مِنْ ابْنَتِكَ.

وَبَعْدُ فَأُخْبِرُكَ أَنَّ قَلْبِي لَمْ يَعْْبَ عَنْكَ بِغِيَابِي فَإِنَّكَ لَمْ تَزَلِي حَدِيثِي وَوُجْهَةَ
أَفْكَارِي. يَا أُمَاهُ! لَمَّا وَصَلْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ ضَاقَ صَدْرِي وَأَظْلَمَتِ الدُّنْيَا
فِي عَيْنِي حَتَّى خِيلَ إِلَيَّ أَنِّي لَنْ أَعُودَ أَنْسُ بِمُشَاهَدَتِكَ.

فَقَطَنْتُ لِحَالِي الْمَعْلَمَاتُ فَلَا طَفَنَنِي وَوَجَّهَنَ إِلَيَّ فَوَائِدَ الْعُلُومِ وَالْآدَابِ
وَعَرَّفَنَنِي أَنَّ الْبِنْتَ لَا تَكْمُلُ تَرْبِيَّتَهَا بَدُونِهَا فَتَذَكَّرْتُ أَنَّهُ لَا تَبْتَغِي أُمِّي
إِلَّا أَنْ تَرَانِي ابْنَةً كَامِلَةً تَسُرُّ النَّاظِرِينَ. فَكَانَ فِي هَذَا وَذَلِكَ جَمِيلُ الْعِزَاءِ
وَالسَّلْوَانِ، فَتَهَضَّتْ بِي هِمَّتِي مِنْ وَهْدَةِ الْجَزَعِ وَالْأَحْزَانِ. وَانْبَسَطَ قَلْبِي
بَعْدَ الْانْقِبَاضِ. فَسُرْتُ بِحَمْدِ اللَّهِ شَوْطًا بَعِيدًا فِي مِيدَانِ التَّعْلِيمِ

والتهدیب۔ ولم یُعْزِزْنِی سِوَى اُدْعِیَتِكَ الصَّالِحَةِ، حَتَّى تُقَرَّنَ مَسْعَاتِی
بِالنَّجَاحِ وَأَكُونَ جَدِیرَةً لِلْقَائِلِکَ، نَسَاءَ اللّٰهِ فِی بَقَائِکَ.

وَالسَّلَامُ

اِبْتَنَکَ فَلَانَةُ

مشق نمبر ۱۲۹

الجواب

عزیز تھی!

علیک السلام ورحمة الله وبرکاته.

قَدْ اتَّصَلْتُ بِنَا رِسَالَتِکَ الْمُؤَرَّخَةَ فِی کَذَا،^۱ وَبِهَا اَطْمَآنٌ قُلُوبَنَا بَعْضُ
الاطْمَئِنَّانِ فَاِنْ فَرَاقَکَ کَانَ حَوْلَ فَرَحِنَا تَرَحُّاً وَهِنَاءُنا عَنَاءً. وَلَا سِیمَا اَنَا
وَالِدَتِکَ^۲ فَاِنِّی مَكْتُتٌ مَلِیًّا اُسْکُبُ الدَّمْعَ الْغَزَارَ اِنَاءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ
وَلَمْ نَزَلْ هُکَذَا حَتَّى وَرَدَتْ عَلَیْنَا رِسَالَتُکَ تَصِفُ اُحْوَالَکَ السَّارَةَ وَتُبَیِّنُ
مَا صِرْتُ اِلَیْهِ مِنْ جَمِیلِ الصَّبْرِ وَالْاِنْکِبَابِ عَلٰی اَشْغَالِکَ الْمَدْرِسیَّةِ.
فَحَمِدْنَا اللّٰهَ تَعَالٰی وَسَلَّاهُ اَنْ یُدِیْمَ عَلَیْکَ حُلَّةَ الْعَافِیَةِ وَیَرْزُقَکَ حُسْنَ
الشَّبَابِ وَیُبَلِّغَکَ مَقْصُودَکَ فِی اقْرَبِ الْاَوْقَاتِ وَیَحْفَظَکَ مِنْ جَمِیعِ الْاَفَاتِ.

وَالسَّلَامُ

اَمَلْکَ فَلَانَةُ

۱۔ یعنی ایسے یا فلاں دن میں۔

۲۔ یہ لفظ اختصاص کی وجہ سے منسوب ہے۔ یہ مفعول بہ ہے فعل مقدر اُخْصُ یا اُغْنِیْ کا۔ دیکھو سبق ۲۰-۷۰ (۳)

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالسِّتُونَ

التَّوَابِعُ

تنبیہ: اسم کے رفع، نصب اور جر کے مواقع تم اچھی طرح سمجھ چکے۔ اب وہ مواقع بتائے جاتے ہیں جہاں کوئی اسم اعراب میں اسم سابق کا تابع ہوتا ہے۔

۱۔ تابع جمع ہے تابع کی۔ تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب میں اپنے سابق کا پیرو ہو، سابق کو متبوع کہتے ہیں۔

۲۔ تابع کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ نعت یعنی صفت ۲۔ توكيد (یا تاکید) ۳۔ بدل ۴۔ معطوف

۱. النعت (الصفة)

۳۔ نعت یا صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات کا یا اس کے متعلق کا کوئی وصف بتائے: الرجل الكريم (شریف مرد) الرجل الكريم أبوه (وہ مرد جس کا باپ شریف ہے) پہلی مثال میں کریم مرد کا وصف ہوتا ہے اور دوسری میں اس کے متعلق (باپ) کا، مگر ترکیب میں دونوں جگہ الرجل کی صفت کہا جائے گا۔

پہلی قسم کی نعت کو النعت الحقیقی اور دوسری کو النعت السببی کہتے ہیں۔

۴۔ نعت حقیقی: اعراب، تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث، وحدت وثنیہ وجمع میں اپنے متبوع (منعوت) کے تابع ہوتی ہے جیسا کہ تم نے حصہ اول کے تیسرے، چوتھے اور پانچویں سبق میں پڑھ لیا ہے، لیکن نعت سببی صرف اعراب اور تعریف و تنکیر میں منعوت کے

مطابق ہوتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ منوعات چاہے تشبیہ ہو چاہے جمع، یہ نعت ہمیشہ مفرد ہی آتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ نعت تذکیر و تانیث میں بجائے اس کے کہ اپنے منوعات کے مطابق ہو اپنے مابعد کے مطابق ہوا کرتی ہے (جیسا کہ درس ۲۳-۷ میں تم پڑھ چکے ہو)۔ ذیل میں اور بھی مثالیں دی جاتی ہیں تاکہ بخوبی سمجھ لو:

منوعات واحد

حالت	النعت الحقيقي	النعت السببي
رفعی	جاء الرَّجُلُ المَهْدَبُ.	جاء الرجل المَهْدَبُ أخوَاه.
نصبی	تَسَلَّقْتُ شَجَرَةً غَلِيظَةً. ^۱	حَضَرَتِ السَّيِّدَةُ العَاقِلَةُ رَوْجُهَا.
جرى	تَعَلَّمْتُ فِي المَدْرَسَةِ العَالِيَةِ.	تَسَلَّقْتُ شَجَرَةً غَلِيظًا جَذَعُهَا. ^۲
		تَعَلَّمْتُ فِي المَدْرَسَةِ المَعْرُوفِ نِظَامُهَا

منوعات تشبیہ

حالت	النعت الحقيقي	النعت السببي
رفعی	هَاتَانِ صُورَتَانِ جَمِيلَتَانِ.	هَاتَانِ صُورَتَانِ جَمِيلٌ إِطَارَاهُمَا. ^۳
نصبی	اَشْتَرَيْتُ بِسَاطِينَ شَرْقِيَّينَ.	اَشْتَرَيْتُ بِسَاطِينَ شَرْقِيًّا نَقَشُهُمَا.
جرى	أَبْصَرْتُ بِطَائِرَيْنِ غَرِيبَيْنِ.	أَبْصَرْتُ بِطَائِرَيْنِ غَرِيبٍ شَكْلُهُمَا.

۱ غلیظہ موٹا، کثیف، گاڑھا۔

۲ جڑھ جانا۔

۳ جَذَعُ (جہ جُذوع) تادریخت کا۔

۴ إِطَارُ: فریم۔

۵ أَبْصَرَ (ا) دیکھنا، سمجھنا اس کے بعد (ب) زیادہ کر دیتے ہیں۔

۶ بِسَاطُ: فرش۔

منعوت جمع

حالت	النعت الحقيقي	النعت السببي
رُفِی	هؤلاء بناتٌ عاقلاتٌ.	هؤلاء بناتٌ عاقلٌ أبواهُنَّ.
نصبی	عاشرتُ إخواناً مؤسرينٌ.	عاشرتُ إخواناً مؤسراً أبواهُم.

.....☆.....☆.....

النعت الحقيقي مُفْرَدَةٌ	النعت الحقيقي جملةٌ فعليةٌ
هذا عملٌ نافعٌ.	هذا عملٌ يُنْفَعُ.
أبصرتُ رجلاً ساجحاً.	أبصرتُ رجلاً يسبحُ.
نظرتُ إلى عينٍ جاريةٍ.	نظرتُ إلى عينٍ تجري.
النعت مُركَّبٌ إضافيٌّ	النعت جملةٌ اسميةٌ
مضى يومٌ شديدُ الحرِّ.	مضى يومٌ حرُّه شديدٌ.
أوقدتُ مصباحاً قويَّ النورِ.	أوقدتُ مصباحاً نورُهُ قويٌّ.
نصَّيْتُ ^١ في بركةٍ كثيرةِ السمكِ.	نصَّيْتُ في بركةٍ سمكُها كثيرٌ.

۵۔ پچھلے اسباق میں تم پڑھ چکے ہو کہ صفت اور خبر میں بہت کم فرق ہوتا ہے (دیکھو حصہ اول درس ۶ تہیہ ۱)۔ اسی طرح صفت، خبر اور حال میں بھی باہم بہت مشابہت ہوتی ہے۔ یہاں پھر سے ایسی مثالیں لکھی جاتی ہیں جن سے ان تینوں کا امتیاز تم بہ آسانی سمجھ سکو گے:

۱۔ مؤسّر غنی۔ ۲۔ سَبَحَ (ف) تیرنا۔

۳۔ چشمہ۔ ۴۔ أَوْقَدَ (ا) ساگانا، جالانا۔

۵۔ ضَادَ (بِصَيْدٍ) شکار کرنا۔ ۶۔ بَرَكَةٌ (جِ بَرَكٍ) تالاب، حوض۔

خبر	نعت	حال
هذا الولد ضاحكٌ.	هذا ولدٌ ضاحكٌ.	جاء الولد ضاحكًا.
هذا الولد يضحكُ.	هذا ولدٌ يضحكُ.	جاء الولد يضحكُ.
هذا الولد ضاحك أخوه.	هذا ولدٌ ضاحكٌ أخوه.	جاء الولد ضاحكًا أخوه.
هاتان الصورتان جميلٌ مَنْظَرُهُمَا.	هاتان صورتان جميلٌ مَنْظَرُهُمَا.	أَعْجَبَنِي هَاتَانِ الصَّوْرَتَانِ جَمِيلًا مَنْظَرُهُمَا.

اب ہر ایک مثال کے فرق میں غور کرو۔ اوپر کی سطر کی پہلی مثال میں هذا الولد اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مبتدا ہے۔ اب ضاحك جو کہ نکرہ ہے خبر کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟ دوسری مثال میں ولد اور ضاحك دونوں نکرہ ہیں۔ اس لیے ظاہر ہے کہ یہ باہم موصوف اور صفت ہی ہو سکتے ہیں۔

تیسری مثال میں الولد معرفہ ہے اور جاء کا فاعل ہے اس کے بعد ضاحكا نکرہ ہے۔ اس لیے وہ صفت تو ہو نہیں سکتا البتہ حال ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے۔

اسی طرح دوسری سطر کی پہلی مثال میں يضحكُ اپنی ضمیر متتار کے ساتھ جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہی ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ جملہ ہمیشہ نکرہ مانا جاتا ہے پس وہ معرفہ کی صفت کیسے بن سکتا ہے؟

ہاں دوسری مثال میں ولد نکرہ ہے اس لیے يضحك اس کی صفت ہو سکتا ہے۔ اور تیسری مثال میں الولد فاعل ہے اور معرفہ ہے اس لیے يضحك جملہ فعلیہ ہو کر فاعل کا حال ہی بن سکتا ہے۔

تیسری اور چوتھی سطروں میں ضاحك أخوه اور جميل منظرهما جملہ اسمیہ ہو کر (دیکھو درس ۲۳-۸) پہلی جگہ خبر ہے، دوسری جگہ صفت ہے اور تیسری جگہ حال ہے۔

۶۔ یاد رکھو کہ نعت (صفت) کے لیے عموماً اسم مشتق ہی لایا جاتا ہے۔ صرف چند مقامات میں اسم جامد بھی نعت واقع ہوتا ہے: **زَيْدٌ** بن **عَمْرٍو**، **خَالِدُ** **الْبَرْمَكِيُّ**، **هَذَا** **الرجل**، **زَيْدٌ** **هَذَا**، **ابن** **الملك** **هَذَا**، **أَبْنَاؤُنَا** **هَؤُلَاءِ**۔

مذکورہ ہر ایک مثال میں ترکیب کے لحاظ سے دوسرا لفظ پہلے کی صفت ہے، حالاں کہ وہ اسم جامد ہے۔

مشار الیہ (دیکھو درس ۱۲-۲) کو اسم اشارہ کی صفت سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح خود اسم اشارہ کو اسم معرفہ کی یا اس کے مضاف کی صفت بنایا جاسکتا ہے۔

دیکھو تیسری مثال میں **الرَّجُلُ** مشار الیہ ہے، اسے اسم اشارہ کی صفت سمجھا جاتا ہے۔ چوتھی میں اسم اشارہ اسم علم کی صفت ہے اور پانچویں اور چھٹی میں اسم اشارہ مضاف کی صفت ہے۔

تنبیہ ۲: پہلی مثال **زَيْدٌ** **بْنُ** **عَمْرٍو** میں یہ تو معلوم ہو چکا کہ **زَيْدٌ** موصوف ہے اور **ابْنُ** **عَمْرٍو** اس کی صفت۔ اس میں دو باتیں تمہیں انوکھی نظر آئیں گی پہلی بات یہ کہ **زید** کی تنوین بلا وجہ حذف کر دی گئی ہے۔

دوسری یہ کہ **ابن** کا ہمزہ وصل کتابت سے بھی ساقط کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی ترکیب کا استعمال بکثرت ہوا کرتا ہے اس لیے اس میں یہ تخفیف ضروری سمجھی گئی ہے۔

تنبیہ ۳: تمہیں پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ جملہ نکرہ کے بعد صفت اور معرفہ کے بعد حال سمجھے جاتے ہیں، اسے بھولنا نہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۸

أَبْصَرَ (۱) دیکھنا، کبھی اسکے بعد (ب) زائد کرتے ہیں	إِطَارٌ (ج) إطارات (فریم)
أَدِيمُ کسی چیز کی سطح، چمڑا کمایا ہوا	أَطْفَأَ (۱) بجھا دینا، افسردہ خاطر کر دینا
أَرْشَدَ (۱) راہ بتانا	أَطْرَبَ (۱) خوش کرنا
إِزْدَحَمَ (۷- دراصل اِزْدَحَمَ) بھیڑ ہونا	أَفْتَلَعَ (۷) اکھڑ جانا۔ (۱) اکھیر دینا
إِزْدِحَامٌ (مصدر) بھیڑ بھاڑ، جھوم	بَاخِرَةٌ دُخَانِي جہاز، آگ بوت
بَاسِلٌ جوان مرد، بہادر	بِرْكَةٌ (ج) بِرْكٌ تالاب، حوض
بِسَاطٌ فرش	عَنَاءٌ (مؤنث ہے اَعْنُ کا) گھنا، گھنٹی
بَعَثَ (ربائی مجرد) پراگندہ کرنا، بکھیر دینا	قَارِسٌ سخت سردی
بَلَّلَ (۲) تر کر دینا	قُبَّةٌ (ج) قِبَابٌ قبہ، گنبد
ثَبَّطَ (۲) پراگندہ کرنا	لَوَّثَ (۲) آلودہ کرنا
جَلْبَةٌ شور وغل	لَهَثَ (ف) زبان باہر لٹکا دینا پیاس سے
جِذَاءٌ (ج) أَحْذِيَّةٌ جوتا، بوت	مَارٌ (از مَوْ يَمُرُّ) راستے سے گزرنے والا
الْحَنَانِي (از حَنَى يَحْنُو) محبت اور پیار کرنے والا	مَزْهَرِيَّةٌ يَا زَهْرِيَّةٌ گل دان
حَيٌّ (ج) أَحْيَاءٌ محلہ، قبیلہ، زندہ	مُمِطَرٌ (از اَمْطَر) برسانے والا
سَيَّاحٌ (جمع ہے سَائِحٌ کی) سیاحت کرنے والے	مُنْعَشٌ (از اَنْعَشَ) تازگی بخشنے والا
سَبَحَ (ف) تیرنا	مُؤَسِّرٌ (از اَيَسَرَ) غنی، خوش حال

سُكُنِيْ گھر، رہنے کی جگہ	مُسْرَجْ (از اُسْرَجْ) زین کسا ہوا
شُعْبْ (جہ شُعُوْبْ) قوم، قبیلہ، عوام	مُرْدَحَمْ بھیڑ والی اور گنجان جگہ
صَادَ (يَصِيْدُ) شکار کرنا	مُعْتَدِلْ درمیانی حالت، حد سے زیادہ نہ کم نہ زیادہ
ضَارَعْ (۳) مشابہ ہونا	نَزَحْ (ف) دور جانا، سفر کرنا
ضَوْضَاءُ چیخ پکار	هَابْ (يَهَابُ) ڈرنا
عَالَ (يَعُوْلُ) پرورش کرنا	هَادِيْ خاموش، پرسکون
هِنْدَامْ وضع قطع، لباس	

مشق نمبر ۱۳۰

مِيزَ النَّعْتِ الْحَقِيقِيِّ مِنَ السَّبَبِيِّ فِي الْعِبَارَةِ الْآتِيَةِ^۱

القاهرةُ مدينةٌ عظيمةٌ تُضَارِعُ كثيرا من المدن الأوروبية^۲ في جمالها وروْنَقِها. وقد زاد سُكَّانُها في الأيام الأخيرة زيادة عظيمة. وفيها كثيرة من الميادين الواسعة والحدائق الغناء. وإذا طُفَّت في أُنْحَائِها وجدت قصورا شامخا بُنِيَانُها ومساجدَ عاليةً قِبَابُها وأحياءَ مُتَسِّعةً شوارِعُها. ووجدت مصانعَ ومتاجرَ وعملا وعمالا. وفي كُلِّ شتاءٍ يَنْزَحُ إليها السَّيَّاحُ الْمُؤَسِّرُونَ من الأقطار القارس برْدُها، فيقيمون ما^۳ شاؤوا تَحْتَ سَمَائِها الصَّافِي أَدِيمُها ويتمتعون بهوائِها المُعْتَدِلِ الجميل.

۱۔ آنے والی عبارت میں نعت حقیقی کو نعت سببی سے الگ کرو، یعنی دونوں کو پہچانو۔

۲۔ یورپین۔ ۳۔ اس جگہ ما ظر فیہ ہے، یعنی جب تک۔

مشق نمبر ۱۳۱

غَيْنَ فِي الْجُمْلِ الْآتِيَةِ التَّعَوْتُ وَالْأَخْبَارُ وَالْأَحْوَالُ^۱

۱. لَا تَزُرْ أَحَدًا وَالسَّمَاءُ مُمَطَّرَةٌ حَتَّى لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِ مُبَلَّلَ الثِّيَابِ، مُلَوَّثَ الْحِذَاءِ، فَإِنَّ ذَلِكَ عَيْبٌ كَبِيرٌ.
۲. الْإِمَامُ الْعَادِلُ كَالْأَبِ الْحَانِي عَلَى وَلَدِهِ، يَغُولُهُمْ صِغَارًا وَيُرْشِدُهُمْ كِبَارًا.
۳. الْبُرْتَقَالُ^۲ فَاكِهَةٌ لَزِيذٌ طَعْمُهَا، طَيِّبَةٌ رَائِحَتُهَا، وَهُوَ مِنْ فَاكِهَةِ الشِّتَاءِ الطَّوِيلَةِ الْبَقَاءِ.
۴. الْأَمَاكِنُ الْهَادِئَةُ خَيْرٌ لِلشُّكْنَى مِنَ الْمَسَاكِنِ الْمَمْلُوءَةِ بِالْجَلْبَةِ وَالضَّوْضَاءِ.

مشق نمبر ۱۳۲

ضَعْ فِي كُلِّ مَكَانٍ خَالٍ نَعْتًا مَنَاسِبًا^۳

۱. الْهَوَاءُ مُنْعَشٌ لِلْأَجْسَامِ.
۲. الْمَاءُ مُضِرٌّ شُرْبُهُ.
۳. الْمَنَاظِرُ تُشْرِحُ النَفُوسَ.
۴. الْأَشْجَارُ تُظِلُّ الْمَارَّةَ.
۵. يَشْقُ النَّاسَ بِالتَّاجِرِ
۶. الْهَوَاءُ يُثَبِّطُ الْقَوَى الْبَدَنِيَّةَ.
۷. الْحِذَاءُ يَضُرُّ الْقَدَمَ.

۱۔ آنے والے جملوں میں تعوتوں، خبروں اور حالوں کی تعیین کرو، یعنی ہر ایک کو پہچانو۔ ۲۔ سنگترہ۔

۳۔ (ذیل کے جملے میں) ہر ایک خالی جگہ میں مناسب نعت کرو، یعنی مناسب نعت سے پر کرو۔

۸. يُسَرُّ الأباء بالأبناء

۹. لا تُسْكِنُ الأماكنَ

۱۰. تُكْرِمُ الشعوبُ رجالَها

مشق نمبر ۱۳۳

صَعُ فِي كُلِّ مَكَانٍ خَالٍ مَنَعُوْنَا مَنَاسِبَا

۱. الباسِلون لا يَهَابون الحربَ.

۲. الذهب نفيس.

۳. الكثيرُ يُطْفِئُ صاحِبَه.

۴. ظهرت في السماء كثيفة.

۵. هَبَّت واقتلعت الأشجارَ.

۶. نزل من السماء غزيرٌ.

مشق نمبر ۱۳۴

كَوْنٌ جُمَلًا تَكُونُ فِيهَا الْأَوْصَافُ الْآتِيَةُ نَعْتًا

كريمةٌ طباعُهم باسقةٌ فروعها سخيٌّ مؤثرٌ كلامُه

نظيفةٌ ملابسُه حسنٌ هُندامُه ساطعٌ نورُه عالياً

مشق نمبر ۱۳۵

كَوْنٌ جُمَلًا تَكُونُ فِيهَا الْأَوْصَافُ الْآتِيَةُ نَعْتًا سَبِيحَةً

عاقِلٌ شَاهِقٌ جَمِيلٌ وَاسِعٌ الْمَسَافِرُ الْمُحْسِنُ

۱. كَوْنٌ (۲) بنانا۔

۲. ایسے جملے بناؤ جن میں آنے والے (مندرجہ ذیل) اوصاف (اسماء صفت) نعت سہمی واقع ہوں۔

مشق نمبر ۱۳۶

حَوَّلِ النَّعْتَ الْمَفْرَدَ إِلَى الْمَثْنِ وَالْجَمْعِ مَذْكَرًا وَمُؤَنَّثًا فِي الْجُمْلَةِ الْآتِيَةِ

عدوٌ عاقلٌ خَيْرٌ من صديقٍ جاهلٍ.

حَوَّلِ النَعَوَاتِ الْمَفْرَدَةَ فِي الْجُمْلَةِ الْآتِيَةِ إِلَى جُمْلٍ وَصَفِيَّةٍ

۱. مررت بِحَيٍّ مُزْدَحِمٍ بِالسُّكَّانِ.

۲. سمعت صوتًا مُطَرِّبًا.

۳. نالتُ مصرُ مَنْزِلَةً عَالِيَةً.

۴. سَقَيْتُ كَلْبًا لَاهِثًا.

۵. قَلِيلٌ مُدَبَّرٌ خَيْرٌ من كَثِيرٍ مُبَعَثٍ.

۶. اِقْبَلْ نَصْحًا نَافِعًا مِنْ أَخٍ مُخْلِصٍ.

حَوَّلِ الْجُمْلَةَ الْوَصْفِيَّةَ إِلَى النَعَوَاتِ الْمَفْرَدَةِ

۱. قَابِلْتُ وَلَدًا يَصِيحُ.

۲. سمعت خطيبًا يُؤَثِّرُ فِي سَامِعِيهِ.

۳. أَحَبُّ كُلِّ عَامِلٍ يُتَّقِنُ عَمَلَهُ.

۴. شاهدتُ قطارًا سَيْرُهُ سَرِيعٌ.

۵. عَطَفْتُ عَلَى فَقِيرٍ نَفْسُهُ عَفِيفَةٌ.

۶. رَكِبْتُ بَاخِرَةً عُرْفُهَا جَمِيلَةٌ.

حَوَّلَ الْأَحْوَالَ الَّتِي فِي الْجُمْلِ الْآتِيَةِ إِلَى النَّعَوَاتِ

۱. جاءت البنت تضحك.

۲. رَكِبْتُ الْحَصَانَ مُسْرَجًا.

۳. ظهر النُّورُ ساطِعًا.

۴. أَبْصَرْنَا الْبَرْقَ يُلْمَعُ.

غَيَّرَ كُلَّ جُمْلَةٍ مِنَ الْجُمْلِ الْآتِيَةِ لِتَجْعَلَ الْأَخْبَارَ الَّتِي بِهَا نُعَوِّتُهَا

۱. الحجرة نظيفةٌ جُدرانُها.

۲. الحديقة ناضرةٌ أزهارُها.

۳. الدرس مفهومٌ معناه.

۴. الزهرة ناصعٌ^۱ بياضها.

مشق نمبر ۱۳۷

۱. كَوْنِ سِتِّ جُمْلٍ تَشْتَمِلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا عَلَى نَعْتٍ حَقِيقِيٍّ مَعَ اخْتِلَافِ

النعوت في التذكير والتأنيث والإفراد والتثنية والجمع.

۲. كَوْنِ سِتِّ جُمْلٍ تَشْتَمِلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا عَلَى نَعْتٍ سَبَبِيٍّ مَعَ اخْتِلَافِ

النعوت في التذكير والتأنيث والإفراد والتثنية والجمع.

۳. كَوْنِ سِتِّ جُمْلٍ يَكُونُ النَعْتُ فِي الثَّلَاثِ الْأُولَى مِنْهَا جُمْلَةً اسْمِيَّةً

وفي الثَّلَاثِ الْآخَرَى جُمْلَةً فَعْلِيَّةً.

۴. كَوْنِ سِتِّ جُمْلٍ يَكُونُ الْحَالُ فِي الثَّلَاثِ الْأُولَى مِنْهَا جُمْلَةً اسْمِيَّةً

وفي الثلاث الأخرى جملة فعلية.

۵. رَكِبْتُ سِتَّ جُمَلَاتٍ يَكُونُ الْخَبَرُ فِي الثَّلَاثِ الْأُولَى مِنْهَا جُمْلَةٌ اِسْمِيَّةٌ
وفي الثلاث الثانية جملة فعلية.

مشق نمبر ۱۳۸

میرا کمرہ

تنبیہ: ذیل کی عبارت کا عربی میں ترجمہ کرو، ترکیب میں زیادہ سے زیادہ نعت سببی لانے کی کوشش کرو۔

میرا ایک کمرہ ہے، میرا کمرہ تنگ^۱ نہیں ہے بلکہ وہ ایک کشادہ اور خوب صورت کمرہ ہے جس کی دیواریں رنگی ہوئی ہیں اور اس کی چھت اونچی^۲ ہے اس میں چار کھڑکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول دو گز اور عرض ڈیڑھ گز ہے۔ ہر ایک کھڑکی میں شفاف کاغذ کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں، تاکہ جب وہ بند کی جائے تو روشنی کو داخل ہونے سے نہ روکے۔ میرے کمرے کا ایک کشادہ دروازہ ہے جس کی بلندی تین گز ہے۔ اس کے دونوں کواڑ بڑے خوب صورت ہیں۔ میرے کمرے میں ایک بڑی مستطیل میز ہے جس کے چاروں کنارے منقوش ہیں۔ اس پر میں اپنی کتابیں ٹھیک ترتیب سے رکھتا ہوں، اور اسی کے پاس بیٹھ کر اپنے اسباق کا مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ دو کرسیاں ہیں جن کی بناوٹ^۳ اور بناوٹ^۴ بے حد^۵ خوب صورت ہے۔ ایک خوب صورت پلنگ ہے جس کے پائے^۶ منقوش ہیں۔ اس پر ایک ستھرا بچھونا ہے جس کا منظر (بڑا) پر لطف ہے۔ ایک

۱۔ رَكِبْتُ (۲) مرکب کرنا، بنانا۔ ۲۔ ضَيِّقٌ۔ ۳۔ مُرْتَفِعٌ۔ ۴۔ مُصْرَاعٌ۔ ۵۔ صُنْعٌ۔

۶۔ نَسْجٌ۔ ۷۔ جِدًّا، غَايَةً۔ ۸۔ پلنگ یا کرسی وغیرہ کے پاؤں کو قائمہ (جد فوائم) کہتے ہیں۔

طرف ایک بڑا آئینہ ہے جس کا فریم ^۱سنہری ^۲ہے۔ مذکورہ اشیا کے علاوہ میرے کمرے میں ایک چھوٹی گول میز ہے جس کا منظر دیکھنے والے کو مسرور کر دیتا ہے۔ اس کے بیچوں بیچ کانچ کا ایک نہایت خوب صورت گل دان رکھا رہتا ہے جس کے کنارے سنہری ہیں۔ ہر صبح مالی ^۳مختلف رنگ کے خوش بودار پھول ^۴لایا کرتا ^۵اور اس میں سجاتا ہے۔ لہذا میرا کمرہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گویا جنت کے کمروں میں سے ایک کمرہ ہے جس میں میں با آرام رہتا ہوں اور پرسکون نیند لیتا ہوں، پس اللہ ہی کے لیے حمد ہے اور اسی کے لیے شکر ہے۔

۱۔ اِطَار (جہِ اِطارات)۔ ۲۔ مُذَهَّبٌ۔ ۳۔ اَلْبُسْتَانِيّ۔ ۴۔ رِيحَان (جہِ رِيحان)۔

۵۔ یعنی لاتا ہے اور..... ۱۔ رَتَب، رَتَب۔ ۲۔ کَانَهَا۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالسِّتُونَ

۲. التَّوَكُّيدُ يَا التَّأَكُّيدُ

۱۔ توابع میں دوسرا تابع تاکید ہے، جو متبوع کے متعلق سامع کے وہم اور شک کو رفع کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالیں پڑھو:

۱. حَدَّثَنِي الْوَزِيرُ نَفْسَهُ.^۱ ۲. قَابَلْتُ الْوَزِيرَ عَيْنَهُ.^۲
۳. كَتَبْتُ إِلَى الْوَزِيرِ نَفْسِهِ.^۳ ۴. إِمْتَلَأَ الْحَوْضُ كُلَّهُ.^۴
۵. قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ.^۵ ۶. فَرَعْتُ مِنَ الْأَعْمَالِ كُلِّهَا.^۶

.....☆.....☆.....

۷. نَجَحَ الْأَخْوَانُ كِلَاهُمَا.^۷ ۸. عَظِمَ الْوَالِدَيْنِ كِلَيْهِمَا.
۹. سَكَنَّا فِي الْمَنْزِلَيْنِ كِلَيْهِمَا.
۱۰. نَجَحَتْ أُخْتَايَ كِلْتَاهُمَا.
۱۱. أَحَبُّ أُخْتَيَّ كِلْتَيْهِمَا.
۱۲. رَضِيتُ بِأُخْتَيَّ كِلْتَيْهِمَا.^۸

.....☆.....☆.....

۱۳. رَأَيْتُ التَّمْسَاحَ التَّمْسَاحَ.^۹ ۱۴. ظَهَرَ ظَهَرَ الْهَلَالَ.
۱۵. لَا، لَا، لَا أَخُونُ الْعَهْدِ.^۹ ۱۶. أَنْتَ الْمَلُومُ أَنْتَ الْمَلُومُ.

۲۔ دیکھو اگر تم نے کہا حَدَّثَنِي الْوَزِيرُ تو چوں کہ وَزَرَ سے گفتگو کرنا معمولی نہیں ہے اس لیے سامع کو شک ہو سکتا ہے کہ تم سے وزیر کے نائب یا سیکرٹری وغیرہ نے گفتگو کی

۱۔ مجھ سے وزیر نے بذاتِ خود گفتگو کی۔ ۲۔ میں نے خود وزیر سے ملاقات کی۔

۳۔ میں نے خود وزیر ہی کو لکھا ہے۔ ۴۔ حوض پورا کا پورا بھر گیا۔ ۵۔ میں تمام کاموں سے فارغ ہو گیا۔

۶۔ دونوں بھائی کا میاب ہو گئے۔ ۷۔ میں اپنی دونوں بہنوں سے بہت خوش ہوں۔

۸۔ تَمْسَاح (جہ تَمْسَاح) مگر مجھ۔ ۹۔ خَانَ (يَخُونُ) خیانت یا بد عہدی کرنا۔

۱۰۔ مَلُومٌ (اسم مفعول) از لام يَلُومُ) ملامت کیا ہوا۔

ہوگی، لیکن تم نے مجازی طور پر وزیر کہہ دیا ہے۔ تم جب کہتے ہو نَفْسُہ (خود اس نے) تو سننے والے کا شک دور ہو کر تمہارے مقصد کی تاکید ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایسے الفاظ کو تاکید اور جس کی تاکید کی جائے اُسے مؤکد کہا جاتا ہے۔

تنبیہ: ۱۔ نَفْس کی جگہ عَيْن بھی بولا جاتا ہے۔ کُل کی جگہ جَمِیع بھی آسکتا ہے۔ کَلَا اور کَلْتَا تشبیہ کی تاکید کے لیے مخصوص ہیں یہ سب چھ لفظ ہوئے۔ ان الفاظ کے ساتھ ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مؤکد کے موافق ہو۔ دیکھو مذکورہ مثالیں۔

۳۔ آخر کی چار مثالوں میں تاکید کی غرض سے لفظوں ہی کو دہرایا گیا ہے پہلی مثال میں اسم کو، دوسری میں فعل کو، تیسری میں حرف کو اور چوتھی میں پورے جملہ کو دہرایا گیا ہے۔

۴۔ جو تاکید لفظوں کے دہرانے سے حاصل کی جاتی ہے اسے تاکید لفظی کہتے ہیں اور جو تاکید ایسے الفاظ بڑھانے سے حاصل کی جائے جو لفظ میں مؤکد سے الگ ہیں لیکن معنی میں اس کے موافق ہیں تاکید معنوی کہلاتی ہے۔ پس اوپر کی بارہ مثالوں میں تاکید معنوی ہے اور آخر کی چار مثالوں میں تاکید لفظی ہے۔

۵۔ نعت کی مانند تاکید کا اعراب بھی اپنے متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔

۶۔ ضمیر متصل بارز یا مستتر کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل سے کی جاتی ہے خواہ ضمائر مؤکدہ مرفوعہ ہوں یا منصوبہ ہوں یا مجرورہ۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

۱۔ قُتِمْتُ اَنَا بِالْوَجِبِ۔^۱ ۲۔ مَا رَاكَ اَنْتَ اَحَدًا۔^۲

۳۔ سَلَمْتُ عَلَيْهِ هُوَ۔^۳ ۴۔ اُسِرْتُ اَنَا الْفَرَسَ۔^۴

۱۔ میں خود ضروری کاموں کی ادائیگی میں لگا رہا۔^۱ ۲۔ تجھے ہی کسی نے نہیں دیکھا۔^۲

۳۔ میں نے اسی کو سلام کیا۔^۳ ۴۔ میں خود گھوڑے پر زین کستا ہوں۔^۴

۵. اِفْتَحْ أَنْتِ النَّافِذَةَ ۱۔ ۶. فَرِيدٌ قَرَأَ هُوَ الْكِتَابَ ۲۔

شروع کی تین مثالوں میں ضمائر متصلہ بارزہ ہیں اور بعد کی تین مثالوں میں ضمائر مستترہ ہیں۔ دیکھو دوسری مثال میں مؤکد تو ضمیر منصوب ہے اور تیسری میں مجرور، لیکن تاکید کے لیے ضمیر مرفوع منفصل ہی لائی گئی ہے۔ ضمائر کی یہ تاکید لفظی تاکید میں شمار ہوگی۔

۷۔ اگر ضمیر متصل کی تاکید معنوی نفس یا عین سے کرنی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے حسب سابق تاکید کر لی جائے گی اس کے بعد نفس یا عین سے تاکید کی جائے گی۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

۱. قَمْتُ أَنَا نَفْسِي بِالْوَجْبِ ۳۔ ۲. قَامَاهُمَا أَنْفُسُهُمَا ۲۔
۳. جَاؤُوا هُمْ أَنْفُسَهُمْ ۳۔ ۴. أُسْرِجُ أَنَا نَفْسِي الْفَرَسِ ۴۔
۵. اِفْتَحْ أَنْتِ نَفْسُكَ النَّافِذَةَ ۵۔ ۶. فَرِيدٌ قَرَأَ هُوَ نَفْسُهُ الْكِتَابَ ۶۔

ذکورہ مثالوں میں نفس کی جگہ عین بھی لگا سکتے ہیں۔

تنبیہ ۲: یاد رکھو نفس اور عین سے تنبیہ کی تاکید کرنی ہو تو ان کی جمع سے کریں گے: جاء الرجلان أنفسهما یا أعینہما کہیں گے، نفساھما نہیں کہیں گے۔

مشق نمبر ۱۳۹

عَيْنٌ فِي الْعِبَارَاتِ الْآتِيَةِ التَّوَكِيدُ وَالْمُؤَكَّدُ وَاشْكُلُهُمَا وَ مَيِّزِ
التَّوَكِيدَ اللَّفْظِيَّ مِنَ الْمَعْنَوِيِّ

۱. يُثْنِي النَّاسُ جَمِيعُهُمْ عَلَى الْعَامِلِ ۵ الْمُجِدِّ ۱۔

- ۱۔ تو ہی کھڑکی کھول دے۔ ۲۔ فرید نے ہی کتاب پڑھی۔ ۳۔ میں بذاتِ خود ادائے فرائض میں لگا رہا۔
- ۴۔ اٹنی علیہ: تعریف کرنا، یعنی کوشش سے کام کرنے والے کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔
- ۵۔ کام کرنے والا، مزدور۔ ۶۔ دل لگا کر کام کرنے والا۔

۲. الْمَلِكُ كُلُّهُ لِلَّهِ.
۳. كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ.
۴. تَفَقَّدْتُ^۱ أَنَا نَفْسِي أَشْجَارَ الْبِسْتَانِ كُلِّهَا فَوَجَدْتُهَا جَمِيعَهَا مُثْمَرَةً^۲.
۵. أَطِيعُ وَالِدَيْكَ كِلَيْهِمَا وَاعْطِفْ^۳ عَلَى إِخْوَتِكَ جَمِيعِهِمْ.
۶. إِيَّاكَ إِيَّاكَ وَالنِّيمَةَ^۴.
۷. عَادَ الرَّسُولُ عَيْنَهُ يَتَحَمَّلُ^۵ الْبُشْرَى.
۸. رَكِبْتُ الزَّوْرُقَ^۶ عَيْنَهُ^۷ مَعَ صَدِيقَيَّ كِلَيْهِمَا.
۹. أَجَلُ أَجَلٍ، سَيَلِقَى الْجَانِيَّ^۸ جَزَاءَهُ.
۱۰. وَاسِيَّتُهُ^۹ أَنَا نَفْسِي أَكْثَرَ مِمَّا وَاسَاهُ أَخَوَاهُ أَنْفُسُهُمَا.
۱۱. حَذَارُ^{۱۰} حَذَارٍ مِنَ الْإِهْمَالِ^{۱۱}.
۱۲. قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ.
۱۳. إِنَّ الْمَعْلَمَ وَالطَّيِّبَ كِلَيْهِمَا لَا يَنْصَحَانِ^{۱۲} إِذَا هُمَا لَمْ يُكْرَمَا.
۱۴. إِذَا كَانَ رَبُّ الدَّارِ بِالذَّفِّ ضَارِبًا فَشَيْمَةُ أَهْلِ الدَّارِ كُلُّهُمْ الرَّقْصُ.

من القرآن

۱۵. فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ إِلَّا ابْلِيسَ أَلَى أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ.

۱. تمہاں۔ ۲. تفقّد (۳) جانچنا، تماشائی لینا۔ ۳. مٹھمڑ: پھل دار۔

۴. غطف (ض، علیہ) مہربانی کرنا۔ ۵. نیمیمہ: چغلی۔ ۶. خوش خبری اٹھائے ہوئے یعنی لیے ہوئے۔

۷. کشتی۔ ۸. مجرم، گناہ گار۔ ۹. واسی (۳) غم خواری کرنا۔

۱۰. حذار (اسم افعّل ہے) بچ، دور رہ۔ ۱۱. وقت ضائع کرنا۔ ۱۲. نصّح (ف) خیر خواہی کرنا، نصیحت کرنا۔

۱۶. کَلَّا (بیشک) اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دُكًّا دُكًّا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا.
۱۷. وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا.
۱۸. فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ.

مشق نمبر ۱۴۰

ضع في كل مكان خالٍ توکیدا معنویاً مناسباً

۱. بعثُ ثمر البستان
۲. أبوه وأخوه يعطفان عليه.
۳. احفظ عينيك من وهج الشمس.
۴. أخوك هو الذي نقل الخبرَ.
۵. العقلاء يكرهون الشقاق.
۶. زارنا المدير

ضع في كل مكان خالٍ مؤکداً مناسباً

۱. أنفسهم لا يحبونه.
۲. كُلُّهَا نظيفة.
۳. لَا أَفْشِي سِرَّ الصَّدِيقِ.
۴. كِلَاهُمَا مُلَوَّنَانِ بِالْمَدَادِ.
۵. الصَّدَقَ يَا فَتَى.
۶. أَحْسِنَ إِلَى كِلَيْهِمَا.

۷. عَاوَدَ المریضَ عینہ.

۸. تُثْنِی اُنفسُنَا علی المجدِّ.

کَوْنٌ جُمْلًا تجيء فیہا الألفاظ الاتیة مؤکدةً توکیدًا معنویا
بَحِیْثٌ تَقَعُ الألفاظ مرّةً مرفوعةً ومرّةً منصوبةً ومرّةً مجرورةً

الحاکم المسافرون البُسْطُ الشرقیة الفتاة المَهْدبة

الجوّادان الشجرتان الرجال الموسرون القاضي

صُغُّ من الجُمْلَة ”لَا یَنْجَحُ الْکَسْلَانُ“ أربعةً أمثلةً لتوکید
الاسم والفعل والحرف والجُمْلَة توکیدًا لفظيًا

مشق نمبر ۱۴۱

اَكِّدْ مَا فی الْجُمْل الاتیة من الضمائر المتصلة البارزة أو
المستترة توکیدًا لفظيًا

۱. اکتبوا

۲. اِذْهَبَا إلى البستان.

۳. من أنبأکم بهذا؟

۴. سأسافر إلى لبنان.

۱. عَاوَدَ: پیا کی خبر لینا۔ ۲. بَحِیْثُ: اس طرح کہ۔

۳. بُسْطُ جمع ہے بِسَاطُ (= فرش) کی۔

۴. صَاغَ (ن) گھڑنا، بنانا۔ صُغُ یعنی بنالے، گھڑلے۔

۵. رَتَبْنَ المائدة.

۶. أَتَتْنَا الْأَخْبَارُ.

۷. لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

۸. دَعُ المزارح.

مشق نمبر ۱۳۲

اَكْثَرُ ضَمَائِرِ الرِّفْعِ الْمُتَّصِلَةِ الْبَارِزَةِ وَالْمُسْتَتِرَةِ تَوْكِيدًا مَعْنَوِيًّا
بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنِ^۱

۱. اجْلِسْ حَيْثُ اجْلِسْ.

۲. عُوْدُوا^۲ الْمَرِيضَ.

۳. تَعُوْدِي الْحِلْمَ.

۴. اُدْرُسْنَ التَّدْبِيرَ الْمَنْزَلِيَّ.

۵. اشْتَرَيْتَ أَثَاثَ الْمَنْزَلِ.

۶. اسْرِجَا الْخَيْلَ.

۷. خَرَجَ مُحَمَّدٌ وَعَادَ بَعْدَ سَاعَةٍ.

۸. هَلْ سَمِعْتُمْ هَذِهِ الْقِصَّةَ.

مشق نمبر ۱۳۳

۱. كَوْنُ ثَلَاثِ جُمْلٍ يَجِيءُ فِيهَا الْمَثْنَى مُؤَكِّدًا بِـ ”كَلَا أَوْ كِلْتَا“ بِحَيْثُ

۱۔ ذیل کے جملوں میں جو ضمائر متصل بارزہ یا ضمائر مستترہ ہیں ان کو تاکید لفظی سے مؤکد کر دو۔

۲۔ عَادَ يَعُوْدُ: عیادت کرنا، لوٹنا۔

- یكون في الأولى مرفوعاً وفي الثانية منصوباً وفي الثالثة مجروراً.
۲. كَوْنُ ثلاث جُمْلٍ تَشْتَمِلُ كُلُّ منها على توكيدٍ بالنفس أو العين، ويكون المؤكَّدُ في الأولى جمعَ مذكرٍ سالمٍ، وفي الثانية جمعَ مؤنثٍ سالمٍ، وفي الثالثة جمعَ تكسيرٍ.
۳. كَوْنُ ثلاث جمل تشتمل كل منها على توكيد بـ ”كُلِّ أو جميع“ ويكون المؤكَّدُ في الأولى مفرداً وفي الثانية الجمعَ المذكر السالم، وفي الثالثة الجمعَ المؤنث السالم.
۴. كَوْنُ أربع جمل تشتمل كل منها على ضمير رفع مُؤكَّد بـ ”النفس أو العين“ ويكون الضمير في الأوليين متصلًا، وفي الأخيرتين مُستترًا.

مشق نمبر ۱۴۴

أَعْرَبِ الْجُمْلَ الْآتِيَةَ

۱. نَظَفْتُ يَدَاهُ كِلْتَاهُمَا.
- (نَظَفْتُ) ”نَظَفَ“ فعلٌ ماضٍ، مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ، و”التاء“ علامة التأنيت.
- (يَدَاهُ) ”يَدَا“ فاعلٌ مرفوعٌ بِالْأَلْفِ؛ لِأَنَّهُ مثنًى وهو مضاف، والضمير مضاف إليه، مَبْنِيٌّ عَلَى الضَّمِّ، فِي مَحَلِّ جَرٍّ.
- (كِلتَاهُمَا) ”كِلتَا“ توكيدٌ لِّلْمثنى قبله، مرفوعٌ بِالْأَلْفِ وهو مضاف، والضمير بعده مضاف إليه، مَبْنِيٌّ عَلَى الْأَلْفِ، فِي مَحَلِّ جَرٍّ.
- تنبیہ ۳: عربی میں زیادہ تر اسی طریق سے جملوں کی تحلیل کیا کرتے ہیں۔

۱. اُعْرَبِ: اعراب بیان کرنا یعنی تحلیل کرنا۔

۲. هل زارك أنت أحد اليوم؟

(هل) حرف استفہام، مبنی علی السکون۔

(زَارَ) فعل ماضٍ، مبنی علی الفتح۔

(ك) ضمیر منصوب متصل، مبنی علی الفتح منصوب محلاً؛ لأنّه مفعول به۔

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، مبنی علی الفتح منصوب محلاً؛ لأنّه توكید تابع للضمیر المنصوب۔

(أَحَدٌ) فاعل "زَارَ" مرفوع۔

(اليوم) ظرف زمان منصوب؛ لأنّه مفعول فيه لفعل "زَارَ"۔

الدَّرْسُ السَّبْعُونَ

۳. الْبَدَلُ

- ۱۔ بدل ایک تابع ہے، جملہ میں درحقیقت وہی مقصود بالذات ہوتا ہے اس کا متبوع (مبدل منہ) تو صرف تمہید کے طور پر بولا جاتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں:
- ۱۔ بدل الكل ۲۔ بدل البعض ۳۔ بدل الاشتمال ۴۔ بدل الغلط
- ذیل میں ہر ایک کی مثالیں پڑھو اور غور کرو:

بَدَلُ الْكُلِّ	بَدَلُ الْبَعْضِ
۱. قال الإمام عليّ.	۱. قُطِعَتِ الشَّجَرَةُ فَرَوْعُهَا.
۲. عاملتُ التاجر خليلاً.	۲. قَضَيْتُ الدَّيْنَ ثَلَاثَةً.
۳. هذا كتاب أخيك حسين.	۳. نظرتُ إلى السفينة شرّاً عِهَا.
بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ	بَدَلُ الْغَلَطِ
۱. تَصَوَّعَ الْبِسْتَانُ أَرْيَجَهُ.	۱. قدم الأمير الوزير.
۲. سمعت الشاعر إنشاده.	۲. أعطى السائل رغيفاً درهماً.
۳. عجبت من خالدٍ سجاجته.	۳. اشتريت الكتاب بأربعة قروشٍ رِیَالَاتٍ.

۲۔ مذکورہ تمام مثالوں میں تم یہ ایک بات مشترک پاؤ گے کہ ہر جملے میں پہلا اسم مقصود

۱۔ دین قرض۔ ۲۔ بادبان۔ ۳۔ مہک گیا۔ ۴۔ خوش بو۔ ۵۔ شعر سنانا۔

۱۔ ترکی کا چاندی کا بازو اس کے ہے جو تقریباً ڈھائی روپے کے برابر ہوتا تھا۔

بالذات نہیں بلکہ دوسرا ہے جسے بدل کہا جاتا ہے۔ دیکھو سب سے پہلے مثال میں اگر صرف قال الإمام کہا جائے تو متکلم کا مقصد سمجھ میں نہیں آئے گا۔ البتہ اگر قال علیٰ کہا جائے تو اصل مقصد سمجھ میں آ سکتا ہے۔ الإمام کہنے سے فائدہ یہ ہوا کہ اصل مقصد سمجھنے سے پہلے ہی مخاطب اس کے سمجھنے کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔

بقیہ تمام مثالوں میں غور کرنے سے یہ بات تمہاری سمجھ میں آ سکتی ہے۔ البتہ بدل الغلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً نہیں کہا جاتا ہے بلکہ غلطی سے وہ زبان پر آ جاتا ہے۔ تصحیح کے لیے اس کا بدل بولا جاتا ہے جیسا کہ ابھی سمجھو گے۔

۳۔ اچھا اب چاروں قسم کی مثالوں کے فرق کو جانچو پہلے بدل الكل کی مثالوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ ان میں تابع عین متبوع ہے۔ یعنی علیٰ اُسی کو کہا گیا ہے جسے الإمام کہا گیا ہے۔ اسی طرح خلیل کلیۃً وہی ہے جسے التاجر کہا گیا ہے۔ أخیک وہی ہے جسے حُسن کہا گیا ہے پس یہ کل کا بدل کل سے ہے اس لیے اسے بدل الكل کہتے ہیں۔

بدل البعض کی مثالوں میں غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ ان میں بدل اپنے مبدل منہ کا ایک جزو ہے کل نہیں ہے۔ دیکھو پہلی مثال میں ”فروع“ شجرۃ کا ایک جزو ہے، لہذا ایسے بدل کو بدل البعض کہا جاتا ہے۔

بدل الاشتمال کی مثالیں دیکھو۔ معلوم ہوگا کہ بدل اپنے مبدل منہ کا نہ کل ہے نہ جزو، بلکہ اس سے تعلق رکھنے والی ایک چیز ہے۔ دیکھو تَصَوُّع البستان اُرِیْجُہ (باغ مہک اُٹھا یعنی اس کی خوش بو) اصل مقصد تو یہ ہے کہ باغ کے پھولوں کی خوش بو مہک اُٹھی، جو

باغ کا کل ہے نہ جز و بلکہ ایک تعلق اور شمولیت رکھنے والی چیز ہے۔ باغ کی زمین تو کوئی ممکنے والی چیز نہیں ہے، بطور تمہید کے باغ کا نام لے لیا۔ پس ایسے بدل کو بدل الاشتمال کہنا چاہیے۔

بدل الغلط کی مثالیں پڑھ کر سمجھ سکتے ہو کہ پہلا اسم (مبدل منہ) غلطی سے منہ سے نکل گیا ہے، بدل سے وہ غلطی دور کر دی جاتی ہے: قدم الأمير الوزير میں الأمير غلطی سے نکل گیا ہے، مقصد تو قدم الوزير کہنا تھا، اس لیے ایسے بدل کو بدل الغلط کہا جاتا ہے۔

۴۔ بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہونی چاہیے جو متبوع کی طرف عائد ہو جیسا کہ گذشتہ مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو۔

۵۔ بدل کبھی نکرہ ہوتا ہے اور مبدل منہ معرفہ، اسی طرح اس کے برعکس بھی۔

۶۔ مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ تو بدل کے ساتھ اس کی کوئی صفت بھی ہونی چاہیے:

﴿لَنْسَفَعًا﴾ (= لَنْسَفَعُنْ دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۲) بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱﴾ اس مثال میں پہلا النَّاصِيَةِ مبدل منہ ہے اور دوسرا بدل جو نکرہ موصوفہ ہے۔

مشق نمبر ۱۴۵

مَيِّزِ الْبَدَلِ وَالْمَبْدَلِ مِنْهُ وَعَيِّنِ نَوْعَ الْبَدَلِ فِي كُلِّ جُمْلَةٍ آتِيَةٍ.

۱. كانت أم المؤمنين عائشة رضی اللہ عنہا حُجَّةً فِي رِوَايَةِ الْحَدِيثِ.
۲. كان أبو حامد الغزالي رحمہ اللہ من أكبر رجال الدين في القرن الخامس من الهجرة.

۳. تَهْدَمُ السَّيِّئَةُ مَنَارَتَهُ.
۴. ذهب السيَّاحُ أكثرُهم لزيارة وادي الملوك مقابرہ.
۵. أعجبتنا المدينةُ أبْنيتُها وسَرَّتْنا الشوارعُ نظافتُها.
۶. تَمَزَّقَ الكتابُ غلافه.
۷. قَطَعْنَا الكَرْمَ عَنْهٖ وأغلقنا البستانَ بابَهٗ.

من القرآن

۱. إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صراطِ الذين انعمت عليهم.
۲. إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ.
۳. وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمَشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا.
۴. إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ.
۵. جزاءً من ربِّكَ عطاءً حَسَابًا رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنُ.

مشق نمبر ۱۴۶

ضع بدلا مناسباً في الأماكن الخالية من الجمل الآتية

۱. بَعَثَ الشَّجَرَةَ
۲. أَنْعَشْنَا الْقَرْيَةَ

۱۔ جمع ہے سانح کی۔ ۲۔ کرم: انگور کا درخت۔ ۳۔ شیع جمع ہے شیعۃ کی یعنی فرقہ فرقہ۔ ۴۔ بیٹگی کے باغات۔ ۵۔ اُنْعَشَ (۱) تازگی پہنچانا۔

۳. شَجَانَا الْبُلْبُلُ ۲.
۴. أَعْجَبَنَا الْبَحْرُ
۵. نَفَعَنَا الْوَاعِظُ
۶. تَمَتَّعْتُ بِالْبَسْتَانِ
۷. تَلَأَلَّتِ السَّمَاءُ
۸. لَقِيتُ الشَّيْخَ

مشق نمبر ۱۴۷

ضع مُبْدَلًا مِنْهُ مُلَائِمًا فِي الْأَمَاكِنِ الْخَالِيَةِ مِنَ الْجَمَلِ الْآتِيَةِ

۱. جَفَّ مدادہ.
۲. جَفَّت مدادھا.
۳. خَرَجَ أكثرهم.
۴. قَطَعْتُ فُرُوعَهَا.
۵. نَفَعَنِي نُصْحُهُ.
۶. أَعْجَبَنِي فَيْضَانُهُ.
۷. اتَّسَعَتْ شَوَارِعَهَا.
۸. سَرَّتْنِي صَفَاوُهَا.
۹. ضَعُفَ نَوْرُهُ.
۱۰. مَشَيْتُ نَصْفَهُ.

۱. شَجَائِشُجُو: خوش کرنا، غمگین کرنا۔ ۲. تغرید: بلبل کا گانا۔ ۳. چمکانا۔
 ۴. مناسب۔ ۵. خشک ہو جانا۔ ۶. فَيْضَانٌ مصدر ہے فَاِضٌ کا یعنی بھر کر بنے لگنا۔

مشق نمبر ۱۳۸

کَوْنٌ جُمْلًا تَشْتَمِلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا عَلَى بَدَلٍ وَمُبْدَلٍ مِنْهُ
يُخْتَارَانِ مِنَ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةِ مَعَ مُرَاعَاتِ الْمُنَاسَبَةِ فِي الْاِخْتِيَارِ

الشُّبَّاکُ	النَّخْلَةُ	الْخَادِمُ	الصَّدِيقُ	أَمَانَتُهُ	بُلْحُهَا
رِيشُهُ	النَّمِرُ	التَّغْلُبُ	الإِمَامُ	جَرَاءَتُهُ	أَبُو حَنِيفَةَ
جِلْدُهُ	الطَّائِرُ	أَبُو بَكْرٍ	رُجَا جُءُ		

مشق نمبر ۱۳۹

۱. اِیَّتْ بِثَلَاثَةِ أَهْمَلَةٍ لِبَدَلِ الْكُلِّ بِحِثِّ يَكُونُ مَرَّةً مَرْفُوعًا وَ مَرَّةً مَنْصُوبًا
وَمَرَّةً مَجْرُورًا، وَهَكَذَا بَدَلِ الْبَعْضِ وَالِاشْتِمَالِ.

۲. أَغْرِبِ الْجُمْلَةَ التَّالِيَةَ.

سَطَعَ الْقَمَرُ نُورَهُ.

(سَطَعَ) فَعْلٌ مَاضٍ، مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ.

(الْقَمَرُ) فَاعِلٌ مَرْفُوعٌ بِالضَّمِّ الظَّاهِرَةِ.

(نُورُهُ) "نُورٌ" بَدَلُ اشْتِمَالٍ مِنْ "الْقَمَرِ"، مَرْفُوعٌ بِالضَّمِّ الظَّاهِرَةِ؛ لَكُونِ

الْمُبْدَلِ مِنْهُ مَرْفُوعًا وَهُوَ مُضَافٌ، وَ"الْهَاءُ" ضَمِيرٌ مُضَافٌ إِلَيْهِ، مَبْنِيٌّ عَلَى

الضَّمِّ، فِي مَحَلِّ جَرٍّ.

۱۔ بُلْحُ: نیم پنختہ کھجور۔ ۲۔ نَمِرٌ (جِ اَنَمَارُ) چیتا۔

۳۔ اَتَى (يَأْتِي) آنا۔ اَتَى بِهِ: لانا۔ اِیَّتْ امر ہے، اِیَّتْ بِهِ: لاؤ۔ ۴۔ التَّالِي: نیچے آنے والا۔

الدَّرْسُ الْحَادِي وَالسَّبْعُونَ

۴. المعطوف

۱۔ چوتھا تابع معطوف ہے، جس کے ماقبل حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف لایا گیا ہو۔ اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہا جاتا ہے۔

تنبیہ: حروف عاطفہ اور اُن کے معانی کا بیان مفصل طور پر سبق (۵۰-۱) میں لکھا جا چکا ہے اسے دوبارہ ضرور دیکھ لو۔

۲۔ دیگر توابع کی مانند معطوف بھی اعراب میں اپنے متبوع کا تابع رہتا ہے۔

۳۔ عطف اسم کا اسم پر، فعل کا فعل پر اور جملہ کا جملہ پر ہو سکتا ہے۔

۱. نَضِجَ الْخَوْخُ الْعِنَبُ.

۲. أَكَلْتُ الْخَوْخَ وَالْعِنَبَ.

۳. هَذِهِ أَشْجَارُ الْخَوْخِ وَالْعِنَبِ.

۴. تُرْعِدُ السَّمَاءُ وَتُبْرِقُ.

۵. يَخَافُ الْأَطْفَالُ مِنْ أَنْ تُرْعِدَ السَّمَاءُ وَتُبْرِقَ.

۶. إِنْ تُرْعِدَ السَّمَاءُ وَتُبْرِقَ فَلَنْ تَخْرُجَ.

دیکھو پہلی تین مثالوں میں اسم کا عطف اسم پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری) میں بتلایا

گیا ہے۔ دوسری تین مثالوں میں فعل کا عطف فعل پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری)

میں بتلایا گیا ہے۔ جملہ کا عطف جملہ پر انہی تینوں مثالوں میں بتلایا گیا ہے کیوں کہ فعل

۱۔ نَضِجَ (س) پھل پک جانا۔ ۲۔ خَوْخ: آڑو۔ ۳۔ اُرْعَد: گرجنا۔ ۴۔ اُبْرِقَ: بجلی کا چمکنا۔

اپنے فاعل سے مل کر جملہ بن جاتا ہے۔

۴۔ ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید کر لینی چاہیے: نَجَوْتُمْ أَنْتُمْ وَمَنْ مَعَكُمْ. ﴿يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾۔
دوسری مثال میں معطوف علیہ ضمیر مرفوع متصل اُسْكُنْ کے اندر مستتر ہے۔

تنبیہ ۲: ایسی ترکیبوں میں اگر ضمیر منفصل سے تاکید نہ کی جائے تو وہاں واو عطف نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اسے واو معیت سمجھا جائے گا اور اس کے بعد اسم کو نصب پڑھا جائے گا: اُسْكُنْ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (تو اپنی بیوی سمیت جنت میں سکونت اختیار کر لے)۔

۵۔ ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف پر اسی حرف جر کا اعادہ عموماً ضروری سمجھا جاتا ہے: صَلُّوا عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ کہا جاتا ہے صَلُّوا عَلَيْهِ وآلِهِ نہیں کہتے۔ البتہ اشعار میں کبھی حرف جر کے اعادہ سے درگزر ہو سکتا ہے۔ سعدی شیرازی **ناتجید** کی یہ رباعی مشہور ہے:

بَلَغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ
حَسُنْتَ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ
تنبیہ ۳: ایک بار حرف جر دہرانے کے بعد پھر اور عطف ہو تو اس کو ہر بار دہرانے کی ضرورت نہیں: صَلُّوا عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ وغیرہ۔

تنبیہ ۴: اسم ظاہر پر عطف ہو تو حرف جر کا اعادہ ضروری نہیں: صَلُّوا عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ۔

۶۔ اکثر نحو یوں نے ایک پانچواں تابع ”عطف البیان“ کو قرار دیا ہے اس میں دوسرا لفظ پہلے کی ذرا تشریح کر دیتا ہے۔ اس میں حروف عاطفہ کا استعمال نہیں ہوتا: عَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِينَ^۱ (علی جو زین العابدین کے نام سے مشہور ہے) الْكَلِيمُ مُوسَى^۲، أَبُو حَفْصٍ^۳ عُمَرُ۔ ایسی مثالوں میں دوسرے لفظ کو عطف البیان کہتے ہیں، لیکن بعض علمائے نحو کے نزدیک ایسی مثالیں بدل الکل میں شامل ہو سکتی ہیں۔

مشق نمبر ۱۵۰

بَيْنَ الْمَعَانِي الْمُخْتَلِفَةِ الْمُسْتَفَادَةِ مِنْ اخْتِلَافِ حُرُوفِ الْعِطْفِ فِي الْجُمَلِ الْآتِيَةِ

۱. باع الفلاحُ الشعيرَ والقمحَ.
۲. باع الفلاحُ الشعيرَ فالقمحَ.
۳. باع الفلاحُ الشعيرَ ثُمَّ القمحَ.
۴. باع الفلاحُ الشعيرَ أَوْ القمحَ.
۵. أشعيرًا باع الفلاحُ أَمْ قَمْحًا؟
۶. باع الفلاحُ الشعيرَ لَا القمحَ.
۷. باع الفلاحُ الشعيرَ بَلِ القمحَ.
۸. ما باع الفلاحُ الشعيرَ لَكِنَّ القمحَ.

۱۔ زین العابدین لقب ہے علی بن حسین رضی اللہ عنہما کا۔ ۲۔ کلیم لقب ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا۔

۳۔ ابو حفص کنیت ہے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔ ۴۔ اِسْتَفَادَ (۱۰-ی) سمجھ لینا، فائدہ لینا۔

۵۔ وہ مختلف معانی بیان کر دے جانے والے جملوں میں حروف عطف کے ہیر پھیر سے سمجھے جاتے ہیں۔

مشق نمبر ۱۵۱

ضَعُ حَرْفَ عَطْفٍ مَلَانِمًا بَيْنَ كُلِّ مَعْطُوفٍ وَ مَعْطُوفٍ
عليه في الجُمْلِ الآتية

۱. اُتَفَاحًا أَكَلْتُ عِنَبًا؟
۲. هَزَزْنَا الشَّجَرَةَ سَقَطَ ثَمَرُهَا.
۳. قَرَأْتُ الْكِتَابَ فَهَمْتُهُ.
۴. كُلِّ الْفَاكِهِةِ النَّاصِحَةِ الْفِجَةِ.
۵. بَاعَ عَقَارَهُ مَنَزِلُهُ.
۶. مَا قَابَلْتُهُ قَابَلْتُ وَكِيلَهُ.
۷. قَدِمَ الْجُنُودُ قَائِدَهُمْ.
۸. مَا قَرَأَ الْكِتَابَ كُلَّهُ بَعْضُهُ.
۹. أَأَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا خَادِمُكَ؟
۱۰. قَدَّمْتُ إِلَيْهِ الطَّعَامَ مَا أَكَلَهُ.

مشق نمبر ۱۵۲

ضَعُ مَعْطُوفًا مَلَانِمًا بَعْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِنْ حُرُوفِ الْعَاطِفَةِ
في الجُمْلِ الآتية

۱. بَنَى الْأَمِيرُ قَصْرًا وَ
۲. اشْتَرَيْتُ حِصَانًا ثُمَّ
۳. أَخَاتِمَا اشْتَرَيْتَ أُمَ؟

۴. ما غرُسْتُ نَحْلًا لَكِنْ
۵. سَأَلَنِي سُؤْلاً بَل
۶. خَرَجَ مَنْ فِي الدَّارِ حَتَّى
۷. دَخَلَ الْأَمْراءُ فـ
۸. طَلَيْنَا أَبْوابَ الْمَنْزِلِ لَا

مشق نمبر ۱۵۳

ضَعْ مَعْطُوفًا عَلَيْهِ فِي الْأَمَاكِنِ الْخَالِيَةِ مِنَ الْجُمَلِ الْآتِيَةِ

۱. القصيدةَ وأنشدَها.
۲. اسْتَقْبَلَ الْمَلِكَ فالعلماء.
۳. ما مشيتُ بل ميلين.
۴. أ تسافراً بعد غدٍ؟
۵. أرسلتُ إليه ثم رسولاً.
۶. لَبِثْنَا أو بعض يوم.

مشق نمبر ۱۵۴

وَسَطُ حُرُوفِ الْعَطْفِ بِالتَّعَاظُبِ بَيْنَ لَفْظِي
 ”الأبواب“ و ”الشبابيك“ وَانْطَقَ بِهِمَا مَرْفُوعَيْنِ،
 ثُمَّ مَنْصُوبَيْنِ ثُمَّ مَجْرُورَيْنِ فِي جُمَلٍ مُفِيدَةٍ

۱۔ غَرَسَ (ض) درخت لگانا۔ ۲۔ طَلَى (۲) لپٹا، روغن لگانا۔

۳۔ وَسَطَ: کسی چیز کو دو چیزوں کے درمیان داخل کرنا۔

۴۔ تَعَاظُبَ (۵)۔ مصدر ہے) ایک کے بعد ایک کا آنا، پیچھا کرنا۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالسَّبْعُونَ

المَصْدَرُ وَأَوْزَانُهُ وَعَمَلُهُ

تنبیہ ۱: پچھلے اسباق میں صرف اور نحو کے اکثر ابتدائی مسائل لکھے جا چکے ہیں۔ اب آئندہ اسباق میں علم صرف کے بعض باقی ماندہ ضروری مسائل اور کچھ متفرق مسائل لکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اصطلاح نحو میں کسی اسم یا فعل کی اعرابی حالت پر اثر ڈالنے کو **عمل** کہا جاتا ہے۔ اثر ڈالنے والے الفاظ یا معنی کو **عامل** اور جس پر اثر پڑے اُسے **معمول** کہتے ہیں۔ عامل زیادہ تر حرف اور فعل ہوتا ہے اسموں میں اسمائے مشتق اور مصدر کبھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے دیتے ہیں۔

۱۔ ثلاثی مجرد (دیکھو درس ۸-۲) کے مصادر کے اوزان قیاسی نہیں ہیں۔ یعنی ان کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے، بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں۔ تاہم استقراء^۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ معانی کے لحاظ سے مصدر کے اوزان میں کچھ قیاس بھی چلتا ہے۔ دیکھو اکثر یہ ہوتا ہے کہ:

۱۔ فِعَالَةٌ کے وزن پر ان افعال کا مصدر آتا ہے جو صنعت و حرفت کے پیشے پر دلالت کریں: حَيَاكَةٌ، خِيَاطَةٌ^۲ (ض)، زِرَاعَةٌ^۳ (ف)، طِبَابَةٌ^۴ وغیرہ، یا منصب پر دلالت کریں: خِلَافَةٌ^۵، إِمَامَةٌ^۶، نِيَابَةٌ^۷، خِطَابَةٌ^۸ وغیرہ۔

۱۔ افراد و جزئیات میں غور و تلاش کرنا۔ ۲۔ حَاكَ يَحْكُوكُ: بننا۔ ۳۔ خَاطَ يَخِيطُ: سینا۔

۴۔ ذَرَعَ يَزْرَعُ: بونا، کھیتی کرنا۔ ۵۔ طَبَّ يَطْبُ: طبابت کرنا۔ ۶۔ کسی کا جانشین ہونا۔

۷۔ نَابَ يَنْوُبُ: نائب ہونا۔ ۸۔ خَطَبَ يَخْطُبُ: خطبہ دینا۔

۲۔ **فَعَلَانُ** اُن افعال کے لیے آتا ہے جو اضطراب و حرکت پر دلالت کریں:
غَلِيَانٌ (ض)، **جَرِيَانٌ** (ض)، **جَوْلَانٌ** (ن)، **خَفَقَانٌ** (ض)۔

۳۔ **فُعْلَةٌ** اُن افعال کے لیے آتا ہے جو رنگ پر دلالت کریں: **حُمْرَةٌ** (سرخ ہونا، سرخی) **زُرْقَةٌ** (نیلا ہونا) **خُضْرَةٌ** (سبز ہونا، سبزی)۔

تنبیہ ۳: لیکن ان مصادر کے افعال ابواب ثلاثی مجرد سے مستعمل نہیں ہیں بلکہ ثلاثی مزید باب **افْعَلٌ** سے آتے ہیں: **اِحْمَرَّ**، **اِخْضَرَ**۔

۴۔ **فَعَالٌ** بیماری کے لیے آتا ہے: **صَدَاعٌ**، **زُكَامٌ**، **دُوَارٌ**۔

تنبیہ ۴: مذکورہ تینوں مصادر فعل مجہول سے بنائے گئے ہیں انکا ماضی **صَدِعَ**، **زَكِمَ**، **دِيرَ** آتا ہے۔ صاحب **صَدَاعٍ** کو **مَصْدُوعٌ** اور صاحب **زَكَامٍ** کو **مَزْكُومٌ** اور صاحب **دُوَارٍ** کو **مَدُورٌ** کہتے ہیں۔

۵۔ **فِعْلِيلِي** اور **تَفْعَالٌ** مبالغہ کے لیے آتے ہیں: **دَلِيلِي** از **دَلَّ يَدُلُّ**، **تَجَوَالٌ** از **جَالَ يَجُولُ**، **تَذْكَارٌ** از **ذَكَرَ يَذْكُرُ** (پہلا وزن بہت کم مستعمل ہے)۔

اگر فعل مذکورہ معانی میں سے کسی پر دلالت نہ کرے تو اکثر یہ ہوتا ہے:

۶۔ **فُعُولَةٌ** یا **فَعَالَةٌ** اُن افعال کے لیے آتا ہے جن کا ماضی **فَعَلَّ** کے وزن پر ہو: **سُهُولَةٌ** (از **سَهَّلَ يَسْهَلُ**) **نَبَاهَةٌ** (از **نَبَّهَ يَنْبُهُ**)۔

۷۔ **فَعْلٌ** اُن لازم افعال کے لیے جن کا ماضی **فَعَلَ** کے وزن پر ہو: **فَرَحٌ** (از

۱۔ **عَلَى يَغْلِي**: جوش مارنا، ابلنا۔ ۲۔ **جَرَى يَجْرِي**: بہنا، دوڑنا۔ ۳۔ **جَالَ يَجُولُ**: گاؤں گاؤں پھرنا۔

۴۔ **وَهَرَ كَهَرَ**۔ ۵۔ **دَرَسَ** دوسرہ ہونا۔ ۶۔ **زَكَامَ** ہو جانا۔ ۷۔ **چَکَرَا**۔ ۸۔ **اِجْمَعِي طَرَحَ** بتانا۔ ۹۔ **خُوبَ** دوڑ دھوپ کرنا۔

۱۰۔ **بَهِتَ** ذکر کرنا، بڑی یادگار۔ ۱۱۔ **نَزَمَ** ہونا، آسان ہونا۔ ۱۲۔ **هَوَّشَارَ** ہونا۔ ۱۳۔ **خُوشَ** ہونا۔

فَرِحَ يَفْرَحُ (عَطَشٌ^۱ (از عَطَشٌ يَعْطَشُ) وغیرہ۔

۸۔ فَعُولٌ اُن لازم افعال کے لیے جن کا ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو: فُعُوْدٌ، نَهَوْضٌ^۲ (از نَهَضَ يَنْهَضُ) خُرُوجٌ وغیرہ۔

۹۔ فَعْلٌ اُن متعدی افعال کے لیے جو فَعَلَ یا فَعِلَ کے وزن پر ہوں: غَسَلَ (ض۔ دھونا)، اَكَلٌ (ن)، اَمَرَ (ن)، قَوْلٌ (ن)، فَهَمٌ (س)، سَمِعَ (س) وغیرہ۔

۱۰۔ فَعُولٌ کے وزن پر صرف تین مصادر پائے جاتے ہیں: طَهُورٌ (ن۔ پاک ہونا) قَبُولٌ (س۔ قبول کرنا) وَلَوْعٌ (س۔ وَلِعَ يُولَعُ)۔

تنبیہ ۵: ثلاثی مجرد کے مصادر کے کل اوزان تیس تک پہنچتے ہیں جن میں فَعْلٌ، فُعْلٌ، فَعُولٌ اور فَعَالَةٌ بہت عام ہیں۔

الْمَصْدَرُ الْمِيمِيُّ

۲۔ ہر ایک ثلاثی مجرد سے مصدر میمی عموماً مَفْعَلٌ کے وزن پر بنا لیا جاتا ہے: مَخْرَجٌ بمعنی خُرُوجٌ، مَدْخَلٌ بمعنی دُخُولٌ، مَقَالٌ بمعنی قَوْلٌ۔ صرف سات مصادر مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے ہیں: الْمَرْجِعُ^۳ (ض)، الْمَرْفِقُ^۴ (ن)، الْمَجِيءُ^۵، الْمَقِيلُ^۶ (قَالَ يَقِيلُ)، الْمَشِيبُ^۷، الْمَسِيرُ^۸، الْمَصِيرُ^۹۔

مُعْتَلُ الْفَاء (دیکھو درس ۲۶-۳) سے ہمیشہ مَفْعِلٌ ہی آئے گا: مَوْعِدٌ (وَعَدَ يَعِدُ: وعدہ کرنا) مَوْجِلٌ (وَجَلَ يَوْجِلُ: ڈرنا)۔

۱۔ پیاسا ہونا۔ ۲۔ کھڑا ہو جانا، بیدار ہونا۔ ۳۔ حریص اور شائق ہونا۔ ۴۔ لوٹنا۔ ۵۔ نرمی کرنا۔ ۶۔ آنا۔ ۷۔ قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کے وقت کچھ لیٹ جانا۔ ۸۔ شائب یَشِيبُ: بوڑھا ہونا۔ ۹۔ سیر کرنا۔ ۱۰۔ لوٹ کر آ جانا۔

کبھی مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کے آخر میں (ة) بڑھا دیتے ہیں: مَرْحَمَةٌ^۱ (س)، مَسْأَلَةٌ^۲ (ف)، مَقْرَبَةٌ^۳ (ک)، مَوْعِدَةٌ (ض)، مَوْعِظَةٌ (وَعِظَ يَعِظُ: نصیحت کرنا)۔

تنبیہ: تمہیں یاد ہوگا کہ مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ اور مَفْعَلَةٌ دراصل اسم ظرف کے اوزان ہیں۔

(دیکھو درس ۲۲-۲۳)

غیر ثلاثی مجرد میں اسم مفعول ہی سے مصدر میسی کا کام لیا جاتا ہے: مُخْرَجٌ بمعنی إِخْرَاجٌ، مُدْخَلٌ بمعنی إِدْخَالٌ، اَلْمُنْتَهَى بمعنی اِنْتِهَاءٌ۔

مصادر غیر الثلاثی المجرد

۳۔ ثلاثی مزید و رباعی مجرد و مزید میں مصادر کے اوزان قیاسی ہیں (دیکھو درس ۲۵، الف کی گردانیں) البتہ ان کے متعلق اتنا ضرور یاد رکھو کہ

باب (۲) فَعَّلَ کا مصدر اگرچہ عموماً تفعیل کے وزن پر آتا ہے، لیکن کبھی تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے: بَصَّرَ (بتلانا) سے تَبَصَّرَ، ذَكَرَ (یاد دلانا) سے تَذَكَّرَ خصوصاً مہموز اللام سے اکثر اور مقل اللام سے ہمیشہ اسی وزن پر مصدر آیا کرتا ہے: هَنَأَ سے تَهْنِئَةٌ، وَضَى سے تَوْصِيَةٌ۔ (دیکھو درس ۳۳-تنبیہ ۶)

اجوف (دیکھو درس ۲۶-۳) سے کبھی تَفْعِلَةٌ نہیں آتا بلکہ تفعیل ہی آئے گا: تَقْوِيْمٌ (ٹھیک کرنا) تَغْيِيرٌ (بدل دینا)۔

باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اجوف سے بجائے اِفْوَامٌ اور اِسْتَفْوَامٌ کے اِقَامَةٌ اور اِسْتِقَامَةٌ ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۳۱-تنبیہ ۵)۔

المصدر المعروف والمجهول

۴۔ مصدر لازم تو ہمیشہ معروف ہی رہے گا، مصدر متعدی سے بغیر صیغہ بدلنے کے حسب موقع معروف کے معنی بھی لیے جاسکتے ہیں اور مجہول کے بھی: قَتْلُ زَيْدٍ سے زید کا قتل کرنا یعنی قاتل ہونا اور زید کا قتل کیا جانا یعنی مقتول ہونا دونوں معنی لیے جاسکتے ہیں، قرینہ دیکھ کر معنی کی تعیین کر لی جاتی ہے، مگر زیادہ تر معروف ہی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

تنبیہ ۷: معروف کو مَبْنِي لِلْفَاعِل (فاعل کے لیے بنایا ہوا) اور مجہول کو مَبْنِي لِّلْمَفْعُول (مفعول کے لیے بنایا ہوا) بھی کہا جاتا ہے۔

عَمَلُ الْمَصْدَرِ

۵۔ مصدر اپنے فعل کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے، لیکن اکثر وہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے: سَرَّيْتُ قِرَاءَةَ رَشِيدِ الْقُرْآنِ، کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے اس وقت وہ مبني للمفعول ہوگا: سَرَّيْتُ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ (مجھے قرآن کا پڑھا جانا اچھا معلوم ہوا)۔ ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جن میں مصدر نے فاعل کو رفع دیا ہو: رَأَيْتُ ضَرْبَ الْيَوْمِ زَيْدٌ عَمْرًا (میں نے آج کا زید کا عمرو کو مارنا دیکھا)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۹

تنبیہ ۸: ذیل کے الفاظ میں افعال کی مانند مصادر کے سامنے بھی باب کی طرف اشارہ کرنے کے لیے حروف یا ہندسہ لکھ دیے ہیں۔

إِرْشَادٌ (۱- مصدر) راہ بتانا	أَنْتَجَ (۱) نتیجہ دینا
أَصَمَّ (۱) بہرا کر دینا	إِمَاطَةٌ (۱- مصدر) ہٹا دینا

أَعْمَى (۱- یُعْمَى) اندھا کر دینا	تَذْكَارُ (مصدر ہے ذَكَرَ يَذْكُرُ کا) ذکر کرنا، یادداشت
تَصْدِيَّةٌ (۲- صَدَى کا مصدر ہے) تالی بجانا	مُكَاءٌ (ن- مَكَأَ يَمْكُو) منہ سے سیٹی بجانا
تَقْدِيرٌ (۲) اندازہ مقرر کرنا	أَنْشُودَةٌ (جہ اَنْشَأَ يَنْشِئُ) گیت، گانا
تَمَكَّنَ (منہ) قبضہ کر لینا، قادر ہو جانا	خَطَرٌ (جہ اَخْطَرَ) خطرہ
تَمَكَّيْنٌ (۲- مِنْ کے ساتھ) قادر بنادینا	رَقَبَةٌ (جہ رَقَبَ) گردن
سِقَايَةٌ (ض سَقَى يَسْقِي) پانی پلانا	شَوْكٌ (جہ اَشْوَأَ) کانٹا
عِمَارَةٌ (ن) تعمیر کرنا	عَظْمٌ (جہ عِظَّمَ) ہڈی
فَكٌّ (ن) کھول دینا	مَدْرَسَةٌ أَهْلِيَّةٌ قومی مدرسہ
كَبُرَ (ك- عَلٰی کے ساتھ) شاق گذرنا	مُهَيِّمٌ محافظ
مَسْغَبَةٌ ☆ (ن- سَغَبَ يَسْغُبُ) بھوکا ہونا، بھوک	مَيِّمَةٌ (ك- يَمُنَ يَمُنُ) بابرکت ہونا، برکت، شکر میں دائیں طرف کی فوج
مُتْرَبَةٌ ☆ (س) فقیر ہونا، فقر و فاقہ	مَقْرَبَةٌ ☆ (ك) قریبی ہونا

مشق نمبر ۱۵۵

تأمل في المصادر وأوزانها وعملها في الأمثلة الآتية

۱. حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ.
۲. مُخَالَطَةُ الْأَشْرَارِ مِنْ أَعْظَمِ الْأَخْطَارِ.
۳. إِكْرَامُ الْعَرَبِ الضَّيْفِ مَعْرُوفٌ فِي الْعَالَمِ.

۴. **أَحْزَنَنِي قَتْلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (ؑ)** فِي كَرْبَلَاءَ مَظْلُومًا.
۵. **سِرْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ الْأَهْلِيَّةِ فَسَرَّنِي إِقَاءُ التَّلَامِيذِ أَنْشُودَةً وَطَنِيَّةً**
بِنَغْمَةٍ لَطِيفَةٍ.
۶. **تَكْرِيْمُ النَّاسِ الْعُلَمَاءِ وَاتِّبَاعُهُمْ** إِيَّاهُمْ فِي الْحَسَنَاتِ مُوجِبٌ لِرُقَى الْأُمَّةِ وَمُنْتِجٌ سَعَادَةِ الْوَطَنِ.
۷. **بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةٌ** أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ **وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجَّ وَصَوْمَ رَمَضَانَ.**
۸. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ**
بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ
الرَّدِيءَ الْبَصِيرَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشُّوكَ وَالْعِظَمَ عَنِ
الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ.
۹. **أَلَيْسَ مِنَ الْجَهْلِ بَيْعُ الْمُسْلِمِينَ عَقَارَهُمْ** بِيَدِ الْيَهُودِ فِي فَلَسْطِينَ؛ فَإِنَّهُ
فِي الْحَقِيقَةِ تَمْكِينُ الْيَهُودِ مِنْ إِخْرَاجِهِمُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْأَرْضِ
الْمَقْدُوسَةِ الَّتِي فِيهَا **تَذَكَارُ الصَّحَابَةُ وَشَهَادَةُ** عَلَى احْتِرَامِ الْمُسْلِمِينَ
الْأَمْكَنَةِ الْمَقْدُوسَةِ وَحِفْظِهِمْ إِيَّاهَا مِنْذُ ثَلَاثَةِ عَشَرَ قَرْنًا.
۱۰. **إِصْبِرْ قَلِيلًا فَبَعْدَ الْعُسْرِ يُسِيرُ** وَكُلَّ أَمْرٍ لَهُ وَقْتُ وَتَدِيرُ
وَلِلْمُهَيِّمِينَ فِي حَالَاتِنَا نَظْرٌ وَفَوْقَ تَدْبِيرِنَا لِلَّهِ تَقْدِيرُ

۱۔ بدل ہے خمس سے اس لیے مجبور ہے۔

۲۔ اقامہ سے حذف کر دی گئی ہے۔

مشق نمبر ۱۵۶

من القرآن

۱. وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ.
۲. يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مُوعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ.
۳. يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ.
۴. أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِرِ وَجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ.
۵. مَا كَانَ صَلَوتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصَدِيَةً.
۶. مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا آيَاهُ.
۷. فُلْ رَقَبَةٍ أَوْ اطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغِيَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مَسْكِينًا ذَا مَقْرَبَةٍ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ.
۸. غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ.

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُونَ

أَسْمَاءُ الصِّفَةِ

اور اُن کا عمل

تنبیہ ۱: اگرچہ مطلق اسم صفت کہنے سے صفت مشبہ ہی سمجھا جاتا ہے، لیکن دراصل اس میں اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور اسم مبالغہ بھی شامل ہیں کیوں کہ ان میں صفتی معنی موجود ہیں۔

ثلاثی و غیر ثلاثی سے اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور چند اسم صفت کے اوزان سبق (۲۲ تا ۲۵) میں لکھے جا چکے ہیں۔ بقیہ اسم صفت اور اسم مبالغہ کے اوزان اس سبق میں آئیں گے۔

۱۔ اسم فاعل

۱۔ اسم فاعل بھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے بشرطیکہ وہ معرف باللام ہو یا ہمزہ استفہام یا مائے نافیہ کے بعد واقع ہو یا ترکیب میں خبر یا نعت واقع ہو: جاء السابق جِمارُهُ فرسًا (= جاء الذي سَبَقَ أو يسبقُ جِمارُهُ فرسًا) **أَشَارِبُ** زَيْدٌ الْقَهْوَةَ؟ مَا **شَارِبُ** زَيْدٌ الْقَهْوَةَ، **حامد** شَارِبٌ أَخُوهُ الْقَهْوَةَ، جاء رجلٌ شَارِبُهُ أَخَوَاتُهُ الْقَهْوَةَ، **المقيمان** الصَّلَاةَ وَالْمَقِيَمَاتُ الصَّلَاةَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، زَيْدٌ مُعَلِّمٌ أَخُوهُ حَامِدًا الْخِيَاطَةَ.

تنبیہ ۲: تم نے درس (۴۲-۶) اور درس (۵۲-۴) میں پڑھا ہے کہ اسم فاعل اور اسم

مفعول پر اَلْ عَمُوْمًا الَّذِي (اسم موصول) کے معنی میں آیا کرتا ہے۔

۲۔ مذکورہ پانچ جملوں میں اسم فاعل کے بعد پہلا اسم اس کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول۔
چھٹی مثال میں تشنیہ و جمع کی ضمیریں جو اسم فاعل میں مفہوم ہوتی ہیں فاعل ہیں اور
صَلَاة مفعول ہے۔ آخری مثال میں اسم فاعل کے دو مفعول ہیں۔

۳۔ اسم فاعل کا استعمال زیادہ تر اضافت کے ساتھ ہوا کرتا ہے یعنی وہ اپنے مفعول کی
طرف مضاف ہوا کرتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ اس سے فعل کا وقوع زمانہ ماضی
میں سمجھا جائے: زَيْدٌ شَارَبَ الْقَهْوَةَ (زید قہوے کا پینے والا ہے، یعنی پینے کا عادی
ہو چکا ہے) ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾، ﴿مَحْمُودٌ قَاتِلُ
الْاَسَدِ﴾۔ ان تینوں مثالوں میں فعل کا ہو چکنا سمجھا جاتا ہے۔

۴۔ تمہیں معلوم ہے کہ تشنیہ و جمع مذکور سالم کا نون اعرابی حالت اضافت میں گرا دیا جاتا
ہے، مگر اسم فاعل میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ بغیر اضافت کے بھی بعض اوقات اس
کا نون گرا دیا جاتا ہے:

المقيما الصلاة	المقيما الصلاة
المقيموا الصلاة	المقيموا الصلاة

دائیں طرف اسم فاعل مضاف ہے اور بائیں طرف مضاف نہیں ہے کیوں کہ اس کا مابعد
مفعول ہے اور منصوب ہے۔

۲۔ اسم مفعول

۵۔ ثلاثی مجرد و غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کے صیغوں کے اوزان تمہیں سبق (۲۲) اور
(۲۵) میں بتلا دیے گئے ہیں، وہاں دیکھ لو۔

۶۔ اسم مفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور دو نائب فاعل ہوں تو دوسرے کو نصب دیتا ہے: زَيْدٌ مَسْبُوقٌ فَرَسُهُ (زید کا گھوڑا پکھڑ گیا ہے) خَالِدٌ مُعَلِّمٌ أَخَوَاهُ الْحَيَاكَةَ (زید کے دو بھائی بُنا سکھائے گئے ہیں)۔

۳۔ صفت مشبہ

۷۔ صفت مشبہ وہ لفظ ہے جو کسی فعل لازم سے اس لیے مشتق ہو کہ کسی ذات کی کسی صفت پر دلالت کرے: حَسَنٌ، جَمِيلٌ، سَهْلٌ، فَرِحٌ، كَسَلَانٌ۔

تنبیہ ۳: اسم فاعل اور صفت مشبہ کے معنی میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں مصدری معنی کا حدوث اور صدور معلوم ہوتا ہے اور صفت مشبہ میں مصدری معنی کا ثبوت اور لزوم سمجھا جاتا ہے: ضاربٌ سے سمجھا جاتا ہے ضَرْبُ کسی فاعل سے سرزد ہوئی ہے یا ہونے والی ہے، اس کے ساتھ ہر وقت لازم (لپٹی ہوئی) نہیں ہے، اور حَسَنٌ سے سمجھا جاتا ہے کہ حُسْن کی صفت کسی کے ساتھ لازم اور ثابت ہے، حادث اور صادر نہیں ہوئی ہے۔

۸۔ صفت مشبہ کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں اور وہ سب سماعتی ہیں صرف چند قیاسی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ جو ماؤے رنگ یا عیب یا حلیہ پر دلالت کریں ان سے صفت کا صیغہ واحد مذکر أَفْعَلُ کے وزن پر اور واحد مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے اور دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ تم نے سبق (۲۳) میں پڑھ لیا ہے: أَحْمَرُ، حُمْرَاءُ، حُمْرٌ۔

تنبیہ ۴: أَفْعَلُ کا وزن جب صفت مشبہ کے لیے آئے تو اسے أَفْعَلِ صفت کہتے ہیں اور جب تفضیل کے لیے آئے تو اسے أَفْعَلِ تفضیل کہتے ہیں۔

۲۔ اہل حرفہ (پیشہ وروں) کے لیے زیادہ تر فَعَّال کا وزن استعمال ہوتا ہے: خَيَّاطٌ، نَجَّارٌ، خَبَّازٌ، حَجَّامٌ، بَزَّازٌ^۱ وغیرہ۔
کبھی اسم جامد سے بھی یہ وزن بنا لیتے ہیں: بَقْلَةٌ (ساگ) سے بَقَّال، جَمَل سے جَمَّال (شتر بان)۔

۹۔ غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ صفت مشبہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے: مُطْمَئِنٌّ (با آرام) مُسْتَقِيمٌ (سیدھا، مضبوط)۔

۱۰۔ صفت مشبہ کا صیغہ بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اکثر اضافت کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے: حَسَنٌ وَجْهُهُ (اچھا ہے اس کا چہرہ)۔ اس ترکیب میں وجہ فاعل ہے حَسَن کا اور مرفوع ہے۔ حَسَنُ الْوَجْهِ (چہرے کا اچھا، یعنی اچھے چہرے والا) اس میں صفت مشبہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے۔

(بہتر ہے کہ حصہ دوم میں سبق (۲۳) کو دوبارہ دیکھ لو)۔

ان دونوں صورتوں کے علاوہ صفت مشبہ اور اس کے معمول کے استعمال کی کئی اور صورتیں ہیں جو کم مستعمل ہیں، بڑی کتابوں میں پڑھ لو گے۔

۴۔ صیغہ مبالغہ

۱۱۔ اسم صفت کے جس صیغہ میں مصدری معنی کی زیادتی سمجھی جائے وہ اسم مبالغہ ہے: عَلَّامٌ (بہت جاننے والا) جَهَّوْتُ (بڑا جاہل)۔

تنبیہ ۵: اگرچہ اسم تفضیل میں بھی مصدری معنی کی زیادتی ہوتی ہے لیکن وہ زیادتی کسی کے مقابلے میں ہوتی ہے (دیکھو درس ۲۴) اور مبالغہ میں مقابلہ نہیں ہوتا۔

^۱ بچنے لگانے والا۔ عربی محاورے میں جامد بچنے لگانے کو کہتے ہیں۔ ^۲ پارچہ فروش، کپڑا بیچنے والا۔

۱۲۔ مبالغہ کے تمام اوزان سماعی ہیں، جن میں کثیر الاستعمال یہ ہیں:

فَعَالٌ، فَعَالَةٌ، فَعَالٌ، فَعِيلٌ	:	سَفَاكَ، عَلَامَةٌ، كُبَارٌ، صَدِيقٌ ^۳
فَعُولٌ، فَعُولٌ، فَعُلٌ	:	قِيُومٌ، قُدُّوسٌ، قُلُوبٌ ^۴
مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، مِفْعِيلٌ	:	مِحْرَبٌ، مِفْصَالٌ، مِنْطِيقٌ ^۵
فُعَالٌ، فَاْعُولٌ، فُعَلَةٌ	:	عُجَابٌ، فَاْرُوْقٌ، هُمَزَةٌ ^۶
فَعِلٌ، فَعِيلٌ، فَعُولٌ	:	حَذِرٌ، عَلِيمٌ، حُمُولٌ ^۷

۱۳۔ اوزان مبالغہ میں مذکور مؤنث کا امتیاز نہیں ہوتا۔ بعض صیغوں میں جو (ة) لگی ہے وہ تائے تانیث نہیں ہے بلکہ تائے مبالغہ ہے: عَلَامَةٌ (بڑا جاننے والا یا جاننے والی) البتہ فَعِيلٌ اگر فاعل کے لیے ہو تو مؤنث میں (ة) لگائی جاتی ہے: رَجُلٌ نَصِيرٌ (بڑا مدد کرنے والا مرد) امْرَأَةٌ نَصِيرَةٌ (بڑی مدد کرنے والی ایک عورت)۔

اور اگر فَعِيلٌ کا صیغہ مفعول کے لیے ہو تو فرق نہ ہوگا: رَجُلٌ جَرِيحٌ (=مجروح) وامْرَأَةٌ جَرِيحٌ۔ ہاں بعض مثالوں میں موصوف کے موافق بھی ہوتا ہے: امْرَأَةٌ حَبِيبَةٌ (اُمّی محبوبہ)۔

فَعُولٌ اگر مفعول کے لیے ہو تو مؤنث کے لیے (ة) لگائی جائے گی: جَمَلٌ حُمُولٌ (بوجھ لادا ہوا اونٹ) نَاقَةٌ حُمُولَةٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی) اور بمعنی فاعل ہو تو فرق نہ ہوگا: رَجُلٌ بَتُولٌ وامْرَأَةٌ بَتُولٌ۔

۱۔ بڑا خون ریز۔ ۲۔ بہت بڑا۔ ۳۔ بڑا سچا۔ ۴۔ خوب قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا۔

۵۔ بڑا پاک۔ ۶۔ بڑا الٹ پھیر کرنے والا۔ ۷۔ بڑا لڑاکو۔ ۸۔ بڑا فاضل۔

۹۔ بڑا بولنے والا۔ ۱۰۔ بہت عجیب۔ ۱۱۔ خوب فرق کرنے والا۔ ۱۲۔ بڑا عیب چین۔

۱۳۔ خوب چونکا، بہت بچکنے والا۔ ۱۴۔ بڑا بوجھ لادا ہوا۔ ۱۵۔ دنیا سے بالکل قطع تعلق کرنے والا یا کرنے والی۔

۵۔ افعِل تفضیل

۱۴۔ افعِل تفضیل کی گردان اور اس کے استعمال کے اقسام درس (۲۴) میں بالتفصیل پڑھ چکے ہو۔

افعل تفضیل کا صیغہ عموماً فاعل کے لیے آتا ہے۔ مگر کبھی مفعول کے لیے بھی آجاتا ہے:
أَعْذَرُ (بہت معذور) اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) اَشْهَرُ، اَعْرَفُ (بہت معروف)۔

افعل تفضیل بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اسم ظاہر میں اس کا یہ عمل صرف ایک ترکیب میں پایا گیا ہے۔ مَا رَأَيْتَ رَجُلًا أَحْسَنَ فِي عَيْنِهِ الْكُحْلُ مِنْهُ فِي عَيْنِ زَيْدٍ۔^۱ اس ترکیب میں کُحْل کو رفع لفظ أَحْسَنُ نے دیا ہے۔ الفاظ کے ہیر پھیر سے ایسی بہت سی مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔ مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

۶۔ اسم نسبت یا اسم منسوب

۱۵۔ جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگی ہو اسے اسم منسوب کہتے ہیں: مَصْرِيّ (مصر والا) عِلْمِيّ (علم سے تعلق رکھنے والا)۔

اسم منسوب اگرچہ عموماً اسم جامد ہوتا ہے، لیکن یائے نسبت لگا دینے سے اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہو جاتے ہیں اس لیے وہ بھی اسم صفت کی طرح کسی اسم کی نعت واقع ہوا کرتا ہے یا مبتدا کی خبر: جَرِيدَةٌ يَوْمِيَّةٌ، هَذَا الرَّجُلُ مَصْرِيٌّ۔

۱۔ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ اس سرمہ سے زیادہ خوب صورت (معلوم ہوتا) ہو جو زید کی آنکھ میں ہے۔ مِنْہ میں ضمیر کُحْل کی طرف راجع ہے۔

۱۶۔ اسم منسوب بنانے میں ذیل کی باتوں کا خیال رکھو:

۱۔ اگر اسم کے آخر میں (ة) لگی ہو تو اسے نکال دیں: مَكَّة سے مَكِّي، صِنَاعَة سے صِنَاعِي۔

۲۔ لفظ کے درمیان میں جو حروف زائد ہوں وہ عموماً حذف کر دیے جاتے ہیں: مَدِينَة سے مَدَنِي۔

۳۔ بعض اسم مقطوع الآخر ہوتے ہیں، نسبت کے وقت ان کا آخر لوٹ آتا ہے: اَبُّ (در اصل اَبُو) سے اَبُوِي، دَمُّ (در اصل دَمُو) سے دَمَوِي۔

۴۔ الف ممدودہ کو ہمیشہ اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو جب وہ زائد ہو واو سے بدل دیتے ہیں: عَصَا سے عَصَوِي، عَيْسَى سے عَيْسَوِي، صَفَرَاء سے صَفَرَاوِي۔

الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو قائم رہتا ہے: اِبْتِدَاء سے اِبْتِدَائِي۔

۵۔ اسم نسبت کی جمع اکثر سالم ہی ہوتی ہے: مصریوں، کبھی جمع مکسر بھی آتی ہے: فَلَسَفِي سے فَلَسَفَة، مَغْرَبِي سے مَغَارِبَة۔

۷۔ ذیل کے اسمائے منسوبہ کو خاص طور پر یاد رکھو:

اُمِيَّة سے اُمَوِي یا اُمَوِي	بَادِيَة سے بَدَوِي
حَضْرَمَوْت سے حَضْرَمِي	نَاصِرَة سے نَصْرَانِي
رُوح سے رُوحَانِي	طَبِيعَة سے طَبِيعِي

۱۔ آنحضرت ﷺ کے دادا کے بھائی کا نام ہے جس کی اولاد کو بنو اُمیہ کہتے ہیں۔ ۲۔ گاؤں۔ ۳۔ دیہاتی۔

۴۔ یمن میں ایک شہر ہے۔ ۵۔ ایک قریہ ہے شام میں۔

رَبِّ سے رَبَّانِیُّ	رَبِّ سے رَازِیُّ
قُرَیْشُ سے قُرَیْشِیُّ	الْیَمَنُ سے یَمَانِ یا الْیَمَانِیُّ یا الْیَمَنِیُّ

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۰

أَخْرَسَ (۱) گونگا بنا دینا	رَجَا (ن، و) امید کرنا
الْإِنْجِيلِ وہ کتاب جو حضرت عیسیٰ <small>علیہ السلام</small> پر رِذْوۃ مددگار نازل ہوئی	
أَوَانُ وقت، موقع، موسم	زَقُومٌ تھوہر
أَمْسِ (منسوب ہے اُم کی طرف) مادر زاد حالت میں اُن پڑھ رہنے والا	سَارِ (سرای کا اسم فاعل ہے) رات کو سیر کرنے والا، سرایت کرنے والا
الْبَاسَا (= بَأْسَاء) خوف، تکلیف	شَرِسٌ تند مزاج
تَاب (یتوب) توبہ کرنا، رجوع ہونا،	شَفِیرُ کنارہ، گڑھے کا کنارہ
تَبْيَانٌ (مصدر ہے بَانَ یَبِیْنُ کا) بیان کرنا	الصَّخْرُ الْأَصَمُّ سخت چٹان
تَمَّ تمام ہونا، کامل ہونا	عَارٍ (جہ غرآۃ) ننگا
جَذْوَةٌ چنگاری	عُجَاب بہت انوکھا، عجیب و غریب
حُلَّةٌ (جہ حُلَلٌ) قیمتی جوڑا، لباس	غَيْثٌ (جہ اُغْیَاثٌ) بارش
حَمِيمٌ گہرا دوست، گرم پانی	غَشْمَشَمٌ بہادر، اڑیل
حَنِيفٌ (جہ حُنَفَاءُ) یک رُخا ہو جانے والا، ثابت قدم	فَكْهٌ خوش طبع، خوب ہنسنے ہنسانے والا۔

قَسَا (يَقْسُو) دل کا سخت ہونا	مَغْمُورٌ ڈھانکا ہوا، ڈوبا ہوا
لَمَزَةٌ (اسم مبالغہ ہے) بڑا عیب چیل، بڑا بدگو	مَنِيَّةٌ (جہ منایا) موت
لَوَذَعِيٌّ (از لَذَعَ) ذکی، تیز فہم	وَكَلٌ عاجز جو اپنے کام آپ نہ کر سکے
لَيْنٌ (از لَانَ يَلِينُ) نرم	هَارٍ منہم ہونے والا
مُبِينٌ واضح، روشن، ظاہر کرنے والا	هَدِيَّةٌ (جہ ہدایا) تحفہ
مُتَرَفٌّ آسودہ، مست مال و دولت	هَيَّابٌ خوف زدہ، بزدل
يَقْظَةُ بیداری، جاگ جانا	

تنبیہ: ہارِ اصل میں ہائِزِ اجوف واوی ہے، مقلوب کر کے ناقص بنا دیا گیا ہے۔ جیسے شَائِكٌ (تھیار بند) سے شَاكِي السِّلَاح کہا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۱۵۷

مِيزَ أَسْمَاءَ الصِّفَةِ وَأَقْسَامَهَا وَانْظُرْ فِي إِعْرَابِ مَعْمُولِهَا فِي
الْأَمْثَلَةِ الْآتِيَةِ

۱. أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ؟
۲. لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ.
۳. كُلَّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ.
۴. إِنِّي مَرْسَلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنَظِرَةٌ بِمِ [بما] يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ.
۵. أَأَنَا [أَنَا] لَتَارِكُوا إِلَهَتَنَا لَشَاعِرٍ مُجْنُونٍ لَهُ.
۶. أَجْعَلِ الْإِلَهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجَابٌ.

۷. فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ^۱ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.
۸. وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا.
۹. إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ.
۱۰. وَأَخِي هَرُورُنْ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسَلْهُ مَعِيَ رِدْأً يُصَدِّقُنِي.
۱۱. إِنْ تَرَنِ [= تَرَانِي] اَنَا أَقَلُّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا فَعَلَى رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنِي خَيْرًا مِنْ جَنَّتِكَ.
۱۲. هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ^۲ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ^۳ وَإِنْ^۴ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ.

اشعار

خَيْرُ النَّبِيِّنَ الَّذِي نَطَقَتْ بِهِ
التَّوْرَةُ^۵ وَالْإِنْجِيلُ قَبْلَ أَوَانِهِ
الْمُنْطَقُ الصَّخْرَ الْأَصَمَّ بِكَفِّهِ
وَالْمُخْجَلُ^۶ الْقَمَرَ الْمُنِيرَ بَتَمِّهِ
فِي حُسْنِهِ وَالْغَيْثَ فِي إِحْسَانِهِ
وَالْمُخْرَسُ^۷ الْبُلْغَاءَ فِي تَبْيَانِهِ

☆.....☆.....

وَمُكَلِّفُ الْأَيَّامِ ضِدَّ طَبَاعِهَا
مُتَطَلِّبُ فِي الْمَاءِ جَذْوَةَ نَارِ
وَإِذَا رَجَوْتَ الْمُسْتَحِيلَ فَإِنَّمَا
تَبْنِي الرَّجَاءَ عَلَى شَفِيرِ هَارِ
فَالْعَيْشُ نَوْمٌ وَالْمَنِيَّةُ يَقْظَةٌ
وَالْمَرءُ بَيْنَهُمَا خِيَالُ سَارِ
وَكُنْ أَشَدَّ مِنَ الصَّخْرِ الْأَصَمِّ لَذَى الدِّ
بِأَسَاوِ أُسَيْرٍ فِي الْأَفَاقِ مِنْ مَثَلِ

۱۔ قاسیہ: اسم فاعل مؤنث از قسا یعنی سنگ دل، سخت دل

۲۔ یہ ابن مخنف ہے اِن کا (دیکھو سبق ۳۹)۔ ۳۔ دیکھو سبق (۶۲-۶۳) (رج)

۴۔ تورات وہ کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ۵۔ گونگا کر دینے والا ۶۔ شرمندہ کرنے والا

خَلُّوْا الْمَذَاقَةَ، مُرًّا، لَيْتًا، شَرًّا صَغْبًا، ذُلُّوْا، عَظِيْمَ الْمَكْرِ وَالْحِيْلِ
 مُهَذَّبًا، لَوْذَعِيًّا، طَيِّبًا، فَكْهًا غَشْمَشْمًا، غَيْرَ هَيَّابٍ وَلَا وَكَلٍ
 وَمَنْ لَمْ تَكُنْ حُلِّلُ التَّقْوَى مَلَابِسُهُ
 عَارٍ، وَإِنْ كَانَ مَغْمُورًا مِنَ الْحُلْلِ

الآیات المذكورة مقتبسة من القصيدة اللامية في الحكم لصالح الدين
 الصَّفدي المتوفى في ۷۶۶ھ رحمہ اللہ، ونضيف إليها بعض الآيات من أول
 القصيدة في ما يأتي.

الْجَدُّ فِي الْجَدِّ وَالْجَرْمَانُ فِي الْكَنْبِ فَانْصَبْ^۱ تُصَبْ^۲ عَنْ قَرِيبٍ غَايَةَ الْأَمَلِ
 وَاصْبِرْ عَلَى كُلِّ مَا يَأْتِي الزَّمَانُ بِهِ صَبْرَ الْحُسَامِ^۳ بِكَفِّ الدَّارِعِ^۴ الْبَطْلِ^۵
 وَإِنْ بُلِيتَ^۶ بِشَخْصٍ لَا خَلَاقَ^۷ لَهُ فَكُنْ كَأَنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ وَلَمْ يَقُلْ
 وَلَا يَعْرِفَنَّكَ^۸ مَنْ تَبَدُّوْا^۹ بِشَاشَتِهِ^{۱۰} مِنْهُ إِلَيْكَ فَإِنَّ السَّمَّ^{۱۱} فِي الْعَسَلِ
 وَإِنْ أَرَدْتَ نَجَاحًا أَوْ بَلُوغَ مُنَى^{۱۲}
 فَارْكَبْ^{۱۳} أُمُورَكَ مِنْ حَافٍ^{۱۴} وَمُتَّعِلٍ^{۱۵}

۱۔ بزرگی، عظمت۔ ۲۔ کوشش۔ ۳۔ محروقی۔ ۴۔ محنت کرنا۔

۵۔ تو پہنچ جائے گا۔ اُصَابَ (۱) پہنچ جانا۔ ۶۔ تلوار۔ ۷۔ زرہ پوش سپاہی۔ ۸۔ بہادر۔

۹۔ بلا نیلو ہٹا کرنا، آزمانا۔ ۱۰۔ نیک بختی کا حصہ۔

۱۱۔ لَا يَعْرِفَنَّكَ فعل غائب مؤکد بنون خفیفہ۔ یعنی تجھے ہرگز فریب نہ دیتے پائے۔

۱۲۔ بُدَا (ن) ظاہر ہونا۔ تَبَدُّوْا فعل مضارع مؤنث غائب۔ ۱۳۔ ہنس کھ ہونا۔ ۱۴۔ زہر۔

۱۵۔ آرزو۔ ۱۶۔ کُتِمَ (ن) چھپانا۔ ۱۷۔ ٹنگے پاؤں والا۔ ۱۸۔ جوتا پہنا ہوا۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُونَ

الْمُثَنِّي وَالْمَجْمُوعُ وَالتَّصْغِيرُ

۱۔ تشنیہ بنانے کا عام طریقہ تم نے سبق (۵) میں سمجھ لیا ہے۔ چند خاص باتیں یہاں اور لکھی جاتی ہیں۔

جو اُساما مقطوع الآخر ہیں تشنیہ کے وقت اُن کا آخری حرف لوٹا لاتے ہیں: اُبُّ سے اَبَوَانِ، اُخٌّ سے اُخْوَانِ، اُخْوَيْنِ۔ مگر حرف محذوف کے عوض اس اسم میں کوئی حرف شروع میں یا آخر میں بڑھا دیا گیا ہو تو پھر حرف محذوف نہیں لوٹایا جائے گا: اِبْنٌ (در اصل بَنُو) اِسْمٌ (در اصل سِمُو) اور سَنَةٌ (در اصل سَنُو): کا مثنیٰ اِبْنَانِ، اِسْمَانِ اور سَنَتَانِ ہوگا۔

يَدٌ (در اصل يَدَيَّ) فَمٌ (در اصل فُؤة) سے يَدَانِ اور فَمَانِ آتا ہے۔ حرف محذوف ان میں بھی لوٹایا نہیں جاتا۔

الف مقصورہ کو اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو اکثر واو سے بدل دیتے ہیں: عَصَاٌ* سے عَصَوَانِ، حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوِنِ، سَمَاءٌ سے سَمَاوَانِ اور سَمَاءَانِ بھی آتا ہے مگر جو الف یا سے بدلا ہوا ہو اس کو تشنیہ میں یا سے بدل دیتے ہیں: فَتًى* سے فَتَيَانِ۔

الْمَجْمُوعُ (الْجَمْعُ)

۲۔ تمہیں معلوم ہے کہ جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع سالم اور جمع مکسر۔ پھر جمع سالم کی بھی دو قسمیں ہیں: مذکر اور مؤنث۔ (دیکھو درس ۵-۳)

☆ عَصَاٌ اور فَتًى پر اُلْ داخل ہو تو اَلْعَصَاٌ اور اَلْفَتًى پڑھا جاتا ہے۔

الجمعُ السَّالمُ المذکر

۳۔ جمع سالم مذکر اُن اسمائے صفت کی ہوتی ہے جو مذکر عاقل کی صفت یا خبر واقع ہوں: رجالٌ صادقون۔ غیر اسمائے صفت کی جمع مذکر سالم صرف چند الفاظ کی آتی ہے: اَرْضُونَ، عَالَمُونَ، أَهْلُونَ، بُنُونَ، مَسْنُونٌ اور مَسْنُونٌ۔ (یہ جمعیں ہیں اَرْضٌ، عالمٌ، أَهْلٌ، ابْنٌ، سَنَةٌ اور مِئَةٌ کی)۔
مذکر اُعلام (خاص نام) کی جمع بنانی ہو تو جمع سالم ہی بنائیں گے: زَيْدُونَ وغیرہ۔

الجمعُ السَّالمُ المؤنث

۴۔ جو اسمائے صفت عاقلات کی صفت یا خبر ہوں اُن کی جمع عموماً سالم مؤنث ہوتی ہے: نِسَاءٌ صالحات۔ غیر اسمائے صفت میں مندرجہ ذیل اسموں کی جمع سالم مؤنث بھی آجاتی ہے:

۱۔ جس اسم کے آخر میں تائے مربوطہ (ة) لگی ہو خواہ تانیث کے لیے ہو خواہ وحدت کے لیے: وَرَءَةٌ^۱ سے وَرَآثٌ، تَمْرَةٌ سے تَمَرَاتٌ مگر اِمْرَةٌ، شَاةٌ وغیرہ چند الفاظ سے جمع سالم نہیں آئے گی۔

شَاةٌ کی جمع شِاءٌ اور شِیاءٌ، اِمْرَةٌ کی جمع نِسَاءٌ اور نِسْوَةٌ آتی ہے۔

۲۔ مؤنث اُعلام: مَرِيْمٌ سے مَرِيَمَاتٌ۔

۳۔ مصادر جو تین حرف سے زائد ہوں: تَعْرِيفَاتٌ، اِمْتِیَازَاتٌ۔

۴۔ جن اسموں کے آخر میں تانیث کے لیے الف مقصورہ یا مدودہ آیا ہو: حُمَیٌّ

(تپ) کی جمع حُمَيَّاتٌ اور صَحْرَاءٌ کی جمع صَحْرَاوَاتٌ ہوگی۔ اس کی جمع

مکسر صَحَارِی بھی آتی ہے۔

۱۔ وَرَءٌ: بطح کی قسم کا ایک آبی پرندہ ہے۔ وَرَءٌ میں تائے تانیث ہے اور تَمْرَةٌ میں تائے وحدت ہے یعنی ایک کھجور۔

الجمع المکسر

۵۔ جمع مکسر (دیکھو سبق ۵-۳) کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع قلت ۲۔ جمع کثرت
جمع قلت وہ ہے جو دس سے زائد افراد پر نہ بولی جائے اس کے صرف چار اوزان ہیں جو
اس شعر میں درج ہیں:

جمع قلت را چہار است امثلہ

أَفْعُلْ وَأَفْعَالٌ وَفِعْلَةٌ، أَفْعَلَةٌ

أَشْهُرٌ، أَقْلَامٌ، غِلْمَةٌ (جمع غلام)، أَرْغَفَةٌ (جمع رغیف) (روٹی) کی۔

تنبیہ: جمع قلت پر اَلْ داخل ہو یا وہ ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جو کثرت پر دلالت
کرے تو دس سے زائد پر بھی بول سکتے ہیں: ﴿فِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ
الْأَعْيُنُ﴾^۱ اُنکرموا أولادکم۔ ان مثالوں میں اَنْفُسُ، اَعْيُنُ اور اولاد کثرت
کے لیے ہیں۔

اگر کسی اسم کی جمع کا ایک ہی وزن ہو تو پھر وہ قلت و کثرت دونوں میں مشترک ہوگا:
رَجُلٌ کی جمع اَرْجُلٌ، فَوَادٌ (دل) کی جمع اَفِيدَةٌ ہی آتی ہے۔

جمع کثرت کے اوزان بہت زیادہ ہیں اور وہ اکثر سماعی ہیں۔ صرف ذیل کے اوزان میں
قیاس کو دخل ہے:

۱۔ فَعْلٌ جمع ہے فِعْلَةٌ کی: غُرْفَةٌ، اُمَّةٌ، صُورَةٌ کی جمع ہوگی غُرَفٌ، اُمَمٌ،
صُورٌ۔

۲۔ فِعْلٌ جمع ہے فِعْلَةٌ کی: قِطْعَةٌ، مِلَّةٌ، كِلَّةٌ^۲ کی جمع ہوگی قِطْعٌ، مِلَلٌ، كِلَلٌ۔

۱۔ اشتہی (۷) خواہش کرتا۔ ۲۔ لَذَّ (يَلَذُّ) لذت پاتا۔ ۳۔ زخرف: ۱۔ ۴۔ تَلَذُّوا۔

۳۔ فَعَلَّةٌ کا وزن اسم فاعل معتل اللام کی جمع کے لیے آتا ہے: رَامَ، قَاضٍ، عَاصٍ کی جمع رُمَاةٌ (در اصل رُمِيَّةٌ) فُضَاةٌ، عُصَاةٌ۔

۴۔ فَعَالِلٌ ہر ایک رباعی مجرد اور خماسی مجرد و مزید کی جمع اسی وزن پر آتی ہے: بُبْلِلٌ، سَفَرَجَلٌ، خُنْدَرِيْسٌ کی جمع بَلَابِلٌ، سَفَارِجٌ، خُدَارِسٌ۔ خماسی مجرد میں ایک اور مزید میں دو حرف گرا دیے گئے۔

۵۔ فَوَاعِلُ جمع ہے فَوَعَلٌ اور فَاعِلٌ کی: جَوَهَرٌ، خَاتَمٌ سے جَوَاهِرٌ، خَوَاتِمٌ اور جَو فاعِلٌ کا وزن مؤنث کے لیے ہو اس کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: حَامِلٌ، عَاقِرٌ سے حَوَامِلٌ، عَوَاقِرٌ۔

۶۔ فَعَائِلُ جمع ہے فَعِيْلَةٌ اور فِعَالَةٌ کی: كَتِيْبَةٌ، رِسَالَةٌ سے كِتَابٌ، رَسَائِلٌ۔

۷۔ أَفَاعِلُ جمع ہے اِفْعَالٌ اور اُفْعَلَةٌ کی: اِصْبَعٌ اور اُنْمَلَةٌ کی جمع ہے اَصَابِعُ اور اَنَامِلُ۔

اَفْعَلُ تفضیل کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: اَكْبَرُ، اَفَاضِلُ جمع ہے اَكْبَرُ اور اَفْضَلُ کی، اگرچہ اس کی جمع سالم بھی آتی ہے: اَكْبَرُوْنَ۔ (دیکھو سبق ۲۴)

۸۔ أَفَاعِلُ جمع ہے اَفْعُولٌ اور اُفْعُولَةٌ کی: اُسْلُوْبٌ سے اَسَالِيْبٌ، اُرْجُوْزَةٌ سے اُرَاجِيْزُ۔

۹۔ فَعَالِلُ جس رباعی کا ماقبل آخر مدہ زائدہ ہو اس کی جمع اس وزن پر آتی ہے: عَصْفُوْرٌ، قِرْطَاسٌ سے عَصَافِيْرُ، قَرَاطِيْسُ۔

- ۱۰۔ مَفَاعِلُ کے وزن پر مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مِفْعَلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مِفْعَلَةٌ کی جمع آتی ہے: مَكْتَبٌ (دفتر)، مَشْرِقٌ، مَبْضَعٌ (نشر)، مَكْتَبَةٌ (کتب خانہ)، مِكنَسَةٌ (جھاڑو) سے مَكَاتِبٌ، مَشَارِقٌ، مَبَاضِعٌ، مَكَائِسُ۔
- ۱۱۔ مَفَاعِلُ جمع ہے مِفْعَالٌ، مِفْعِيلٌ اور مَفْعُولٌ کی: مِفْتَاحٌ، مِسْكِينٌ اور مَكْتُوبٌ سے مَفَاتِيحٌ، مَسَاكِينٌ اور مَكَاتِبٌ۔

اسم تصغیر

۶۔ کسی چیز میں چھوٹا پن بتانے کے لیے ثلاثی اسم کو فُعِيلٌ یا فُعَيْلَةٌ کے وزن پر لے آتے ہیں جسے اسم تصغیر یا اسم مصغر کہا جاتا ہے اور اصل لفظ کو مکبر کہتے ہیں: كَلْبٌ سے كَلِيبٌ (چھوٹا سا کتا) كَلْبَةٌ سے كَلِيبَةٌ، ظِلٌّ سے ظَلِيلٌ، بَابٌ (در اصل بَوْبٌ) سے بُوَيْبٌ، فَتًى سے فَتًى، الصُّحَى سے الصُّحَيَّا۔ ہر ایک مثال میں پہلا اسم کبتر ہے دوسرا مصغر۔

رباعی (چار حرفی لفظ) سے فُعَيْلٌ کا وزن آتا ہے: عَقْرَبٌ سے عُقْرِبٌ، عَالِمٌ سے عُوَيْلٌ۔

خماسی میں اگر حرف مدہ نہ ہو تو اس کی تصغیر کے لیے بھی یہی وزن لایا جاتا ہے: سَفَرَجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ۔ اس میں آخر کا حرف حذف کر دیا گیا ہے۔ اگر اس میں کوئی مدہ ہو تو فُعَيْلٌ کے وزن پر آئے گا: سُلْطَانٌ سے سُلَيْطِينٌ، مَرْهُوبٌ (خونفاک) سے مُرْيَهِيْبٌ۔

تنبیہ ۲: حروف علت کے ماقبل کی حرکت ان کے مطابق ہو یعنی الف کے ماقبل فتح، واو

کے ماقبل ضمہ اور یا کے ماقبل کسرہ ہو تو انہیں مدہ کہتے ہیں: بَسَا، بُو، بِي. ورنہ لَین کہا جاتا ہے: بِي، بُو.

۷۔ ذیل کے اسمائے مصغرہ خاص طور پر یاد رکھو:

أَخ (در اصل أَخُو) سے أَخِي	إِبْن (در اصل بَنُو) سے بُنِّي
أُخْتُ سے أُخِيَّة	بِنْتُ یا ابْنَةُ سے بُنِيَّة
أَب سے أَيْي	شَيْء سے شَوِيَّة
ذَاكَ سے ذِيَاكَ	الَّذِي اور الَّتِي سے الَّذِيَا اور الَّتِيَا

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۱

أَرَصَدَ (۱) تیار کرنا، نگہبان بنانا	تَيَجَّانُ جمع ہے تاج کی
أَسْلَ (اسم جنس) نیزے	تَمَائِيلُ جمع ہے تَمَالُ کی۔ مورت
أَلَى بمعنى الَّذِينَ جو لوگ	جَفَانُ جمع ہے جَفْنَة کی۔ بڑا لگن
إِنْتَضَلَ (۷) تیر ترکش سے نکالنا، تیر پھینکنا	جَوَاب (در اصل جَوَابِي) جمع ہے جَابِيَة کی۔ حوض
بَوَّأ (۲) جگہ دینا	خَطِيَّة وہ نیزے جو مقام خط کے بے ہوئے ہیں جو بحرین کی ایک بندرگاہ ہے۔
بَيْضُ (جمع ہے أَبْيَضُ کی) سفید، شمشیر آبدار	صَارِمُ (ج صَوَارِم) تیز تلوار
ذُبُلُ اور ذَوَابِلُ جمع ہے ذَابِلَة کی۔ باریک	عُدَّة (ج عُدَد) سامان، ذخیرہ
رُمَاة جمع ہے رَام کی۔ تیر پھینکنے والا	عَدِيدُ (ج عَدَائِد) قرین، ہم قوم، متعدد

رَاسِيَّةٌ (جہ راسیات اور دَوائِس) جہی ہوئی، گڑی ہوئی	عَزِيْزٌ (جہ اِعْزَۃٌ) عزت والا، غالب
بِسْتَرٌ (جہ اُسْتَارٌ) پردہ	فَارِسٌ (جہ فَوَارِسُ اور فُرْسَانٌ) گھوڑے سوار
سَرِيْرٌ (جہ اَمْبَرَةٌ اور سُرُرٌ) تخت، پلنگ	قِدْرٌ (جہ قُدُوْرٌ) دیگ
سَهْمٌ (جہ اَسْهُمٌ اور سِهَامٌ) تیر	قَصْدٌ (ن) ارادہ کرنا۔ (فی کے ساتھ) میانہ روی اختیار کرنا، یہی معنی ہیں اِقْتَصَدَ کے
صَارِخٌ چیخنے والا، رونے والا	مِحْرَابٌ (جہ مَحَارِبٌ) مکان کے سامنے کا خوب صورت حصہ، مسجد میں امام کی جگہ
مُنْعَمٌ تروتازہ، نعمت میں پلا ہوا	

مشق نمبر ۱۵۸

جمع کی مثالیں

۱. وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَالْوَأَنِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالَمِينَ.
۲. يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِبٍ وَتَمَائِيلٍ وَجَفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ.
۳. قَالَتْ [مَلِكَةُ سَبَا] إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعْرَۃَ أَهْلِهَا آذِلَّةً.
۴. [قَالَ لَقْمَانُ] يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَأَقْصِدْ فِي مَشِيكَ

وَاعْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنْ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتَ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ .

۵. وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خُلْدِينَ فِيهَا نِعَمَ أَجْرَ الْعَامِلِينَ .

۶. الطَّيَّاتُ لِلطَّيِّينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيَّاتِ .

مشق نمبر ۱۵۹

اشعار

أَيْنَ الْعَبِيدِ الْأَلَى أُرْصَدْتَهُمْ غَدًا؟ أَيْنَ الْعَدِيدِ وَأَيْنَ الْبَيْضِ وَالْأَسَلِ؟
أَيْنَ الْفَوَارِسِ وَالْغُلَمَانِ مَا صَنَعُوا؟ أَيْنَ الصَّوَارِمِ وَالْخَطِيئَةِ الدُّبْلِ؟
أَيْنَ الرُّمَاهِ أَلَمْ تُمْنَعْ بِأَسْهُمِهِمْ؟ لَمَّا أَتَتْكَ سِهَامُ الْمَوْتِ تَنْتَضِلْ
أَيْنَ الْوُجُوهِ الَّتِي كَانَتْ مُنْعَمَةً؟ مِنْ دُونِهَا تُضْرَبُ الْأُسْتَارُ وَالْكَلَلُ
نَادَاهُمْ صَارِحٌ مِنْ بَعْدِ مَا دُفِنُوا أَيْنَ الْأَسْرَةِ وَالْتِيْجَانِ وَالْحُلُلِ؟

اسم تصغیر کی مثالیں

نَقِيطٌ مِنْ مُسِيكٍ فِي وَرِيدٍ خَوِيلُكَ أَمْ وَشِيمٌ فِي خُدَيْدِ؟
وَذِيَاكَ التَّوَيْمِعُ فِي الصُّحَا وَجِيْهُكَ أَمْ قَمِيرٌ فِي سُعَيْدِ؟
ضَبِيٌّ أَمْ ظَبِيٌّ فِي قَبِي مُرِيْهِيبُ السُّطُوبَةِ كَالْأُسَيْدِ؟

لہذا سنے، سوا، کمتر

یہ تصغیریں ہیں ان الفاظ کی:

نُقْطَةُ، مُسِيكٌ (مَتِک)، وَرْد، خَال (خَل)، وَشِيم (نَقْش ونگار)، خُدَّ (خَسار)، ذَاك، لَامِع، ضَحِي،
وَجْه، قَمَر، سَعْد (خوش نصیبی، یہاں مراد ہے خوش بختی کا دائرہ یا برج)، صَبِيٌّ، ظَبِي (ہرن)، قَبَا (پیر ہن)،
مُرْهَوْب، سَطُوبَةُ (دب دہ بھلہ) اُسْد

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُونَ

أَسْمَاءُ الْأَفْعَالِ

و خصوصیات بعض الأفعال والأشعار

۱۔ اسمائے افعال وہ الفاظ ہیں جو فعل تو نہیں ہیں، لیکن ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب بنی ہوتے ہیں۔

۲۔ ان میں سے اکثر تو امر کے معنی میں آتے ہیں اور بعض ماضی کے معنی میں۔ جو امر کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ تَعَالَ (بمعنی اُتِ = آ) اس سے امر کی مانند صیغہ بھی بنتے ہیں: تَعَالِ،
تَعَالِيَا، تَعَالُوا، تَعَالِي، تَعَالَيْنَ، ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالُوا إِلَى كَلِمَةٍ
سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ﴾^۱

۲۔ هَاتِ (بمعنی اَعْطِنِي = مجھے دے، لے آ) اس کی بھی گردان ہوتی ہے:
هَاتِ، هَاتِيَا، هَاتُوا، هَاتِي، هَاتَيْنِ، ﴿قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنْتُمْ
صَادِقِينَ﴾^۲

۳۔ هَا (بمعنی خُذْ = لے) اس کی جمع ہاؤم: ﴿هَاءُ اقْرَأْ وَابْنِ كِتَابِي﴾^۳
(لو پڑھو میری کتاب یعنی نامہ اعمال)۔ کبھی کافِ خطاب بڑھا کر صیغہ بنا لیتے
ہیں: هَاكَ، هَاكُمَا، هَاكُم، هَاكِ، هَاكُنَّ۔

۴۔ هَلُمَّ (آجا، چلے چل، لے آ) یہ لفظ فعل لازم کے معنی میں بھی آتا ہے:

﴿وَالْقَانِلِينَ لَا يُؤْخِئُهُمْ هَلْمٌ إِلَيْنَا﴾^۱ (اور جو اپنے بھائیوں کو کہہ رہے ہیں: ہمارے پاس چلے آؤ) اور متعدی بھی آتا ہے: ﴿هَلْمٌ شَهْدَاءُكُمْ﴾^۲ (تم اپنے گواہوں یا مددگاروں کو لے آؤ)۔

هَلْمٌ جَرًّا بہت مستعمل ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں ”کھینچتا ہوا چلا چل“ مطلب یہ ہے کہ اسی طرح آگے سمجھتے چلے جاؤ۔ جیسے کہتے ہیں: علیٰ هذا القیاس۔

تنبیہ: یہ لفظ لغت حجاز میں (جس میں قرآن نازل ہوا ہے) غیر متصرف ہے۔ یعنی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے اسی صورت میں بلا تصرف مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے، لیکن لغت بنی تمیم میں متصرف مانا جاتا ہے اور اس کے صیغے بنا لیے جاتے ہیں: هَلْمٌ، هَلْمًا، هَلُمُوا هَلْمِي، هَلُمْنَ۔

۵۔ هَيْتَ لَكَ (ہاں آجا): ﴿قَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مُعَاذَ اللَّهِ﴾^۳ اس میں مخاطب کے مطابق ضمیر خطاب میں تصرف ہوتا ہے: هَيْتَ لَكُمَا، هَيْتَ لَكُمْ۔

۶۔ عَلَيْكَ (= اَلْزِمُ = اختیار کر): عَلَيْكَ الرَّفُوقُ يَا عَلِيَّكَ بِالرَّفُوقِ (نری اختیار کر)، عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ۔ اس سے مؤنث کے صیغے بھی بنا سکتے ہیں۔

۷۔ عَلَيَّ بِهِ (= جِئْ بِهِ عِنْدِي = اسے میرے پاس لے آؤ)۔

۸۔ إِلَيْكَ عَنِّي (= تَبَعْدُ عَنِّي = مجھ سے پرے ہو)۔

۹۔ إِلَيْكَ هَذَا (= خُذْ هَذَا)۔

۱۰۔ دُونَكَ (= خُذْ): دُونَكَ التَّمَرِ (کھجور لے)۔

۱۱۔ حَيٍّ، حَيَّهَلَا (= عَجِّلْ، أَقْبِلْ = جلدی کر) حَيٍّ عَلَى الصَّلَاةِ (جلدی دوڑ و نماز پر)۔

۱۲۔ رُوِيَ، رُوَيْدَكَ (= اَمْهَل = ٹھہر جا، جانے دے)۔

۱۳۔ بَلَّهَ (= دَعُ = چھوڑ دے) بَلَّهَ التَّفَكُّرَ فِي مَا لَا يَعْنِيكَ (اس چیز میں غور کرنا چھوڑ دے جو تیرے لیے ضروری نہیں ہے)۔

۱۴۔ مَهْ (رک جا)۔

۱۵۔ صَهْ (خاموش رہ)۔

۱۶۔ اَمِين (= اِسْتَجِبْ = قبول کر)۔

۱۷۔ حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ = بچ، ڈر)، نَزَالِ (بمعنی اِنْزِلْ = نیچے اُتر)۔
اسی طرح فَعَالِ کے وزن پر بہت سے اسمائے افعال آیا کرتے ہیں۔

۳۔ جو اسمائے افعال ماضی کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ هَيَّهَاتَ (بمعنی بَعْدَ) ﴿هَيَّهَاتَ هَيَّهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ﴾^۱ (بعید ہو گیا
بعید ہو گیا جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے)۔

۲۔ شَتَّانَ (= اِفْتَرَقَ = فرق ہو گیا) شَتَّانَ بَيْنَ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلِ (عالم اور
جاہل کے درمیان بہت فرق ہے)۔

۳۔ سَرَّعَانَ (= اَسْرَعَ = جلدی کی): سَرَّعَانَ الشَّيْبِ إِلَى ذَوِي الْهُمُومِ
(فکروالوں کے پاس بڑھاپا بہت جلد آ گیا)۔

تنبیہ: مذکورہ تینوں الفاظ میں مبالغہ کے معنی بھی شامل ہیں۔

بعض افعال کی خصوصیات

۴۔ مندرجہ ذیل افعال زیادہ تر فعل مجہول کی صورت میں مستعمل ہوتے ہیں:

سُرَّ (وہ خوش ہوا) فَهُوَ مَسْرُورٌ: سُرَرْتُ بِلِقَائِكَ (میں تیری ملاقات سے خوش ہوا)، اس کا معروف سُرَّ (اس نے خوش کیا) بھی مستعمل ہے۔

بُهِتَ (حیران رہ گیا) فَهُوَ مَبْهُوتٌ: **فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ**۔
عُشِيَ عَلَيْهِ (وہ بیہوش ہو گیا) فَهُوَ مَعْشِيٌّ عَلَيْهِ۔

أَعْجَبَ بِهِ (وہ اسے پسند آیا) فَهُوَ مُعْجَبٌ: أَعْجَبَ الرَّشِيدُ بِكَلَامِ الْأَعْرَابِيِّ (رشید کو دیہاتی کی گفتگو پسند آئی)۔

أُضْطُرَّ إِلَيْهِ (وہ اس پر مجبور ہوا) فَهُوَ مُضْطَرٌّ: فَمَنْ اضْطُرَّ فَلَا عُذْوَانَ عَلَيْهِ (جو شخص مجبور ہو جائے [اور حرام چیز کھائی لے] تو اس پر کوئی جرم نہیں)۔

أُغْرِمَ بِهِ (وہ اس پر شیفۃ ہو گیا) فَهُوَ مُغْرَمٌ۔

أُولِعَ بِهِ (وہ اس پر فریفتہ ہو گیا) فَهُوَ مُوْلِعٌ۔

زُكِمَ (اسے زکام ہو گیا) فَهُوَ مَزْكُومٌ۔

صُدِعَ (اسے درد سر ہو گیا) فَهُوَ مَصْدُوعٌ۔

عُنِيَ بِهِ (اس نے اس کا اہتمام کیا) فَهُوَ عَانٍ: عُنِيَ بِطَبْعِ هَذَا الْكِتَابِ فَلَانُ ابْنُ فَلَانٍ (فلاں ابن فلاں نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا)۔

اتَّخَذَ كَوَاتِبَهُ بُولَا جاتا ہے: تَخَذْتُكَ صَدِيقًا (میں نے تجھے دوست بنا لیا ہے)۔

خَالَ يَخَالُ (خیال کرنا) سے مضارع واحد متکلم أَخَالَ کو اکثر إخال کہا جاتا ہے: وَلَا إِخَالَ ذَلِكَ بَعِيدًا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۶۲

اَبْتَسَامٌ (۷) مسکراہٹ، مسکرانا	يَلِيْدٌ کند ذہن
اَقْلَى (۱) عداوت رکھنا	جَا حِدٌ منکر
اَعَادِي، اَعْدَاء (جمع ہے عَدُو کی) دشمن	جَاوَرٌ جَوَارًا پڑوسی ہونا
اَغْضَى (يُغْضِي اِغْضَاءً) چشم پوشی کرنا	حَلَّ (يَحْلُ) کھل جانا، آسان ہو جانا
اَمَّجِدُ (جہ اَمَّا جِد) بہت بزرگ اور شریف	حَرْبٌ لڑائی، لڑاکا، بہادر
بَاحٌ (يَبُوْحُ بُوْحًا) ظاہر کر دینا	خَلَاقٌ خیر و برکت سے حصہ عظیم
بَلَا (يَبْلُو) آزمانا، بتلا کرنا	دُرَّةٌ طوطا (عام بول چال میں)
بَاهٌ قوت مردی	رُقَادٌ نیند
رَاحٌ (يَرُوْحُ رَوَاحًا) شام کے وقت آنا جانا، شام کرنا، جانا	فَتَكَ (ن) ض) اچانک حملہ کرنا
سَدِيْدٌ (جہ سِدَادٌ) سیدھا، مضبوط	فَرَجٌ (ن) غم دور کرنا
سِلْسِلَةٌ (جہ سَلَسِلٌ) زنجیر	كُوبٌ اور كُوبَةٌ تکلیف، بے چینی، غم
شَرْقٌ مشرق کی جانب رخ کرنا، جانا	مُسَالِمٌ صلح کرنے والا
شَكَا (يَشْكُو شَكْوً و شِكَايَةً اِلَيْهِ) شکایت کرنا	مُصَوِّرَةٌ تصویر
شَكِيٌّ (يَشْكِي) شکایت کرنا	اَلْمَعْنَى (جہ اَلْمَعْنَانِ یا مَعَانٍ) مکان، مقام
صَبَّ (ن) اُنڈیلنا	مَالَ (يَمِيْلُ) مائل ہونا۔ (مَالَ عَنْهُ) منہ موڑ لینا
صَفَحَ (ف) درگزر کرنا	مَلِكُوْتٌ عالم بالا، عظیم الشان سلطنت

ضَنَّ (ض، و، س) بخل کرنا	نَبْلٌ (ج نَبَالٌ وَاُنْبَالٌ) (اسم جنس ہے) ایک کو نَبْلَةٌ = تیر
طَارَدَ (۳) اچانک آجانا، حملہ کرنا	نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) مصیبت، آفت
عَائِدَةٌ (ج عَوَائِدُ) انعام، عطیہ	وَجْدٌ جوشِ محبت یا جوشِ مسرت
غَدَا (يَغْدُو غَدُوًا) صبح سویرے جانا، آنا، صبح کرنا، جانا	هَوَىٰ خواہش، عشق
غَرَّ (ج غُرٌّ) قوم میں اونچے طبقہ کا شخص	الْهَوَى الْعُذْرِيُّ قابلِ نذر عشق، جائز محبت
غَرَبَ مغرب کی جانب رخ کرنا، جانا	غُلٌّ (ج اَغْلَالٌ) قیدی کے گلے کا طوق

مشق نمبر ۱۶۰

۱. سَارَتْ مُشْرِقَةً وَسَرَتْ مُغَرَّبًا
۲. جَاوَرَتْ أَعْدَاءِي وَجَاوَرَتْ رَبِّي
۳. هِيَهَاتَ أَنْ أَقْلَاهُ وَهُوَ مُسَالِمِي
۴. سَأَلْتُكَ بِالْهَوَى الْعُذْرِيَّ أَنْ لَا
۵. فِيهَا وَجَدِي تَضَاعَفَ مِنْهُ كَرْبِي
۶. وَإِخْوَانٍ تَحَدَّثْتَهُمْ دُرُوعًا
۷. وَكُنْتُ إِخْوَالَهُمْ نَبْلًا سِدَادًا
۸. هِيَ الدُّنْيَا تَقُولُ بِمِلٍّ فِيهَا
۹. فَلَا يَغُرُّرُكُمْ مَنِّي ابْتِسَامٌ

- شَتَانِ بَيْنَ مُشْرِقٍ وَ مُغَرَّبٍ
- شَتَانِ بَيْنَ جَوَارِهِ وَ جَوَارِي
- إِنَّ الْأَدِيبَ الْحُرَّ حَرَبُ زَمَانِهِ
- تَضَنَّ بِمَا يُسَرُّ بِهِ جَنَانِي
- وَصَيَّرَنِي حَدِيثًا فِي الْمَغَانِي
- فَكَانُوهَا وَلَكِنْ لِلْأَعَادِي
- فَكَانُوهَا وَلَكِنْ فِي فُؤَادِي
- حَذَارِ حَذَارِ مِنْ كَيْدِي وَ فَتْكِي
- فَقُولِي مُضْحِكٌ وَ الْفَعْلُ مُبْكِي

اسمائے افعال کے متعلق ایک مشقی حکایت

شَكَا بعضُ الشُّيوخِ إلى طَبِيبٍ سوءَ الهضمِ فقال له الطَّبِيبُ: رُوِيَ سَوْءُ الهضمِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ خَوَاصِّ الشَّيْخُوخَةِ. فَشَكَا ضَعْفَ البَصَرِ فقال له: بَلَّةُ ضَعْفَ البَصَرِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ خَوَاصِّ الشَّيْخُوخَةِ. فاشتكى له ثِقَلُ السَّمْعِ فقال: هِيَاهُ السَّمْعُ مِنَ الشُّيوخِ؛ فَإِنَّ ضَعْفَ السَّمْعِ مِنْ خَوَاصِّ الشَّيْخُوخَةِ. فاشتكى له قِلَّةُ الرُّقَادِ، فقال: شَتَانُ الرُّقَادِ وَالشُّيوخِ؛ فَإِنَّ قِلَّةَ الرُّقَادِ مِنْ خَوَاصِّ الشَّيْخُوخَةِ. فاشتكى له ضَعْفُ البَاهِ فقال: سَرَعَانِ ضَعْفُ البَاهِ إِلَى الشُّيوخِ؛ فَإِنَّ ضَعْفَ البَاهِ مِنْ خَوَاصِّ الشَّيْخُوخَةِ. فقال الشَّيْخُ لِأَصْحَابِهِ: دُونَكُمْ الْأَحْمَقَ، وَعَلَيْكُمْ الْجَاهِلَ، وَهَآكُمُ الْبَلِيدَ الَّذِي لَا فَهْمَ لَهُ؛ فَإِنَّهُ لَا فَرْقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الدُّرَّةِ إِلَّا بِالمَصَوْرَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ. فَتَبَسَّمَ الطَّبِيبُ وَقَالَ: حَيْهَلُ بِالْغَضَبِ يَا شَيْخَ؛ فَإِنَّ هَذَا أَيْضًا مِنْ خَوَاصِّ الشَّيْخُوخَةِ. (من كتاب النحو)

اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں

بعض باتیں جو نثر میں جائز نہیں ہیں نظم میں جائز ہو جاتی ہیں۔

۱۔ غیر منصرف پر تنوین پڑھنا جائز ہے:

صُبْتُ عَلَيَّ مَصَائِبٌ لَوْ أَنَّهَا صُبَّتْ عَلَى الْآيَامِ صِرُنَ لَيَالِيَا
کبھی الفاظ کی موافقت کے خیال سے یہ بات نثر میں بھی جائز ہوتی ہے: ﴿سَلِيلًا
وَأَغْلَالًا﴾ کو سَلَا سِلَا وَاغْلَالًا بھی پڑھا جاتا ہے۔

۲۔ زبر، زیر اور پیش کی آواز بڑھا کر الف، واو اور یا کی مانند پڑھنا بہت عام ہے۔ آخر

کے جزم کی جگہ زیادہ تریا کی آواز کبھی واو کی آواز نکالتے ہیں:

كَتَمَ الْحُبَّ زَمَانًا ثُمَّ بَاحًا وَعَدَا فِي طَاعَةِ الشُّوقِ وَرَاحًا

.....☆.....☆.....

يَا أَعْظَمَ النَّاسِ إِحْسَانًا إِلَى النَّاسِ وَأَكْثَرَ النَّاسِ إِغْضَاءً عَنِ النَّاسِ

نَسِيتُ عَهْدَكَ وَالنَّسِيَانُ مُغْتَفَرٌ ۚ فَاغْفِرْ فَأَوَّلُ نَاسٍ أَوَّلُ النَّاسِ

.....☆.....☆.....

رَأَيْتُ النَّاسَ قَدْ مَالُوا إِلَى مَنْ عِنْدَهُ مَالٌ

وَمَنْ لَا عِنْدَهُ مَالٌ فَعَنَهُ النَّاسُ قَدْ مَالُوا

دیکھو باح کو باحاً، راح کو راحاً، الناس کو الناس (= الناسی) اور مال کو مال (= مائل) قافیہ کی مناسبت سے پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ فعل کو بھی قافیہ کی پیروی میں شعر کے آخر میں زیر پڑھا جاتا ہے:

وَإِنْ بُلِيتَ بِشَخْصٍ لَا خَلَاقَ لَهُ فَكُنْ كَأَنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ وَلَمْ يَقُلْ ۚ

۴۔ ہُم، کُم اور اَنْتُمْ کے آخر میں واو کی آواز پیدا کر دیتے ہیں اور ہُم، کُم اور اَنْتُمْ پڑھتے ہیں:

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ هَلْ عَلَى الْعَهْدِ أَنْتُمْ؟ أَمْ الدَّهْرُ أَنْسَاكُمْ عَهْدِي فَخُنْتُمْ؟

۵۔ اِنَّ، اَنَّ اور اِلَّا کا ہمزہ تلفظ میں حذف کر دیا جاتا ہے:

فَلَوْ اَنَّ مُشْتَاقًا تَكَلَّفَ فَوْقَ مَا فِي وَسْعِهِ لَمَشَى إِلَيْكَ الْمُنْبَرِ

.....☆.....☆.....

فَخُذْ بِحَقِّكَ وَالْأَفْصَحُ بِحِلْمِكَ عَنْهُ

۱۔ بھولنے والا۔ ۲۔ بخشا ہوا۔ ۳۔ لَمْ يَقُلْ کو لَمْ يَقُلْ پڑھا گیا ہے۔

۴۔ خَانَ (يَخُونُ) خیانت کرنا۔ ۵۔ برداشت کرنا۔

دیکھو فَلَوْ اُنْ کو شعر موزوں کرنے کے لیے فَلَوْنَ اور وَاِلَا کو وَلَا پڑھا گیا ہے۔

۶۔ عربی اشعار میں یہ بھی جائز ہے کہ بوقت ضرورت پہلے مصراع کے آخری لفظ کے دو حصے کر دیے جائیں۔ ایک حصہ پہلے مصراع کے آخر میں اور دوسرا حصہ دوسرے مصراع کے شروع میں پڑھا جائے:

يَا مَنْ يَحُلُّ بِذِكْرِهِ عَقْدَ النِّوَابِ وَالشَّدَائِدِ
 أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَى الْعِبَادِ وَأَنْتَ فِي الْمَلَكُوتِ وَاحِدٌ
 أَنْتَ الْمُعِزُّ لِمَنْ أَطَا عَكَ وَالْمُذِلُّ لِكُلِّ جَا حِدِ
 فَخَفِي لُطْفِكَ يُسْتَعَا نُ بِهِ عَلَى الزَّمَنِ الْمُعَانِدِ
 إِنِّي دَعَوْتُكَ وَالْهَمُّو مْ جِي شَوْشَهَا نَحْوِي تَطَارِدِ
 فَأَفْرُجْ بِحَوْلِكَ كُرْبَتِي يَا مَنْ لَهُ حَسَنُ الْعَوَائِدِ
 أَنْتَ الْمَيَّسِّرُ وَالْمُسَبِّ بُ وَالْمُسَهِّلُ وَالْمُسَاعِدِ
 يَسِّرْ لَنَا فَرَجًا قَرِيبَ جَا يَا إِلَهِي لَا تَبَاعِدِ
 كُنْ رَاحِمِي فَلَقَدْ يَسُ تُ مِنْ الْأَقَارِبِ وَالْأَبَاعِدِ
 ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ وَالِلهِ الْغُفْرُ الْأَمَاجِدِ

بِعَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَوْفِيقِهِ تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعُ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيلِ

الْأَدَبِ فِي لِسَانِ الْعَرَبِ، وَتَمَّ الْكِتَابُ. فَلِلَّهِ الْحَمْدُ!

تَقَبَّلَهُ اللَّهُ مِنِّي وَنَفَعَ بِهِ الطَّالِبِينَ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ملونة مجلدة

الموطأ للإمام محمد (مجلد ۱)	الصحیح لمسلم (۷ مجلدات)
الموطأ للإمام مالك (۳ مجلدات)	الهدایة (۸ مجلدات)
مشكاة المصابيح (۴ مجلدات)	التبيان في علوم القرآن
تفسير البضاوي	شرح العقائد
تيسير مصطلح الحديث	تفسير التحاليل (۳ مجلدات)
المسند للإمام الأعظم	مختصر المعاني (مجلد ۱)
الحسامي	الهدية السعيدية
نور الأنوار (مجلد ۱)	القطبي
كبر الدقائق (۳ مجلدات)	أصول الشافعي
نقحة العرب	شرح التهذيب
مختصر القدوري	تعريب علم الصيغة
نور الإيضاح	البلاغة الواضحة
ديوان الحماسة	ديوان المتنبي
البحر الواضح (ابتدائه، ثابته)	المقامات الحبرية
	آثار السنن

ملونة كرتون مقوي

السراجي	شرح عقود رسم المفتي
الفوز الكبير	من العقيدة الطحاوية
تلخيص المفتاح	المرواة
دروس البلاغة	زاد الطالبين
الكافية	عوامل النحو
تعليم المتعلم	هداية النحو
مبادئ الأصول	إيساغوجي
مبادئ الفلسفة	شرح مائة عام
هداية الحكم	من الكافي مع مختصر الشافعي
شرح نخبة الفكر	هداية النحو مع الحاشية والتماري
	المعلقات السبع

سنتع شرابا بعون الله تعالى

ملونة مجلدة / كرتون مقوي

الجامع للترمذي	الصحیح للبخاری
مكتل قرآن مجید حاشی ۱۵-۱۶ طری	شرح الجامعی
	تبیان القرآن (مکتل)

طبع شدہ رنگین مجلد

حصن حصین	تفسیر عثمانی (۲ جلد)
تعلیم الاسلام (مکتل)	خطبات الاحکام بمعانی العام
خصائص نبوی شرح شاکل ترجمہ	الحزب الأعظم (مکتل ترتیب ۱)
بہشتی زیور (مکتل)	الحزب الأعظم (مکتل ترتیب ۲)
بہشتی زیور (مکتل)	لسان القرآن (اول دوم سوم)
معلم الحجاج	فضائل حج

رنگین کارڈ کور

آداب المعشرت	حیات المسلمین
زاد السعید	تعلیم الدین
روضة الادب	جزاء الأعمال
فضائل حج	الجماعہ (بچھنا لگانا) (ہدیائے نیشن)
مبین الفلاسفہ	الحزب الأعظم (مکتل ترتیب ۱) (مکتل)
خیر الاموال فی حدیث الرسول	الحزب الأعظم (مکتل ترتیب ۲) (مکتل)
مبین الاموال	مفتاح لسان القرآن (اول دوم سوم)
تیسیر المنطق	عربی زبان کا آسان قاعدہ
فوائد کیمہ	فارسی زبان کا آسان قاعدہ
بہشتی زیور	تاریخ اسلام
علم انبوہ	علم الصرف (اولین، آخرین)
جمال القرآن	عربی صفوۃ المصادر
تسہیل المبتدی	بزم الکلم مع چہل ادویہ مسنونہ
تعلیم العقائد	عربی کا معلم (اول دوم سوم، چہارم)
سیر الصحابیات	نام حق
پند نامہ	کریمیا
صرف میر	آسان اصول فقہ
تکویم	تیسیر الادب
میزان و منتعجب	فصول الکبریٰ
شیخ سوره	نماز مدلل
سوره یس	عم پارہ
آسان نماز	عم پارہ دوسری
منزل	نورانی قاعدہ (چھوٹا بڑا)
	تیسیر المبتدی

کارڈ کور / مجلد

مکتب احادیث	اکرام مسلم
فضائل اعمال	مفتاح لسان القرآن (اول دوم سوم)

Books in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)	Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)	Al-Hizbul Azam (Large) (H. Binding)
Al-Hizbul Azam (Small) C Cover)	

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)	Fazail-e-Aamal (German)
Muntakhab Ahdees (German) (H. Binding)	

To be published Shurtly Insha Allah

Al-Hizbul Azam (French) (Coloured)